كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
حقیقتِ الہٰ
اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
تالیف
سیّد عبدالقائم زیدی جل جلالہ

کبھی اے حقیقتِ مُنتظَرؑ

نظر آ لباسِ مجاز میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّة بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلى آبائِهِ في هذِه السّاعَة وَفي كُلِّ ساعَة وَلِيّاً وَحافِظاً وَقائِداً وَناصِراً وَدَليلاً وَعَيْناً حَتّى تُسْكِنَه اَرْضَكَ طَوْعاً وَتُمَتِّعَه فيها طَويلاً۔

فہرست

انتساب

آپ کے اس عبدِ ذلیل سید عبد القائمؑ نے اپنے شکستہ قلم سے آپ کے اُس خیمہِ قدسیہ جس کے پردے یمانی گلکاری اور اللہ کے حُسن کی تاروں سے مزین ہیں۔ آبِ ولایت سے وضو ہو کر عقیدت کے سمندر میں فنا ہو کر چند الفاظ تحریر کیے ہیں۔

میں حقیر یہ نذرانہ اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں اور بہتے ہوئے آنسوؤں سے اس کتاب کی صورت میں اپنے خالقِ حقیقی الہ الالھہ ربِ عظیم الحق الازل مولا امامِ زمانہ عجل اللہ فرج کی خدمتِ اقدس میں نہایت انکساری کے ساتھ پیش کرتا ہوں بحق جدہ وطاہرہؑ میری کم علمی اور کم مائیگی کی لاج رکھتے ہوئے ان چند سطور کو سندِ قبولیت عطا فرمائیں۔ اس کا امامِ زمانہ عجل اللہ فرج سے کوئی اجر نہیں چاہتا سوائے اسکے کہ میرا خون رونے والا امامؑ جلدی سے پہلے اپنیؑ مشیعت سے ظہور فرما کر محمد و آلِ محمدؐ کے تمام ظاہری و باطنی دشمنوں سے انتقام لے اور اپنے پاک گھرانے کو آباد و شاد کرے جیسے کہ آباد ہونے کا حق ہے۔

یا امامِ زمانہ عجل اللہ تعالی فرج آمین!

خاک پائے منتظرینِ امامِ زمانہ عجل اللہ تعالی فرج

سید عبد القائمؑ زیدی

خطبه

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صلوات الله عليه:الحمدلله الذى خلق محمّداً و عليّاً صلوات الله عليهم أبزاراً لقدرته و خلق الخلائق لحبيبه و عترته يا أحابيش الشام و الكوفة و خفافيش الظلمة و أحرياء بالملامة و أشبه الشيء بالميتة أنا إبن صاحب المعراج و أشبه الخلق بمالك معارج و سَميّ من نُزِلت فيه الايات المحكمات و توصفه و المرسلات، و تمدح والذاريات و تسرى ركوبه و العاديات قد سمعت مقالتكم تقولون أيوسف رجع و ملك سجع ما مَلَّك مَلَكٌ بهذا الجمال و يأسف يوسف بفقد هذا الكمال و قال جدّى رسول الله صلى الله عليه وآله من تشبّه بقوم فهو منهم و لم أتَشَبَّه بذى رسول الله صلى الله عليه وآله بل فطرنى الله شبيهاً بنبّيه و سميّا لوليه،محمّد يعظكم و على يخيفكم.ألستم تعلمون أيها الحمقاء الأدعياء على من أهجمتم و على من أحاطتم و بين من و الماء حلتم الذى ليس على وجه الأرض ولد رسول الله صلى الله عليه و اله سواه فاطمى الدم، علوى الكرم ، محمدى الشِيَم،احدى الهمم،أنيس العارفين، قبلة روح الأمين،جليس رب العالمين،مشية قوله شريعة،صُمته علم و نطقه حلم،أنفاسه تلاوة و نومه عبادة،صوته قرآن و جهره أذان،عقله مخف،فكره تفسير ، جسده نور و نفسه تنوير،نهاره تقديس و ليله تطهير يا عسكر ابن زياد و جند ءاكلة الأكباد و ياأيهاالامّة العامة و أبناء الأموات البوالات على الأثافىّ للأطفاء الجمرات، أعْجَبَتْكم كثرتكم والله هذه حسرتكم،هل يُخَوِّف العاقل الأحوالات بعيلاج القمقام و كيف بأبناء اللاعب بالمهات بلولوج الهمام ولكن وكيف صدرت عنه لآل محمّد صلوات الله عليهم بصيرةٌ عمن فحيطان دار أبيه قصيرة و لو أذن الله لنا فى القتال لجعلت السماوات و الأرض بجولان مراكبنا ولكن بقى أعمدة الخلق على مناكبنا و نحن من مصاديق قوله تعالى و مايشاؤون إلا أن يشاءالله

عرض مؤلف

ہم نے اس کتاب میں اُن احادیث کو بیان کیا ہے جو نا عمومی طور پر ممبر سے بیان کی جاتیں ہیں اور نا ہی عمومی شیعہ کتب میں ایسی احادیث ملتی ہیں اُن احادیث کو جو چھپا ہو راز تھیں اُن کتابوں میں جو سالوں سے بند ہیں ہم نے اُن احادیث کو اپنی کم علمی کم شعوری اور اپنی معرفت کے مطابق نکال کر سامنے لانے کی ایک چھوٹی سے کوشش کی ہے۔

اِن احادیث میں کچھ حدیثیں ایسی ہیں جن کو شاید موالی بھی برداشت نا کر سکیں تب ہی مولاؑ نے فرمایا:

قال امام باقر سلام الله علیہ یا جابر:

فإذا ورد عليك يا جابر شئ من أمرنا فلان له قلبك فاحمد الله، وإن أنكرته فرده إلينا أهل البيت، ولا تقل: كيف جاء هذا؟ وكيف كان وكيف هو؟ فإن هذا والله الشرك بالله العظيم[1]

اے جابر!!! جب بھی تمھارے پاس ہمارے فضائل و کمالات سے متعلق کوئی حدیث پہنچے اور تمہارا دل اس کو نرمی سے مان لے تو اللہ کی حمد بجالاو اور اگر نہ مانے تو اس کو ہماری طرف لوٹادو اور ایسا نہ کہو، یہ حدیث کیوں کر اور کیسے ہو سکتی ہے ایسا کہنا اللہ کی قسم شرک با اللہ عظیم ہے۔

حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن الحسين عن عبد الرحمن بن أبي هاشم عن عمرو بن شمر عن أبي جعفر عليه السلام قال إن حديثنا صعب مستصعب أجرد ذكوان وعر شريف كريم

---

[1] (بحار الانوار جلد 2 صفحہ 208)

فإذا سمعتم منه شيئا ولانت له قلوبكم فاحتملوه واحمدوا الله عليه و ان لم تحتملوه ولم تطيقوه فردوه إلى الامام العالم من آل محمد صلى الله عليه وآله فإنما الشقي الهالك الذي يقول والله ما كان هذا ثم قال يا جابر ان الانكار هو الكفر بالله العظيم[1]

ترجمہ: جابر نے ابو جعفرؑ سے روایت کیا کی آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب، اجرد، ذکوان اور شریف کریم ہے جب تم اس میں سے کچھ سنو اور تمہارے دل اس کی طرف مائل ہوتے ہوں تو اس کو اپنالو اور اللہ کی حمد بجالاؤ اور اگر تمہارے دل اس کے متحمل نہ ہوں تو محمد و آل محمدؑ کے کسی عالم امامؑ کی طرف لوٹا دو۔ پھر مولاؑ نے فرمایا برباد ہونے والا اور بد بخت ہے وہ شخص جو کہتا ہے: اللہ کی قسم! ایسی کوئی حدیث یا یہ حدیث تو ہے ہی نہیں۔ پھر فرمایا: اے جابر! ہماری حدیث کا انکار کرنا اللہ کے ساتھ کفر کرنا ہے یعنی ہماری حدیث کا انکار اللہ کو جھٹلانا ہے۔

پس ثابت ہو گیا کہ مالکؑ کی احادیث کا انکار کُفر و شرک عظیم ہے۔

اب جیسا کہ مولاؑ نے فرمایا: جماعة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسن بن علي ابن فضال، عن بعض أصحابنا، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ما كلم رسول

---

[1] بصائر الدرجات صفحہ 42،عربی ،حدیث نمبر 10

الله صلى الله عليه وآله العباد بكنه عقله قط، وقال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إنا معاشر الأنبياء أمرنا أن نكلم الناس على قدر عقولهم[1]

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نہیں کلام کیا رسول اللہؐ نے بندوں سے مگر اُن کی عقلوں کے مطابق اور رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ہم گروہِ انبیاؑ کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے بقدر ان کی عقلوں کے کلام کریں۔

اب جب مولاؑ نے گفتگو کی تو مولاؑ کے پاس ہر طرح کے لوگ ہوتے تھے منافق بھی، دوسرے مذاہب کے بھی، کافر بھی اسکے علاوہ مسلمانوں میں بھی کئی درجے ہوتے تھے پھر خود مومنین میں کئی درجے ہیں اور شیعوں میں بھی مختلف درجات کے لوگ ہوتے تھے تو پھر ہر جگہ پر ہر محفل میں مولاؑ اُس قسم کی گفتگو فرماتے تھے جتنا اُن لوگوں کا ظرف قبول کرتا تھا۔

ہم نے اس کتاب میں چند جو احادیث نکل کیں وہ خواص نے بھی کیں اور خواص میں بھی کچھ ایسی احادیث ہیں جو شاید پہلے منظرِ عام پر نہیں آئیں۔ ہم نے اس کتاب میں محمد و آل محمدؐ کے مختلف مقامات کا ذکر کیا ہے اور اپنے کم علم کے مطابق یہ ثابت کیا ہے کہ قوسِ صعودی میں بھی ہر مقام پر محمد و آل محمدؐ ہیں اور قوسِ نزولی میں بھی ہر مقام پر محمد و آل محمدؐ ہی ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کہ ہم نے اپنے ناقص علم ناقص شعور ناقص معرفت کے مطابق اس کتاب کو لکھنے کی کوشش کی اور اس میں بہت پر لفظی، علمی شعوری اور عرفانی غلطیاں ہوں گیں اگر کسی کے معیار پر گر اں

[1] الكافي - الشيخ الكليني - ج ١ - الصفحة ٢٣

گزری ہو تو اُن سے معافی کا طلبگار ہوں اور جہاں آپ میری اصلاح کر سکتے ہیں صاحبانِ علم صاحبانِ معرفت اور صاحبانِ شعور سے مزید اصلاح کا طلبگار رہوں گا۔

میں مزید اس کتاب اور آپ کے درمیان حائل نہیں ہونا چاہتا اگر اس کتاب میں کوئی بات آپ کی معرفت و علم میں اضافہ کرے تو ہمارے مالکِ زمانہ عجل اللہ تعالی فرج کے ظہور کی دعا ضرور کر دیجیے گا اور یہ بھی دعا کیجیے گا کہ مولاؑ مجھے آپکو اور تمام اہلِ ولا کو اپنے منتظرین، حامی و ناصرین میں شمار فرمائے۔

عبدُمن عبیدِ قائم عجل اللہ تعالی فرج

سید عبد القائم عج زیدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقصدِ خلقتِ جن و انس

خالق مطلقؑ نے اپنی تمام مخلوق کو کسی مقصد کیلیئے خلق کیا ہے اور ہم نے اسی اپنی تخلیق کے مقصد کو سمجھنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے اگر ہم نے ایسا نا کیا تو ہماری اس دنیا میں آنے کا مقصد فضول ہو گا اُسؑ نے مخلوق کو خلق کرنے کا مقصد قرآن میں یوں بیان کیا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔[1]

ترجمہ:- نہیں خلق کیا میں نے جن وانس کو سوائے اسکے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس آیت کی تفسیر میں مالکؑ فرماتے ہیں کہ یہاں لیعبدون سے مراد لیعارفون ہے۔[2]

مالکؑ کی اس تفسیر کو سامنے رکھتے ہوئے آیت کا ترجمہ ایسا ہو گا کہ

نہیں خلق کیا میں نے جن وانس کو سوائے اسکے کہ وہ میری معرفت کریں۔

ناطق قرآن نے جب باطنِ قرآن سے آگاہی دی تو پتا چلا کے جنات اور انسانوں کا مقصدِ خلقت صرف اللہ کی معرفت ہے تب ہی مولا امیرِ ممکناتؑ نے فرمایا" دین کی ابتداء اسکی معرفت ہے۔"[3]

اور جو معرفت رکھتا ہو گا وہی عبادت گزار بھی ہو گا اور اُسی کی عبادت قبول ہو گی۔

---

(1) سورہ الزاریات آیت ۵۶

(2) تفسیر نور الثقلین

(3) نہج البلاغہ خطبہ اول

مقصدِ نزولِ محمد و آلِ محمدؐ

جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا کہ اللہ نے جن وانس کو اپنی عبادت (معرفت) کیلئے خلق کیا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ (معنی) نے محمد و آل محمدؐ کو اپنی عبادت کیلئے خلق نہیں کیا بلکہ محمد و آل محمدؐ کا اس دنیا میں آنے کا مقصد اپنے ذریعے اللہ کی معرفت کروانا ہے۔

جیسا کہ اللہ فرما رہا ہے

"کنت کنزا مخفیاً احببت ان عرف فاخلقتک یا محمدؐ"[1]

ترجمہ: میں (معنی) ایک مخفی خزانہ تھا میں نے چاہا کہ میں پہچانا جائوں اے محمدؐ میں نے تجھے خلق کیا۔

ثابت ہوا جن وانس اللہ کی عبادت کیلئے خلق ہوئے مگر محمد و آل محمدؐ اللہ کی عبادت کیلئے نہیں بلکہ اللہ کی معرفت کروانے کیلئے خلق ہوئے۔ انہوں نے اللہ کی عبادت کر کے عبادت کرنے کا طریقہ بتایا نا کہ یہ عبادت کرنے کیلئے زمین پر آئے جب جن وانس اور محمد و آل محمدؐ کا مقصدِ تخلیق مختلف ہے تو آئندہ یہ سوچنا بھی نا کہ یہ ہم جیسے ہیں کہ ان پر عبادت واجب ہے۔

جن وانس اللہ کی عبادت کیلئے خلق ہوئے مگر محمد و آل محمدؐ اللہ (معنی، مسمی) کی معرفت کروانے کیلئے خلق ہوئے۔۔۔

---

(1) کتاب بیان الامامت، سید محمد احسن زیدی

معرفت کیا ہے؟

معرفت کے لغوی معنی ہیں پہچاننے کے اور جب یہی لفظ دین میں اصطلاحی طور پر آتا ہے تو "معرفت نام ہے پہچاننے کا، پہچان کر جاننے کا(ایسے دلائل کی بنیاد پہ جن کی تائید قرآن،احادیث اور مسلماتِ عقلیہ پر قائم ہو)۔ جان کو ماننے یا انکار کرنے کا،ماننے یا انکار کے بعد محبت اور عداوت کے فیصلے کا، محبت اور عداوت کے فیصلے کے بعد اطاعت اور نافرمانی کا"

جیسا کہ مولا سجاد جلا جلالہ فرماتے ہیں:

"سمجھ بوجھ کے بغیر کوئی عبادت عبادت نہیں ہے۔"[1]

امام جعفر صادق جلا جلالہ فرماتے ہیں:

"بغیر عقل و فہم کے عمل کرنے والا غلط راستے پر چلنے والے کی مانند ہے کہ جتنا چلے گا اتنا ہی منزل سے دور رہے گا اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ نہیں قبول کرتا کسی عمل کو بغیر معرفت کے اور معرفت مفید نہیں بغیر عمل کے۔"[2]

ان تمام احادیثِ معصومؑ کو سامنے رکھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تک کسی عمل کی معرفت / پہچان ناہو تب تک وہ عمل قبول ہی نہیں۔

تب ہی مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا "تمام اعمال کی ابتداء اور انتہاء ہماری معرفت ہے۔"[3]

یعنی اعمال کا دارومدار آل اللہؐ کی معرفت پر ہے اور انہی کی معرفت اللہ کی معرفت ہے۔

---

(1) تفسیر نور الثقلین جلد 1 صفحہ 83،اردو

(2) اصولِ کافی جلد 1 باب 13 صفحہ 93

(3) القطرہ جلد 1 صفحہ 8،اردو

معرفتِ توحید

توحید اسلام کا بنیادی رکن ہے جسکو سمجھے بغیر دین سمجھ میں آہی نہیں سکتا اور بغیر سمجھے کوئی عقیدہ رکھنا یا کوئی عمل کرنا گویا اندھیرے میں تیر چلانا ہے اور اسکا انجام ہمیشہ گمراہی پر ہوتا ہے۔ توحید بھی اللہ (معنی) کی ایک صفت ہے جسکا مطلب ہے اللہ کا واحد ہونا ہے۔

توحید کی چابی

اسم (جس سے ذات کو پکارا جائے)

معنی / ذات (جسکا اسم ہو)

کی حقیقت کو جاننا ہے اور اسم و معنی میں فرق جان لینا ہی حقیقتِ توحید کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اسکے بغیر توحید کا کوئی تصور ہے ہی نہیں کیونکہ ایک ایسی ہستی کو جاننا۔ اسکی صفات کا ادراک کرنا اور اس پر ایمان لانا جو مشاہدے سے بلاتر ہے عقلاً محال ہے۔۔۔

معرفتِ اسماء الحسنیٰ

ہر وہ شے جو کسی کا تعارف کرائے اُسکا اسم کہلاتی ہے۔ یہ معرفت وہ معرفت ہے جسکے بغیر توحید غیر معلوم ہے۔ اسم کے چار روپ ہیں:

1۔ اسمِ مکتوبی (جو لکھا جائے)

2۔ اسمِ ملفوظی (جو بولا جائے)

3۔ اسمِ ذہنی (جو ذہن میں سوچا جائے)

4۔ اسمِ وجودی / حقیقی (جو وجود لے کر سامنے آجائے یا جسے پالیا جائے)

مثال کے طور پر جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کا نام رکھا جاتا ہے دراصل وہ نام اسکے مسمی کا ہوتا ہے جو اس مسمی کو پکارنے کیلیئے رکھا جاتا ہے جب ایک ماں بچے کو جنم دیتی ہے تو وہ چاہتی ہے کہ جلدی سے وہ بچہ اس کے پاس آجائے لیکن اگر کوئی ایک کاغذ پر اس بچے کا نام لکھ کر ماں کو دے کر کہے کہ اسکو گلے لگالو تو کیا ماں کو قرار آجائے گا؟ اسی طرح بچے کا نام ماں کے سامنے لیتے رہو اور کہو کہ وہ بہت خوبصورت ہے تب بھی ماں کو قرار نہ آئے گا نہ وہ اس سے سکون پائے گی مگر جیسے ہی وہ بچہ اسمِ حقیقی کے ساتھ ماں کے پاس آجائے گا اور اسکی امید پر آئے گی۔

یہ توہم نے آپکو اسم کی چار حالتوں کے بارے میں بتا دیا کہ **اصل منزلِ مراد اسمِ حقیقی / وجودی ہوتا ہے** جتنا اسمِ حقیقی کے قریب ہو گا وہ اتنا ہی مسمی کے قریب ہو گا۔

اب یہ بات آتی ہے کہ اسم کا مقصد کیا ہوتا ہے؟

دراصل اسم اپنے مسمی کی معرفت کیلئے ہوتا ہے اور ایک لمحہ بھی تصور نہیں کیا جاسکتا جب مسمی ہو اور اسم نہ ہو۔ جب آپ کسی سے بات کرتے ہیں تو اسکے نام کو پکارتے ہیں دراصل آپکا مقصود وہ نفس ہوتا ہے لیکن نفس تک رسائی ناممکن ہے اس لیے اسم وسیلہ بنتا ہے آپ کے اور اپنے نفس کے درمیان جب وہ نفس آپ سے بات کرنا چاہتا ہے تو اسکے لئے بھی وسیلہ یہ اسمِ وجودی ہی ہوتا ہے۔ ہم اسمِ وجودی ہی سے ہی مانوس ہوتے ہیں اسی سے محبت اور قربت اختیار کرتے ہیں اسم سے محبت اور قربت نفس سے محبت اور قربت کہلاتی ہے اور اسی طرح اسم سے بغض اور دوری نفس سے بغض اور دشمنی کہلاتی ہے۔

اسم کا کام نفس کی معرفت ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص بہادر ہے تو دراصل اسکا نفس بہادر ہے لیکن آپ کہتے ہیں کہ فلاں شخص بہت بہادر ہے۔ یعنی وہ اسم دلیل بنا ہے اپنے نفس کی جیسا کہ مولا رضاؑ فرماتے ہیں "اسم دلیلِ مسمیٰ ہے"[1]

مسمی اللہ کا معنی ہے جسکا اسم ہے۔ اور اسم معنی / مسمیٰ پر دلیل ہے۔

---

(1) اصولِ کافی ،جلد اول،باب 17

اسم وہ واحد ذریعہ و وسیلہ ہے جسکے ذریعے معنی / مسمی کا ادراک کیا جا سکتا ہے۔ جسکے ذریعے اللہ کے معنی تک پہنچا جا سکتا ہے جو مسمی تک پہنچنے کا وسیلہ ہوتا ہے جیسا کہ اسؑ نے اپنے کلامِ پاک میں فرمایا

يَآَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ[1]

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو (ولایتِ علیؑ) پر اللہ سے ڈرو اور اس (مسمی) تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو اور اُسکی سبیل (ولایتِ علیؑ) میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پا جائو۔

اس آیت میں اللہ مومنوں سے مخاطب ہے اور مومن ہوتا ہی وہ ہے جو ولایتِ علیؑ پر ایمان رکھتا ہو اور علیؑ سے محبت کرتا ہو جیسا کی صحیح بخاری میں رسول اللہؐ کی حدیث ہے کہ (یا علیؑ! آپ سے بغض نہیں رکھتا مگر منافق اور آپ سے پیار نہیں کرتا مگر مومن) رسول ﷺ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ علیؑ سے پیار جو کرے گا وہ مومن ہو گا اور علیؑ سے بغض رکھنے والا منافق ہو گا۔

پھر اللہ علیؑ والوں سے کہہ رہا ہے اے علیؑ والوں مجھ (مسمی) تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو اور میری سبیل (ولایتِ علیؑ) میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پا جائو۔

چونکہ ہمارا موضوع یہاں اسم ہے اور اسم وسیلہ ہے مسمی تک پہنچنے کا تو ہم آیت کے پہلے حصے کو ساتھ لے کر چلتے ہوئے قرآن کی ایک اور آیت پیش کرتے ہیں جہاں وہ اپنا اسم بتا رہا ہے۔

---

(1) سورہ المائدہ آیت نمبر 35

وَلِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا‌ ۖ وَذَرُوا الَّذِيۡنَ يُلۡحِدُوۡنَ فِىۡۤ اَسۡمَآئِهٖ‌ ؕ سَيُجۡزَوۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ [1]

ترجمہ: جتنے اسماء الحسنیٰ ہیں وہ تمام اللہ (وجودی اسم) کیلیئے ہیں پس اس (وجودی اللہ) کو پکارو ان اسماء سے اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو اسکے نام رکھنے میں راستے سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ عنقریب وہ بدلہ پائیں گیں جو کچھ وہ کرتے رہیں ہیں۔

اس آیت میں مالک ؑ فرمارہے ہیں کہ جتنے بھی اسماء الحسنیٰ ہیں وہ اللہ کیلیئے ہیں یعنی جتنے بھی اسماء و صفات ہیں یہ تمام جب ایک جامع وجودی اسم میں جمع ہو جائیں وہ اللہ (اسم) بنتا ہے۔

مثال کے طور پر جب لفظِ خالق، رازق، مالک کہیں لیا جاتا ہے تو ذہن میں یہی الفاظ گردش کرتے ہیں لیکن جب لفظِ اللہ لیا جاتا ہے تب یہ تمام اسماء اُس ایک اسم میں سمٹ جاتے ہیں جسے اللہ کہتے ہیں۔

اس آیت پر اگر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کو جو جو کہہ کر پکارا جائے جس سے اللہ کا تعارف ہو وہ اسکا اسم ہے مثلاً (خالق، مالک رازق، احد، واحد، صمد) پھر اللہ نے ان تمام اسماء کا جمع بتا دیا کہ تمام اسماء جب مل جائیں تو اسماء الحسنیٰ کہلاتے ہیں۔ اور یہ تمام اسماء الحسنیٰ اُس ایک اسم "اللہ" کیلیئے ہیں جو ان تمام اسماء کا مسمی بھی ہے موصوف بھی ہے۔ یعنی جو اسماء الحسنیٰ ہیں وہ مالک، رازق، خالق تمام اسماء ہیں جس سے اُس

---

[1] سورہ الاعراف آیت 180

اللہ (اسمِ جامع) کو پکارا جارہاہے۔ آیئے مولا سے پوچھتے ہیں مولاؑ یہ اسماءالحسنی کون ہیں جو احد بھی ہیں واحد بھی ہیں اور وہ سب کچھ ہیں جن سے اس اللہ (اسم) کو پکارا گیا جو تمام اسماء کا ایک جامع اسم ہے۔

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا:

نحن والله الأسماء الحسنى التي لا يقبل الله من العباد عملا إلا بمعرفتنا[1]

ترجمہ: ہم اللہ (اسمِ وجودی / مسمیٰ) کے اسماءالحسنی ہیں بغیر ہماری معرفت کے بندوں کا کوئی عمل قبول نا ہوگا۔

مولاامیر المومنینؑ فرماتے ہیں:- أنا أسماء الله الحسنى وأمثاله العليا وآياته الكبرى[2]

ترجمہ:- میںؑ اللہ کے اسماءالحسنی، اُسکے مثل اعلٰی اور اسکی آیاتِ کبری ہوں۔

یعنی معلوم ہوا اللہ (اسمِ جامع) کے تمام اسماء جیسے خالق، مالک، رازق وغیرہ جس سے اُسکا تعارف ہوا وہ تمام محمد و آل محمدؑ ہیں۔ اور یہی وہ ہستیاں ہیں جن کی معرفت کے بغیر کوئی عمل قبول نہ ہوگا۔

---

(1) اصولِ کافی، جلد 1، کتاب التوحید

(2) مستدرک سفینہ البحار جلد 5 صفحہ 167

اب جیسا کہ اسم کے ہم نے آپکو چار وجود بتائے

مکتوبی، ملفوظی، ذہنی، وجودی

مولاؑ کے اس فرمان سے جو پہلے پیش کیا ثابت ہو گیا کہ پاک خاندانؑ اللہ (مسمی) کے اسم کی چاروں اقسام ہیں۔

- پاک خاندانؑ اللہ (اسم) کا لکھا ہوا اسم بھی ہیں (جہاں بھی رحمان، مالک، رحیم اُسکےؑ تمام اسماء لکھے گئے وہاں سے مراد کل لنا محمدؐ میں آنے والے سب ہیں۔)
- پاک خاندانؑ اللہ (اسم) کا بولا جانے والا اسم بھی ہیں (جہاں بھی رحمان، مالک، رحیم اُسکےؑ تمام اسماء بولے گئے وہاں سے مراد کل لنا محمدؐ میں آنے والے سب ہیں۔)
- پاک خاندانؑ اللہ (اسم) کا ذہن میں آنے والا اسم بھی ہیں (جہاں بھی رحمان، مالک، رحیم اُسکےؑ تمام اسماء میں سے کوئی ذہن میں آیا وہاں سے مراد کل لنا محمدؐ میں آنے والے سب ہیں۔)
- پاک خاندانؑ اللہ (اسم) کا دکھائی دینے والا وجود بھی ہیں (جسنے بھی جہاں بھی رحمان، رحیم اسکے تمام اسماء کو دیکھنا ہو وہ کل لنا محمدؐ میں آنے والوں کو دیکھ لے۔)

یعنی اللہ (اسمِ جامع) کے اسماء الحسنی جب وجود میں آجائے تو محمد و آل محمدؐ ہوتے ہیں۔

پہلے تین اسم کی اقسام جو ہیں یہ اللہ (اسم جامع، مسمی) کا غیر ہیں اور چوتھی قسم یہ غیر نہیں ہے کیونکہ اس سے اللہ ظہور کرتا ہے / ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ کی تمام صفات اسمِ وجودی (پاک خاندانؑ) سے ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ پہلے حدیث بھی پیش کی کہ اسم مسمیٰ کی دلیل ہوتا ہے۔

جیسا کہ مولاؑ فرماتے ہیں:

"الاسم انما ھو ظھور المسمی"[1]

ترجمہ: اسم مسمی کا مقامِ ظہور ہے۔

---

(1) لوامع الحسینیہ صفحہ نمبر 263 مطبوعہ ایران

معرفتِ صفاتِ الٰہیہ

وَهُوَ الَّذِىۡ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَهُوَ اَهۡوَنُ عَلَيۡهِ‌ؕ وَلَهُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ[1]

اور وہی تو ہے جو خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر اُسے دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور یہ اس کو بہت آسان ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی مثل اعلیٰ ہیں۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

جو صفات میں ایک جیسے ہو اسے مثل کہتے ہیں جیسے

اللہ قرآن فرماتا ہے:

اِنَّ مَثَلَ عِيۡسٰى عِنۡدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ‌ؕ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ[2]

اللہ کے نزدیک آدمؑ کے مثال عیسیٰؑ کی سی ہے کیونکہ دونوں کو مٹی سے بنایا پھر کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔

اب چونکہ آدمؑ اور عیسیٰؑ کے باپ نہیں تو اللہ نے عیسیٰؑ کو آدمؑ کی مثل کہا۔۔۔۔

یعنی صفات میں آدمؑ اور عیسیٰؑ ایک جیسے ہیں۔

---

(1) سورہ روم آیت نمبر 27

(2) سورہ آل عمران آیت نمبر 59

سورہ روم آیت نمبر 27 کی تفسیر میں مولاؑ نے فرمایا:

نحن مثل اعلی

ہم اللہ کی مثلِ اعلیٰ ہیں۔(یعنی اللہ کی جو صفات ہیں وہی ہماری صفات ہیں، اللہ اور محمد و آل محمدؑ کی صفات ایک ہی ہیں۔)

مولا امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:- أنا أسماء الله الحسنى وأمثاله العليا وآياته الكبرى[1]

ترجمہ:- میںؑ اللہ کے اسماء الحسنیٰ، اُسکے مثل اعلیٰ اور اسکی آیاتِ کبریٰ ہوں۔

مولا سے پوچھا گیا اسم کیا ہے؟

عن محمد بن سنان قال سالتہ عن الاسم ماھو؟ قال صفت الموصوف[2]

ترجمہ: محمد بن سنان نے مولا رضاؑ سے پوچھا اسم کیا ہے مولاؑ نے فرمایا اسم موصوف کی صفت ہے۔

صفت جس سے ظاہر ہو اُسے موصوف کہتے ہیں یعنی صاحبِ صفت کو موصوف کہتے ہیں اور وہ موصوف اسمِ حقیقی ہوتا ہے نہ کہ نفس، وہ اسم ہے جو دلالت اپنے نفس پر کرتا ہے۔ مثال کے طور پر علی ایک بہادر

---

(1) مستدرک سفینہ البحار جلد 5 صفحہ 167

(2) اصول کافی، جلد 1 صفحہ 217 باب 15

انسان ہے تو دراصل علی (اسمِ وجودی) ہے جسکا نفس بہادر ہے اب یہ بہادری کی صفت ظاہر ہو رہی ہے علی سے جو کہ اسمِ وجودی ہے تو اسمِ وجودی صفتِ بہادری کا موصوف ہوا۔اب جتنی بھی احادیث آپ پڑھیں گیں صفت اور موصوف کے بارے میں وہاں دونوں سے مراد اسم (اسمِ وجودی جو پاک خاندانؑ ہیں گزشتہ صفحات میں ثابت کیا) ہو گا۔

پاک خاندانؑ صفت بھی ہیں موصوف بھی ہیں اس پر ہم چند احادیث پیش کرتے ہیں

قال الامام المعصوم صلوات الله علیه:نحن صفات الله العلیا.[1]

ترجمہ:-مالکؑ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کی بلند صفات ہیں۔

امیر المومنینؑ نے خطبہ طارق میں فرمایا:

والامام یا طارق بشر ملکی،وجسد سماوی و امر الہی و روح قدسی و مقام علی و نور جلی و سر خفی فہو ملکی الذات و الہی الصفات[2،3،4،5]

---

(1) مصابیح الدجی(حسین الشیخ صالح)جلد 1 صفحہ 236

(2) سفینہ البحار جلد دوم صفحہ 72

(3) مشارق الانوار فی اسرار امیر المومنین صفحہ 153

(4) نہج الاسرار،حدیثِ طارق صفحہ 114

(5) قم المقدسہ عش التشیع و قیادہ الائمہ صفحہ 98

ترجمہ: اے طارق امام فرشتہ ہوتا ہے بصورتِ بشر جسدِ سماوی میں ایک امر الہی ہوتا ہے اور روح القدس ہوتا ہے اس کا مقام بلند اسکا نور جلی اور راز خفی یعنی چھپاہوا ہوتا ہے۔ پس امام ملکی الذات اور الہی صفات ہوتا ہے۔

أبي هاشم الجعفري قال: كنت عند أبي جعفر الثاني عليه السلام فسأله رجل فقال: أخبرني عن الرب تبارك وتعالى أله أسماء وصفات في كتابه؟ وهل أسماؤه وصفاته هي هو؟ ---بل كان الله تعالى ذكره ولا خلق ثم خلقها وسيلة بينه وبين خلقه يتضرعون بها إليه ويعبدونه وهي ذكره، وكان الله سبحانه ولا ذكر، والمذكور بالذكر هو الله القديم الذي لم يزل، والأسماء والصفات مخلوقات[1]

ترجمہ: چنانچہ امام محمد تقیؑ سے ابوہاشم الجعفری نے دریافت کیا کہ حضور مجھے یہ بتایئے کہ اللہ جو کچھ اپنے نام اور صفات سے ظاہر ہوتا ہے وہی کچھ اللہ ہے؟ (امامؑ نے کئی ایک سوالات قائم کر کے اسکے سوال کو واضح کیا اور پھر جواب دیا) "بات یہ ہے کہ اللہ ہمیشہ سے موجود تھا لیکن مخلوقات ہمیشہ سے نا تھیں۔ پھر اللہ نے اپنے اور مخلوقات کے درمیان رابطہ اور وسیلے کیلئے اپنے نامؑ اور صفاتؑ کو پیدا کیا تا کہ ان ناموںؑ اور صفاتؑ کے ذریعہ سے تمام مخلوقات عاجزی کے ساتھ اللہ سے مخاطب ہو سکیں اور اسکی عبادت کر سکیں چنانچہ وہ نامؑ وصفاتؑ ہی اس کا ذکرؑ ہیں۔ چنانچہ

---

(1) بحارالانوار جلد 4 صفحہ 153، عربی

اللہ موجود تھا مگر اس کا ذکرؑ موجود نہ تھا اور جو کچھ اس ذکرؑ کے ذریعہ سے معلوم ہو وہی اللہ کی پوزیشن ہے۔ اللہ تو ہمیشہ سے تھا اسکے اختیار کردہ یہ نامؑ اور صفاتؑ اسکی پیدا کی ہوئی مخلوقؑ ہیں نہ کہ خود اللہ۔"

عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: سألته عن قول الله عز وجل وما ظلمونا ولكن كانوا أنفسهم يظلمون " قال: إن الله تعالى أعظم وأعز وأجل وأمنع من أن يظلم ولكنه خلطنا بنفسه، فجعل ظلمنا ظلمه، وولايتنا ولايته، حيث يقول:إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا يعني الأئمة منا.

ثم قال في موضع آخر وما ظلمونا ولكن كانوا أنفسهم يظلمون ثم ذكر مثله[1]

ترجمہ: حضرت زرارہ نے جناب امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی وضاحت چاہی جس میں فرمایا گیا ہے کہ:"ان لوگوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ تو اپنے اوپر ظلم کرتے رہے" امامؑ نے فرمایا کہ درحقیقت اللہ اس بات سے کہیں زیادہ عزت والا اور بلند و برتر اور محفوظ تر ہے کہ اس پر ظلم و زیادتی کا اثر پڑے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں اپنی ذات پاک سے اس طرح وابستہ کر رکھا ہے کہ ہمارے اوپر ہونے والے ظلم کو اپنے اوپر ظلم فرمایا کرتا ہے اور ہماری ولایت و حکومت کو اپنی ولایت فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے کہ:" حقیقت اس کے علاوہ اور کوئی ہے ہی نہیں کہ تمہارے حقیقی ہمدرد و حاکم اللہ اور اسکا رسولؐ اور وہ مومنین ہیں"

---

(1) الکافی جلد 1 صفحہ 146،عربی

یعنی ہمارے اماموںؑ کی ولایت اور ایک دوسرے مقام پر بھی یہی فرمایا ہے کہ:"انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے اس آیت کی تشریح میں بھی مندرجہ بالا مطلب بیان کیا۔"

چونکہ یہؑ اللہ کی صفات کی موصوف ہیں تبھی انؑ پر ظلم اللہ پر ظلم ہے، ان سے محبت اللہ سے محبت ہے ان سے بغض اللہ سے بغض ہے۔۔۔۔۔

اسم اللہ

اسم اللہ پر ہم جتنی بھی احادیث پیش کریں گیں وہ تمام احادیث پڑھنے سے پہلے اسم کی اقسام مکتوبی، ملفوظی، ذہنی، وجودی ذہن میں رکھیے گا۔

1۔ مولا امیر المومنینؑ کی زیارت کے جملے ہیں:-

السلام علیک یا اسم اللہ الرضی[1]

ترجمہ: اے اللہ (معنی) کے پسندیدہ نام تجھ پر میرا سلام۔

2۔ مولا امیرؑ فرماتے ہیں:-انا اسم اللہ العلی[2]

ترجمہ: میںؑ اللہ کا نام علیؑ ہوں۔

3۔ مولا صادق جلا جلالہ فرماتے ہیں:-

هو المعنی ونحن أسماؤه[3]

ترجمہ:-ھو (اللہ) معنی ہے اور ہم اُسکے اسماء ہیں۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 702،691، مصباح الزائر: 146 السطر 7

(2) المناقب (کتاب عتیق): صفحہ ۱۱۴

(3) کتاب صحیفة الأبرارجلد 5 صفحہ223

4- وبالاسناد مرفوعاً عن محمد بن علي قال محمد بن سنان قال لي المنذر بن عمر ان يونس بن ظبيان قال: دخلت على مولاي ابي عبد الله صلوات الله عليه ، فقلت مولاي أوجدني اسم امير المؤمنين صلوات الله عليه في القرآن ؟

فقال صلوات الله عليه: اقرأ آية الكرسي فقرأتها إلى أن انتهيت إلى قوله وهو العلي العظيم

فقال صلوات الله عليه: هو والله ربك ورب آبائك الأولين ورب كل شيء[1]

ترجمہ:-یونس بن ظبیان کہتا ہے کہ میں مولا امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا اور میں نے اُن سے سوال کیا کہ مولا علیؑ کے اسم کی نشاندہی فرمائیں میرے لیے قرآن میں سے

مولا صادقؑ نے فرمایا:-آیت الکرسی کو پڑھو

محمد بن ظبیان کہتے ہیں کہ میں نے آیت الکرسی کو پڑھا **ھوالعلی العظیم** تک

مولا صادقؑ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی کہ ھو(علی العظیمؑ) تیرا اور تیرے اولین تک کے اجداد کا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے۔

---

(1) رسالہ ناصح الدولة الامير جيش بن محمد بن جعفر بن محرز صفحہ 433

5۔ قال امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ: ان عیسی بن مریم صار یحیی الموتی لمعرفتہ باسمی[1]

ترجمہ:-امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ بے شک عیسیؑ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے میرے اسم کی معرفت کی مدد سے۔

6۔ ثم إنّ اللّہ سبحانہ أوحی إلی نبیّہ صلّی اللّہ علیہ و آلہ أن علیا صلوات اللہ علیہ معہ في السرّ المودع في فواتح السور، و الاسم الأکبر الأعظم الموحی إلی الرسل من السرّ، و السرّ المکتوب علی وجہ الشمس و القمر و الماء و الحجر، و أنہ ذات الذوات، و الذات في الذات، في الذات للذات[2]

ترجمہ:-اللہ نے وحی کی رسول اللہؐ کی طرف کہ بے شک علیؑ رازِ نہاں ہے تمام صورتوں کی ابتداء میں اور علیؑ وہ اسمِ اکبر واعظم ہے جو اللہ نے رسولوں کی طرف وحی کی راز کی صورت میں اور یہی راز لکھا ہوا ہے سورج، چاند، پانی اور پتھر کے چہرے پر اور باتحقیق علیؑ ذاتوں کی ذات ہے، ذات ہے ذات میں، ذات میں ہے ایک ذات کیلئے۔

---

(1) کتاب حسین سید الشھدا حقیقت بلا انتہا صفحہ 176

(2) مشارق الانوار الیقین صفحہ 190

7۔ قالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: أَنَا الَّذِی أَنْحَلَنِی رَبِّی اسْمَهُ وَكَلِمَتَهُ وَحِكْمَتَهُ وَعِلْمَهُ وَفَهْمَهُ[1]

ترجمہ:- مولا علیؑ فرماتے ہیں میں ہی وہ ہوں کہ میرے رب نے مجھے دے دیا اپنا اسم اپنا کلمہ اپنی حکمت اپنا علم اور اپنا فہم۔

8۔ زَارَ بِهَا الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَابِعَ عَشَرَ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ- وَ عَلَّمَهَا لِمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَنْجَى اللَّهُ سَفِينَةَ نُوحٍ بِاسْمِهِ وَ اسْمِ أَخِيهِ حَيْثُ الْتَطَمَ الْمَاءُ حَوْلَهَا وَ طَمَى[2]

ترجمہ:- محمد بن مسلم ثقفی کہتا ہے کہ میں نے زیارت کرتے ہوئے مولا صادقؑ کو دیکھا سترہ ربیع الاول کو جب سورج طلوع ہو رہا تھا اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن رسول اللہؐ کا نزول ہوا اور مولا صادقؑ زیارت پڑھتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ سلام ہو آپ پر اے وہ کہ نجات دی اللہ نے سفینہ نوحؑ کو آپؑ کے اسم اور آپکے بھائی مولا علیؑ کے اسم کے ذریعے سے اور موجیں مارتے ہوئے سمندر سے۔

(1) مختصر البصائر صفحہ 132

(2) المزار الكبير (لابن المشهدي) 207

9۔عن عبداللہ بن سلام أنّه سأل النبی صلی اللّٰہ علیه وآله من الذی أتی بعرش بلقیس من السباء و أحضره عند سلیمان؟

فقال له النبی صلی اللّٰہ علیه وآله أحضره علیّ بن أبی طالب صلوات اللہ علیه باسم من أسماء اللّٰه العظام[1]

ترجمہ:۔ثلبی نے عبد اللہ ابن سلام سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ ابن سلام نے سوال کیا رسول اللہؐ سے کہ کسطرح تخت بلقیس کو ملکِ صبا سے سلیمانؑ نے حاضر کر لیا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اسمِ علیؑ کی مدد سے کہ اسمِ علیؑ اسماءِ اعظم میں سے ہے۔

10۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صلوات اللّٰه علیه: انا الاسم الاعظم و هو کھیعص[2]

ترجمہ:۔مولا امیر المومنینؑ فرماتے ہیں میں اسم الاعظم ہوں جو کھیعص ہے۔

11۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صلوات اللّٰه علیه: انا اسم من اسماء اللّٰه و هو الاسم الاعظم[3]

ترجمہ:۔مولا علیؑ فرماتے ہیں میں اسم ہوں اللہ کے اسماء میں سے جو اسم الاعظم ہے۔

---

(1) تفسیر منہج الصادقین15/7.انوارالمواهب 156/3

(2) اکسیر اعظم(تفرشی) صفحہ 1400

(3) کتاب اشارات الی اسرار البسملہ (واعظی) ص 48

12۔روی أن فی خاتم سلیمان کتب أسماء الأئمه سلام اللہ علیهم فمن ذلک سخر له جمیع الوحوش و الطیور و الشمس و القمر و ما علی وجه الارض[1]

ترجمہ: روایت میں ہے کہ جو سلیمانؑ کے پاس انگھوٹی تھی اُس انگھوٹی پر آئمہؑ کے اسماء نقش تھے اور انہی اسماء کی برکت سے تمام چیزیں سلیمانؑ کے اختیار میں تھیں تمام وہشی جانور، تمام ہوا میں اڑنے والے پرندے، سورج، چاند اور جو کچھ بھی زمین پہ موجود تھا وہ سب سلیمانؑ کے اختیار میں تھا آئمہؑ کے اسماء کی بدولت۔

جن کے فقط اسماء زمین و آسمان پر اختیار عطا کر دیں انہیں محمد و آل محمدؐ کہتے ہیں۔

13۔امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: أنا كتب اسمي علي العرش فاستقر، وعلي السَّموَات فقامت، وعلي الأرض ففرشت، وعلي الريح فذرت، وعلي البرق فلمع، وعلي الوادي فهمع، وعلي النور فقطع، وعلي السحاب فدمع، وعلي الرعد فخشع، وعلي الليل فدجي وأظلم، وعلي النهار فأنار وتبسّم[2،3]

میں وہ ہوں جسکا نام عرش پر لکھا ہوا ہے اسی لیے وہ قرار پایا اور آسمانوں پر لکھا ہوا ہے جس سے وہ قائم ہوئے اور زمین پر لکھا گیا جس سے وہ قرار پکڑی اور پہاڑوں پر لکھا گیا تو وہ بلند ہو گئے اور ہوا پر لکھا گیا تو وہ

---

(1) طوالع الانوار (تنکابنی) جلد2 صفحہ 284
(2) نہج الاسرارحدیثِ نورانیہ، صفحہ 88
(3) مشارق الانوار الیقین صفحہ 206 ،عربی

اڑنے لگ گئی اور برق پر لکھا گیا تو وہ چمکی اور بارش کے قطروں پر لکھا گیا تو وہ جاری ہو گئے۔ نور پر لکھا گیا تو وہ روشن ہو گیا بادلوں پر لکھا گیا تو وہ برسنے لگ گئے اور رعد پر لکھا گیا تو اسنے خشوع کی صدا بلند کی رات پر لکھا گیا تو وہ تاریک ہو گئی اور دن پر لکھا گیا تو وہ چمک اٹھا اور تبسم کیا

جنؑ کے نقش کردہ اسماء کا یہ اختیار ہے اُنکےؑ وجود کا کتنا اختیار ہو گا۔۔۔۔

دلیل علیٰ التوحید

جو کچھ بیان کیا جاچکا ہے اسکی روشنی میں یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ (معنی) کی واحد دلیل اسکا اسم ہے اور جو شخص اسکے اسم سے واقف نہیں یا اسکی معرفت نہیں رکھتا اسکے لئے توحید کو سمجھنا ممکن ہی نہیں۔ اس پر ایمان لانا تو بہت دور کی بات ہے۔ اسی لیے امیر المومنینؑ نے فرمایا:

"اللہ تو وہ ہے جسکے متعلق انبیاؑ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے بھی اسکے جسمانی حدود اور اعضاء نہیں بیان کیے بلکہ اسکے افعال بیان کئے اور اسکی نشانیوں سے اس (معنی) پر دلیل پیش کی۔"[1]

یہاں سب سے پہلے "فعل" کو جاننے کی ضرورت ہے۔ فعل کا مطلب ہے "ایک حالت سے دوسری حالت میں آنا" لہذا فعلیت کا اطلاق اللہ (معنی) پر نہیں کیا جا سکتا بلکہ جس طرح نفسِ انسان کی تمام قوتوں اور کمالات کا ظہور جسم سے ہوتا ہے اسی طرح اللہ کے تمام افعال کا ظہور اسکے اسم سے ہوتا ہے جسے اس نے اپنے افعال کا امین بنایا ہے۔ لہذا جس جس فعل کو اللہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان تمام افعال کا فاعلِ حقیقی اسکا اسم (پاک خاندانؑ) ہوتا ہے اور اللہ (معنی) کی طرف ان افعال کی نسبت بطورِ مجازی جاتی ہے۔ لہذا خالقِ حقیقی، رازقِ حقیقی، قہارِ حقیقی، غفارِ حقیقی اور منتقمِ حقیقی اللہ کا اسم ہوتا ہے نہ کہ اسکی ذات۔

---

(1) التوحید صفحہ 29 حدیث 1

ذات کی طرف ان افعال کی نسبت دی جاتی ہے۔ذات کی طرف نسبت دینے کا واحد مقصد اس پر ایمان لانا اسکی معرفت حاصل کرنا اور اسکی عبادت کرنا ہے کیونکہ جب تک ہم اسے کسی اسم سے یاد نا کریں اس وقت تک نہ اس پر ایمان لایا جاسکتا ہے اور نہ اسکی عبادے کی جاسکتی ہے اسی لیے مولا صادقؑ نے فرمایا:

"اگر اللہ (معنی) نہ ہوتا تو ہم (اسم) نہ پہچانے جاتے اور اگر ہم (اسم) نہ ہوتے تو اللہ (معنی) نہ پہچانا جاتا"[1]

---

(1) التوحید صفحہ 244

لفظِ اللہ

لفظِ "اللہ" بظاہر پانچ حروف سے مرکب ایک لفظ ہے اور ہر شخص اس بات سے واقف ہے کہ الفاظ مخلوق ہیں لہذا یہ اللہ بھی مخلوق ہے۔ دنیا میں ایک آدمی بھی ایسا نا ملے گا جو کاغذ پر لکھے ہوئے لفظ "اللہ" کی پرستش کرتا ہو لیکن اسکے باوجود وہ اس لفظ کو "اللہ" کہہ کر ہی پکارتی ہے۔

یہیں سے سمجھیے جب ہم زبان سے لفظِ "اللہ" ادا کرتے ہیں تو اسکے دو مفہوم ہوتے ہیں۔

ایک اللہ وہ ہے جو تعارف کرانے والا ہے۔ اسے اسم کہتے ہیں اور اسم کیلیئے لفظِ "اللہ" استعمال کیا جاسکتا ہے کیونکہ اسکے بغیر آپ اللہ (معنی) پر ایمان نہیں لاسکتے۔

دوسرا اللہ وہ ہے جسکا تعارف کرایا جاتا ہے۔ اسے معنی کہتے ہیں۔ اور معنی اللہ کی معرفت کرانے کا واحد ذریعہ اسم اللہ ہے۔

جیسا کہ اسم کی چار اقسام ہیں

مکتوبی، ملفوظی، ذہنی اور وجودی

یہاں جو ملفوظی، مکتوبی اور ذہنی قسم ہے اسم کی یہ اللہ (معنی) کی غیر ہیں۔

جیسا کہ مولاؑ نے فرمایا" اللہ (معنی) اللہ (اسم) کا غیر ہے"[1]

لیکن!

جو چوتھی قسم ہے اسم کی جسے اسمِ حقیقی / وجودی کہتے ہیں یہ اللہ کا غیر نہیں ہے کیونکہ اسی سے اللہ (معنی) ظہور کرتا ہے۔ اگر اسکو غیر اللہ مان لیا جائے تو اللہ (معنی) کو کوئی ثابت ہی نہیں کر سکتا۔

جیسا کہ اللہ قرآن میں فرمارہا:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَ يًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى[2]

ترجمہ: کہہ دو کہ اُس (معنی) کو اللہ (جامع اسم) کہہ کے پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو تمام اسکے ہی اسماء الحسنی ہیں۔

اب اس آیت میں جس اللہ کو پکارنا ہے وہ معنی ہے اور جسکے ذریعے پکارنا ہے وہ اللہ (اسمِ وجودی) ہے جو ایسے اللہ پر دلالت کرتا ہے جو معنی ہے۔ اور یہ اللہ (اسمِ جامع) بھی رحمان، رحیم اُسکے (معنی) باقی اسماء کے ساتھ مل کر اسماء الحسنی میں آتا ہے۔ یعنی جو اللہ (معنی) ہے اُسکو اللہ (اسم وجودی) کہہ کر بھی پکارا جا سکتا ہے اور رحمٰن (باقی اسماء الحسنی) کے ذریعے بھی پکارا جا سکتا ہے۔

---

(1) التوحید صفحہ 220 حدیث 4

(2) سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 110

اب جیسا کہ اسمِ حقیقی کے ذریعے اللہ (معنی) پہچانا گیا اور یہ اللہ کا غیر بھی نہیں تو پھر اسمِ حقیقی (اللہ) کو محمد و آلِ محمدؐ کہا جاسکتا ہے اسم کا۔ اس پر دلیل پیش کرتے ہیں فرمانِ معصومؑ سے

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِين صلوات الله عليه

اللهُ اسمٌ مِن اَعظَمِ اسماءِ الله عَزَّ وَ جَلَّ لايَنبَغی يُسَمّی بِهِ غَيرُهُ وَ لَمْ يَتَسَمَّ بِهِ مَخْلُوق [1،2،3،4،5،6]

ترجمہ:-امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اللہ (معنی) کا اسم جو اللہ (اسم) ہے وہ اللہ کے اسماء میں سے (یعنی لفظِ اللہ بھی اسماء میں شامل ہے) اسمِ اعظم ہے اور کسی (غیر اللہ) کیلئے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اس اسم "اللہ" سے اللہ (معنی) کے کسی غیر کو پکارے اور کسی بھی مخلوق کیلئے یہ اسم استعمال کرنا صحیح نہیں ہے۔

<u>اس حدیث میں مولاؑ نے غیر اللہ کو اللہ کہنے سے منع کیا ہے۔</u>

جبکہ محمد و آل محمدؐ غیر اللہ نہیں ہیں یہ بات ہم اپنی کتاب حقیقتِ شرک میں تفصیل سے ثابت کرچکے ہیں حجت تمام کرنے کیلئے یہاں بھی چند دلائل آپکی نظر کرتے ہیں۔

---

(1) التوحيد (صدوق)، ص: 231

(2) التفسير الإمام العسكري، ص: 27

(3) تفسير البرهان، ج1، ص: 104

(4) بحار الأنوار (ط - بيروت)، ج89، ص: 232

(5) تفسير نور الثقلين، ج1، ص: 13

(6) تفسير كنز الدقائق، ج1، ص: 34

قال المعصوم صلوات اللہ علیه : ما عرف اللہ غیر اللہ[1]

ترجمہ: اللہ کو اللہ کے سوا اللہ کا غیر نہیں جانتا۔

دوسری جگہ مالکؑ فرماتے ہیں

لا یعرف اللہ الا اللہ[2]

ترجمہ:- اللہ کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

اس حدیث میں پہلے جو لفظ اللہ آیا وہ معنی ہے جسکا ادراک ناممکن ہے اور اس معنی والے اللہ کو صرف وہ اللہ جان سکتا ہے جو معنی والے اللہ کا اسمِ وجودی (اللہ) ہے جسکے ذریعے معنی ظہور کرتا ہے۔

اب ایک جگہ مالکؑ فرمارہے کہ اللہ کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور دوسری جگہ مولاؑ فرمارہے کہ

(1) مشارق أنوار اليقين في أسرار أمير المؤمنين عليه السلام 173

(2) کتاب اسرار الشریعہ و اطوار الطریقہ صفحہ 109

رسول الله (صلى الله عليه وآله): يا علي، ما عرف الله إلا أنا وأنت، وما عرفني إلا الله وأنت، وما عرفك إلا الله وأنا [1،2،3]

یا علیؑ! اللہ کو سوائے میرے اور تیرے کوئی نہیں جانتا تجھے میرے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور مجھے تیرے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ان دونوں احادیث کو سامنے رکھ کر فیصلہ ہوتا ہے کہ علیؑ اور محمدؐ وہ وجودی اللہ ہیں جنکے ذریعے معنی والا اللہ جسکا ادراک ممکن نہیں وہ پہچانا گیا۔

امیر ممکناتؑ فرماتے ہیں:انا الذی نظرت فی ملکوت السماوات وارض فلم اجد غیری [4،5،6]

ترجمہ: میںؑ وہ ہوں کہ میں نے عالم ملکوت السماوات وارض میں نظر کی اور اپنے علاوہ اپنے غیر کو وہاں ناپایا۔

---

(1) مستدرك سفينة البحار، الشيخ علي النمازي الشاهرودي ، ج ٧ ، الصفحة ١٨٢

(2) موسوعة الإمام علي بن أبي طالب (ع) في الكتاب والسنة والتاريخ ،محمد الريشهري ، ج ٨، الصفحة ١٨٥

(3) المحتضر ،حسن بن سليمان الحلي، الصفحة ٣٣٤

(4) مشارق الانوار الیقین صفحہ 180،عربی

(5) دروس جلد 1 صفحہ 501 مطبوعہ ایران

(6) نہج الاسرار صفحہ 121

عن الشیخ الثقه ابی الحسین محمد بن علی الجلی مرفوعا الی یونس بن ظبیان عن العالم علیہ السلام انه سئل عن فرق بین الظاہر الباطن فقال:-----------لا یدل علی الله الا الله[1]

ترجمہ: مولاؑ نے فرمایا: اللہ پر کوئی دلالت نہیں کرتا سوائے اللہ کے۔

یعنی اللہ پر دلالت کرنے کیلیئے اللہ ہونا ضروری ہے یہاں پر پہلے جو اللہ آیا وہ معنی ہے اور جو دوسرا اللہ آیا وہ اسمِ وجودی ہے۔ اور مولا فرماتے ہیں " نحن دلیل اللہ " ہم اللہ کی دلیلیں ہیں، یعنی ہم وہ اللہ (اسم) ہیں جو اللہ (معنی) کی دلیل ہیں۔

ماہ رجب کے مشترکہ اعمال میں جملے ہیں:

" وَ امْنُنْ عَلَيْنَا بِحُسْنِ نَظَرِکَ وَ لا تَكِلْنَا إِلَى غَيْرِک "[2]

ترجمہ:- یااللہ اپنے حسنِ نظر سے ہم پر رحم فرماں اور ہمیں اپنے غیر کے حوالے نا کر۔

مولا صادقؑ فرماتے ہیں:

---

(1) کتاب مجمع الاخبار صفحہ 31

(2) مفاتیح الجنان میں صفحہ 273

دراصل اللہ کو اسی نے پہچانا جس نے اُسکو اللہ کے ذریعے پہچانا۔ جس نے اسکو اسکے ذریعے نہیں پہچانا تو وہ اسکو نہیں پہچانتا ہے بلکہ اُسکے غیر کو پہچانتا ہے۔ وہ اپنے اسماء سے پکارا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنے اسماء کا غیر ہے اور اسماء اسکا غیر ہیں۔[1]

مالکؑ کی زیارت کے جملے ہیں:

السلام علیک یا محال معرفت اللہ[2،3،4،5،6،7]

میرا سلام ہو اللہ کی معرفت کے ان محلوں پر جن سے اللہ پہچانا گیا۔

---

(1) التوحید صفحہ 112حدیث 7
(2) بحار الأنوار، العلامة المجلسي، ج ٩٨، الصفحة ٣٧٦
(3) مسند الإمام الرضا (ع) ، الشيخ عزيز الله عطاردي ،ج ٢ ، الصفحة ٢٥١
(4) مستدرك الوسائل، الميرزا النوري، ج ١٠، الصفحة ٤٠٤
(5) عيون أخبار الرضا (ع)، الشيخ الصدوق، ج ١، الصفحة ٣٠٤
(6) أهل البيت في الكتاب والسنة، محمد الريشهری ،صفحہ 93
(7) جامع أحاديث الشيعة، السيد البروجردي، ج ١٢،الصفحة ٤٥٣

مالکؑ فرماتے ہیں:

لو لانا ما عرف الله ولو لا الله ما عرفنا[1،2]

ترجمہ:-اگر ہم نا ہوتے تو اللہ نہ پہچانا جاتا اور اگر اللہ نا ہوتا تو ہم نا پہچانے جاتے۔

یعنی اللہ نے خود کی معرفت خود ہی سے کروائی تب ہی اِنؑ کی معرفت اُس کی معرفت کہلوائی۔۔

اللہ (معنی) اپنی معرفت کروانے میں اپنے اسم (پاک خاندانؑ) کا مقروض ہے۔

اور اسم (پاک خاندانؑ) اپنی معرفت کروانے میں معنی (اللہ) کا مقروض ہے۔

یہاں لفظِ اللہ سے مراد وہ اللہ ہے جسکے تمام اسماء الحسنیٰ ہیں جیسا کہ ہم نے پہلے وضاحت کی تھی!

محمد و آل محمدؑ اپنے اس مقام پر اسمِ حقیقی کے اللہ ہیں۔ یہ وہ وجودی اللہ ہیں جن سے اللہ (معنی) کی تمام تر صفات، افعال، اسماء کا ظہور ہوتا ہے۔

---

(1) نور البراهين - السيد نعمة الله الجزائري - ج ٢ - الصفحة ١٢١
(2) مشارق أنوار اليقين، الحافظ رجب البرسي ، الصفحة ٢٩٨

جیسا کہ مولا امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

لی اسماء الحسنی[1]

میرے لیے ہی ہیں تمام اسماء الحسنی۔

جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا:

یا علی انك لبأس الله الذي ينتقم به[2،3،4،5]

ترجمہ: یا علیؑ آپ اللہ (معنی) کا وہ لباس ہیں جس کے ذریعے وہ انتقام لے گا۔

اب چونکہ علیؑ اللہ کے لباس میں اللہ بن کر زمین پر آیا تبھی مولاؑ نے حدیثِ معرفتِ نورانی میں فرمایا کہا:

---

(1) کتاب المشیخہ صفحہ 205

(2) القرآن و فضائل اهلبیتؑ،محمد صالحی اندیمشکی،صفحہ504

(3) اوصافِ امیر المومنینؑ،احمد سعیدی،صفحہ69

(4) بحار الانوار جلد 40 صفحہ 64

(5) تفسیر فرات صفحہ 455،عربی

ان معرفتی بالنورانیة معرفة اللہ و معرفة اللہ معرفتی و ھو الدین الخالص[1،2]

نورانیت کے ساتھ مجھ علیؑ کی معرفت اللہ کی معرفت ہے اور نورانیت کے ساتھ اللہ کی معرفت مجھ علیؑ کی معرفت ہے اور یہی دینِ خالص ہے۔

جیسا کہ اللہ قرآن میں فرما رہا ہے:

كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ[3]

ترجمہ:- قتال میں اللہ ہی مومنین کیلئے کافی ہوا۔

قتال کے معنی ہیں جسمانی اور عملی طور پر جنگ کرنا۔ یہ آیت جنگِ خندق سے متعلق ہے۔

کیا جنگِ خندق میں اللہ خود آکر لڑا تھا؟

کیا تلوار اللہ نے چلائی تھی؟

کیا عمرو ابن عبدود کو اللہ نے قتل کیا تھا؟

---

(1) مشارق الانوار الیقین صفحہ نمبر 203
(2) حدیثِ معرفتِ نورانی نہج الاسرارصفحہ 82
(3) سورہ احزاب آیت 25

پھر اللہ اپنے لیے لفظِ قتال کیوں استعمال کر رہا ہے؟ پس معلوم ہوا کہ وہ اللہ جو مومنین کیلئے قتال میں کافی ہوا معنی نہیں بلکہ اسمِ وجودی ہے اور اس آیت میں امیر المومنینؑ کو ہی اللہ کہا گیا ہے جیسا کہ مولاؑ کی زیارت کے جملے ہیں:

السلام عليك يا من كفى الله المؤمنين القتال به يوم الأحزاب[1،2،3،4]

ترجمہ: میرا اسلام ہو اس پر جسکے ذریعے اللہ کافی ہوا مومنین کیلئے لڑنے کیلئے یومِ الاحزاب کے دن۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى[5]

ترجمہ: اور تو نے کنکریاں نہیں پھینکی تھیں جبکہ تو نے ہی پھینکی تھیں بلکہ یہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

اس آیت میں ایک فعل کو دو طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یعنی فعل ایک ہے فاعل دو۔ رسولؐ کو تو کنکریاں پھینکتے ہوئے ساری دنیا نے دیکھا مگر اللہ کو تو کنکریاں پھینکتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا؟ آیئے ہم آپکو بتاتے ہیں کہ وہ اللہ جو کنکریں پھینکنے کے عمل میں شریک تھا وہ کون تھا؟

---

(1) بحارالانورا جلد98 صفحہ 374

(2) المزار - محمد بن المشهدي - الصفحة ٢٠٨

(3) إقبال الأعمال - السيد ابن طاووس - ج ٣ - الصفحة ١٣٢

(4) المزار، الشهيد الأول، الصفحة ٩٢

(5) سورہ الانفال آیت 17

ابنِ عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا" مجھے کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھادو"

مالک علیؑ نے اٹھا کر دی۔ آپ نے وہ کنکریاں کفار کے منہ پر پھینکیں۔ کوئی کافی ایسا نہیں بچا جسکی آنکھیں

کنکریوں سے بھر نہ گئی ہوں۔ [1]

معلوم ہو گیا کہ کنکریاں اللہ نے اٹھا کر دیں اور رسولؐ کے کنکریاں پھینکنے کے عمل میں پہل کی لٰہذا شریک

ہوا اور یہاں اسی کیلیئے لفظِ اللہ استعمال کیا گیا ہے۔

ایک اور آیت میں اللہ فرماتا ہے:

اللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمۡرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ [2]

ترجمہ: اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اس بارے میں ہمیں کسی تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ جو الامر پر غالب ہو وہ صاحبِ امر کہلاتا ہے۔ پس

جو صاحبِ امر ہے اُسی کو اس آیت میں اللہ کہا گیا ہے۔

---

(1) علی فی القرآن صفحہ 153

(2) سورہ یوسف آیت 21

دعا کے جملے ہیں: "اس (اللہ) نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور اسکے لشکر کو غالب کیا اور اکیلے ہی جتھوں کو مار بھگایا۔"[1]

کیا دنیا میں کوئی ایک ایسا بھی شخص ہے جس نے اللہ کو میدان میں اترتے اور اکیلے ہی پورے لشکر کو مار بھگاتے ہوئے دیکھا ہو؟ پھر یہاں "اللہ" سے مراد کون ہے؟ اسکا جواب بھی مفاتیح الجنان صفحہ 694 پر درج زیارت امیر المومنینؑ سے ہی پیش کرتے ہیں۔

"انھوں نے (علیؑ) مشرکین کے لشکر تیرے حکم سے پچھاڑ دیئے۔ کفار کی فوجوں کو تیرے حکم سے نابود کر دیا"۔

مولا باقرؑ فرماتے ہیں "اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر خلق کیا۔"[2]

علیؑ کو درمیان سے ہٹا کر اگر کوئی اس حدیث کا مطلب بتا دے تو ہم اُسے مردِ میدان سمجھیں گیں جبکہ تواریخ و روایات گواہ ہیں کہ آدمؑ مولا علیؑ سے مشابہ تھے۔ پس یہاں "اللہ" کون ہے؟؟

اللہ قرآن میں فرما رہا ہے:

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ [3]

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 48
(2) التوحید صفحہ 80، حدیث 18
(3) سورہ آل عمران آیت 181

ترجمہ: بیشک اللہ نے ان لوگوں کا قول سن لیا جنہوں نے یہ کہا کہ یقیناً اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں۔

کسی کی مالداری و فقر کا اندازہ اسکو دیکھ کر ہی کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر ہم دیکھیں کہ کوئی شخص محلوں میں رہتا ہے۔ نوکر وغیرہ اُسکی خدمت کیلئے حاضر رہتے ہیں۔ پیسے ہیں بہت اُسکے پاس تو ہم کہیں گیں کہ فلاں شخص مالدار ہے۔ اور اگر ہم کسی شخص کو جھونپڑی میں رہتے۔ فاقے کرتے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے دیکھیں تو ہم کہیں گیں کہ فلاں شخص فقیر ہے۔

اللہ کو کس نے اس حالت میں دیکھ لیا کہ اُسے فقیر کہہ دیا؟ معلوم ہوا کہ کوئی تھا جسے لوگوں نے فاقے کرتے دیکھا تھا۔ اُسکے بچوں کو بظاہر بھوک سے بلکتے دیکھا تھا۔ اُسکے کپڑوں میں جابجا لگے ہوئے پیوندوں کو دیکھا تھا اور یہ سب کچھ دیکھ کر اسے فقیر کہا تھا۔

قرآن میں بہت سے مقامات پر لفظِ اللہ پاک خاندانؑ کیلئے استعمال ہوا ہے اور یہ پاک خاندانؑ کے غیر اللہ نا ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

1۔ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ [1]

یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ابر کے سایہ میں سے ..اللہ..یاملائکہ آجائیں اور ہر امر کا فیصلہ ہو جائے اور سارے امور کی بازگشت تو اللہ ہی کی طرف ہے۔

---

(1) سورہ بقرہ آیت نمبر 210

اس آیت کی تفسیر میں امام علیؑ فرماتے ہیں..أنا! قال الله هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في ظلل من الغمام والملائكة وقضي الامر وإلى الله ترجع الأمور[1].....وہ میں ہوں جس کے بارے میں اللہ نے کہا ہے کہ کیا لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ الغمام کے سائے میں سے آجائے۔

اس آیت میں اللہ سے مراد مولا علیؑ ہیں۔

تو مولا علیؑ کیسے اللہ کا غیر ہوئے۔

تفسیر عیاشی میں یہاں اللہ سے مراد امام زمانہؑ ہیں۔[2]

2۔ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ[3]

اللہ نے گواہی دی کہ ھو کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے ملائکہ اور صاحبانِ علم گواہ ہیں کہ وہ عدل کے ساتھ قائم ہے۔ھو کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے اور وہ صاحبِ عزّت و حکمت ہے۔

---

(1) تفسیر فرات صفحہ67،عربی

(2) تفسیر عیاشی،جلد 1صفحہ 92،اردو

(3) سورہ آل عمران آیت نمبر 18

اس آیت میں لفظ اللہ اور الہ دونوں استعمال ہوئے ہیں... تفسیر میں فرمان معصومؑ ہے...سألت أبا الحسن عليه السلام عن قول الله " شهد الله انه لا إله إلا هو والملائكة وأولوا العلم قائما بالقسط " قال: هو الامام[1،2]

اس سے مراد امام ہے۔

3۔ وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ[3]

ترجمہ: اور اللہ نے کہہ دیا ہے کہ خبردار دو خدا نہ بناؤ کہ الہ صرف ھو واحد ہے لہذا مجھ ہی سے ڈرو۔

ابو بصیر اس آیت کی تفسیر امام جعفر الصادقؑ سے بیان کر رہے ہیں:

عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: (ولا تتخذوا الهين اثنين إنما هو اله واحد) يعنى بذلك: ولا تتخذوا امامين إنما هو امام واحد[4،5،6]

اس آیت میں دو اللہ بنانے سے مراد یہ ہے خبردار دو امام مت بناؤ بس اور بس ھو ہی تمہارا امام واحد ہے۔

اس آیت میں بھی اللہ سے مراد امام ہے۔

---

(1) تفسیر نور الثقلین جلد 1 صفحہ 323،عربی

(2) تفسیر عیاشی جلد 1 صفحہ 296،عربی

(3) سورہ نحل آیت نمبر 51

(4) تفسير العياشي، محمد بن مسعود العياشي، ج ٢،الصفحة ٢٦١

(5) تفسیر النور الثقلین جلد 3 صفحہ 60،عربی

(6) مستدرك سفينة البحار ، الشيخ علي النمازي الشاهرودي، ج ١، الصفحة ١٧١

4۔

أَمَّن جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ [1]

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو قرار کی جگہ بنایا اور پھر اس کے درمیان نہریں جاری کیں اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان حد فاصل قرار دی کیا الہ کے ساتھ کوئی اور بھی اللہ ہے ہرگز نہیں اصل یہ ہے کہ ان کی اکثریت جاہل ہے۔

الامام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں الہ مع اللہ... اللہ کے ساتھ الہ بنانے سے مراد کسی بھی دور میں امام ھادی کے ساتھ گمراہ کو امام بنانا۔[2]

5۔

وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ [3]

ترجمہ: اور اگر ان میں سے بھی کوئی یہ کہہ دے کہ خدا کے علاوہ میں بھی خدا ہوں تو ہم اس کو بھی جہنّم کی سزا دیں گے کہ ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں.

قال من زعم أنه إمام و ليس هو بإمام [4]

تفسیر القمی میں الامام الباقرؑ فرماتے ہیں: جس کو یہ گمان ہو کہ وہ امام ہے اور وہ امام نہ ہو۔۔۔ یہاں بھی اللہ سے مراد امام ہے۔

---

(1) سورہ نحل آیت نمبر 61

(2) تفسیر البرهان جلد6،صفحہ30،عربی

(3) سورہ الانبیا آیت نمبر 29

(4) تفسير القمي - علي بن إبراهيم القمي - ج ٢ - الصفحة ٦٩

آخر میں مالک جلا جلالہ کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں:

قال الامام الناطق الصادق صلوات اللہ علیه: ان اللہ اخبرنی عنی من ذاته، و انا غیر منفصل عنه، اذ نور الشمس غیر منفصل عنها، ثم نادانی بی و خاطبنی منی، ثم قال لی؛ من انا منک؟ و من انت منی؟

فاجبته بلطافتی؛ انت کلی و اصلی. منک ظهرت، و فی اشرقت، انا کلمتک الازلیه, فطرتک الذاتیه، کیانی قدیم، و عیانی حادث، من عرفنی وصفک، و من اتصلنی عرفک، لا من شيٍ خلقتنی فیکون معادی الی ما سواک، کنتُ قبل رتقا، و فی ذاتک حقا، فاطلعتنی و لم تفصَلنی، فانت منی بلا تبعیض، و انا منک بلا حول، انت منی باطن، و انا منک ناطق، فبی تُحمَد و بی تعبد،و انا البعض، و انت الکل[1]

ترجمہ:-مولا صادقؑ فرماتے ہیں کہ باتحقیق اللہ (معنی) نے مجھے (اسم) خبر دی ہے میرے اُس تعلق کے بارے میں جو میرا اللہ کی ذات سے ہے کہ میں اُسکی ذات سے جدا نہیں ہوں (یعنی اسکا غیر نہیں ہوں) جیسے سورج کا نور خود سورج سے جدا نہیں ہوتا پھر اللہ (معنی) نے مجھے ندا دی

---

(1) کتاب نوائب الدهور، میر جهانی جلد 3 صفحه 496

میرےؑ ہی ذریعے سے اور اللہ (معنیؑ) مجھ سے مخاطب ہوا میرے ہی ذریعے سے پھر کہا میرے لیے میری تجھ سے کیا نسبت ہے؟ اور تیری مجھ سے کیا نسبت ہے؟

مولا صادقؑ فرماتے ہیں: میں نے جواب دیا اللہ کو اپنی لطافت کے وسیلے سے کہ

تو (معنی) میرا (اسم) کل ہے اور اصل ہے۔ اور میراؑ ظہور تجھ سے ہوا ہے اور تو ہی میرے اندر طلوع پزیر ہوا (یعنی مجھے دیکھنا تجھے دیکھنا ہوا) میں تیرا کلمہِ ازلی ہوں اور میری فطرت تیری ذات ہے میری ذات قدیم ہے اور آنکھوں سے نظر آنے والا میرا جسم حادث ہے جس نے بھی میریؑ معرفت حاصل کرلی تو گویا اُس نے تجھے (معنی) کو پہچان لیا اور تیری توصیف کی اور جو کوئی بھی مجھؑ سے متصل ہو گیا گویا اُس نے تجھے پہچان لیا۔

پھر مولا صادقؑ فرماتے ہیں: میں نے کوئی بھی ایسی چیز خلق نہیں کی ہے جسکی بازگشت میرے ذریعے سے تیرے علاوہ کسی اور کی طرف ہو۔ میںؑ اس وقت بھی تھا جب وقت نہیں تھا اور میں تیری ذات کی حقیقت میں موجود تھا پس تو نے مجھے ظاہر کیا اپنی ذات سے اسطرح کہ تو (معنی) نے مجھے خود سے جدا نہیں کیا پس تو (معنی) مجھ (اسم) سے ہے بغیر تبعیض کہ (یعنی میں تیرا بعض یا علاوہ نہیں ہوں) اور میںؑ تجھ سے ہوں بغیر اس حالت کے کہ ہم دونوں کے درمیان آپس میں حالتوں کی تبدیلی نہیں ہوتی (یعنی ہم ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل نہیں ہوتے۔)

آگے مولا صادقؑ فرماتے ہیں: تیری (معنی) مجھؑ سے وہ نسبت ہے کہ تو میرا باطن ہے اور میرے تجھ سے یہ نسبت ہے کہ میں تیرا (معنی) ناطق ہوں پس میرے ذریعے سے تیری حمد ہوتی ہے اور میرے ہی ذریعے سے تیری عبادت ہوتی ہے میں البعض ہوں اور تو (معنی) کل ہے۔

امید ہے مالکؑ کی اس حدیث سے بہت کچھ واضح ہو گیا ہو گا۔۔

ابن بابويه في أماليه: قال: حدثنا أحمد بن زياد بن جعفر الهمداني رحمة الله عليه قال: حدثنا عمر بن سهل بن إسماعيل الدينوري ، قال: حدثنا زيد بن إسماعيل الصائغ ، قال: حدثنا معاوية بن هشام ، عن سفيان عن عبد الملك بن عمير ، عن خالد بن ربعي ،

قال: إن أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه الصلاة السلام دخل مكة في بعض حوائجه، فوجد أعرابيا متعلقا بأستار الكعبة وهو يقول: [يا صاحب البيت،] البيت بيتك، والضيف ضيفك، ولكل ضيف من ضيفه قرئ، فاجعل قراي منك الليلة المغفرة.

فقال أمير المؤمنين عليه السلام لأصحابه: أما تسمعون كلام الاعرابي؟

قالوا: نعم.

فقال: الله أكرم [من] أن يرد ضيفه (قال:)فلما كان الليلة الثانية وجده متعلقا بذلك الركن وهو يقول:

يا عزيزا في عزك، فلا أعز منك في عزك، أعزني بعز عزك في عز لا يعلم أحد كيف هو، أتوجه إليك، وأتوسل إليك بحق محمد وآل محمد عليك، أعطني ما لا يعطيني أحد غيرك، واصرف عني مالا يصرفه أحد غيرك

قال: فقال أمير المؤمنين - عليه السلام - [لأصحابه]: هذا والله الاسم الأكبر بالسريانية، أخبرني [به] حبيبي رسول الله - صلى الله عليه وآله - سأله الجنة فأعطاه، وسأله صرف النار وقد صرفها [عنه]

قال: فلما كان الليلة الثالثة وجده وهو متعلق بذلك الركن وهو يقول

يامن لا يحويه مكان، ولا يخلو منه مكان، بلا كيفية كان، ارزق الاعرابي أربعة آلاف درهم

قال: فتقدم [إليه] أمير المؤمنين علي بن أبي طالب - عليه السلام - فقال

يا أعرابي سألت ربك القرى فقراك، وسألته الجنة فأعطاك، وسألت أن يصرف عنك النار وقد صرفها عنك، وفي هذه الليلة تسأله أربعة آلاف درهم؟

قال الاعرابي: من أنت؟ قال: أنا علي بن أبي طالب. قال الاعرابي أنت والله بغيتي، وبك أنزلت حاجتي[1،2،3،4،5]

ترجمہ: خالدِ ربعی روایت کرتے ہیں کہ جنابِ امیر المومنینؑ اپنے کسی کام کے سلسلے میں مکہ آئے۔ آپؑ نے ایک اعرابی کو دیکھا جو غلافِ کعبہ سے چمٹا ہوا تھا اور گڑ گڑا کر کہہ رہا تھا۔ "اے کعبے کے مالک! یہ کعبہ تیرا کعبہ ہے اور مہمان تیرا مہمان ہے او ہر میزبان اپنے مہمان کو مہمانی دیتا ہے۔ آج رات مجھے مغفرت کی مہمانی عطا فرما"۔ امیر المومنینؑ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ "کیا تم اعرابی کی گفتگو سن رہے ہو؟"۔ آپؑ کے ساتھیوں نے کہا جی ہاں ہم سن رہے ہیں۔ اس پر آپؑ نے فرمایا۔ "اللہ کی شان اس سے کہیں بلند و برتر ہے کہ وہ اپنے مہمان کو خالی ہاتھ لوٹائے"۔ دوسری رات جب آپؑ حرم میں تشریف لائے تو آپؑ نے دیکھا کہ وہ اعرابی اسی رکن کے ساتھ چمٹ کر کہہ رہا تھا "اے وہ ذات جو اپنی عزت میں عزیز ہے اور عزت کے اعتبار سے تجھ سے زیادہ صاحبِ عزت کوئی نہیں۔ اپنی عزت کے صدقے میں مجھے بھی ایسی عزت عطا فرما جسکی ماہیت کے متعلق کسی کو علم نہ ہو۔ میں تیرے حضور محمد و آل محمدؐ کے حق کا وسیلہ دیکر تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے وہ کچھ عطا فرما جو تیرے علاوہ اور کوئی کسی کو نہیں دے سکتا اور مجھ

---

(1) الأمالي - الشيخ الصدوق - الصفحة ٥٥٤

(2) روضة الواعظين - الفتال النيسابوري - الصفحة ١٢٤

(3) حلية الأبرار - السيد هاشم البحراني - ج ٢ - الصفحة ٢٧٤

(4) مدينة المعاجز - السيد هاشم البحراني - ج ١ - الصفحة ١١٤

(5) الأنوار الساطعة - الشيخ غالب السيلاوي - الصفحة ٣٦٢

سے وہ مصائب دور فرما جو تیرے علاوہ اور کوئی دور نہیں کر سکتا" امیر المومنینؑ نے فرمایا" اللہ کی قسم یہ سریانی میں اسمِ اعظم ہے۔ اس نے اللہ سے جنت طلب کی اور اللہ نے اسے دے دی ہے اور اس نے اللہ سے دوزخ سے محفوظ رہنے کی دعا کی ہے اور اللہ نے اسے دوزخ سے بچالیا ہے "تیسری رات جب آپؑ حرم میں تشریف لائے تو آپؑ نے دیکھا کہ وہ اعرابی اسی رکنِ کعبہ سے چمٹ کر یہ مناجات کر رہا تھا۔ "اے وہ ذات جسے مکان اپنے اندر سمانے سے قاصر ہیں اور اے وہ ذات جس سے کوئی مکان بھی خالی نہیں ہے اور جو بغیر کسی کیفیت کے ہر مقام پر موجود ہے۔ اعرابی کو چار ہزار درہم عطا فرما" اسکی یہ التجاء سن کر امیر المومنینؑ آگے بڑھے اور فرمایا" اے اعرابی! تو نے اپنے رب سے مغفرت کی مہمانی طلب کی۔ اللہ نے تجھے عطا فرمائی۔ تو نے اللہ سے جنت مانگی۔ اللہ نے تجھے عنایت فرمائی اور تو نے اللہ سے دوزخ سے بچنے کا سوال کیا۔ اللہ نے تجھے دوزخ سے بچالیا۔ اور آج رات تو اللہ سو چار ہزار درہم مانگ رہا ہے؟"۔

اس مقام پر ہم چند لمحوں کیلئے رکتے ہیں۔ آپ پوری ایمانداری اور دیانتداری سے بتایئے کہ وہ اعرابی کس سے سوال کر رہا تھا؟۔ کوئی ایک شخص بھی ایسا نا ہو گا جو یہ کہے کہ وہ اللہ سے نہیں مانگ رہا تھا۔ اور وہ یقیناً اللہ سے ہی مانگ رہا تھا۔ لیکن آیئے ہم اس اعرابی سے یہ سوال پوچھتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ امیر المومنینؑ اسکے سامنے کھڑے تھے اور انھوں نے اعرابی کی بات سن کر نہ صرف یہ کہ خاموشی اختیار کی بلکہ اسکی حاجت کو بھی روا کیا۔

اعرابی نے کہا" آپؑ کون ہیں؟"

آپؑ نے فرمایا" میں علی ابن ابی طالبؑ ہوں"

اعرابی نے جیسے ہی آپؑ کا نام سنا تو اسنے کہا۔" اللہ کی قسم میں آپ ہی کو پکار رہا تھا اور میری حاجت کا تعلق آپؑ ہی سے ہے"۔

عن محمّد بن ابی عمیر عن عمربن شمّر عن جابر بن یزید قال:سمعت العالم سلام اللہ علیه یقول فی خطبة له کلاماً اوّله عبر و معانیه تختلف عن عقلی إشارتها ، و ذلک أنّه قال فی بعض کلامه : نحن الوجود و بیوت الدّیّان و السنة الرّبّ الاقدم ، و غیوبه فی کلّ مشهد ، نحن غایة و نهایة من رجاه ، أنا علّة العلل و غیبٌ الازل ، البریء من المثل ، أنا کلّ ، أنا مخترع النّور ، لا یعلم من أنا الّا أنا العلیّ الکبیر.

فقلت:فی نفسی:أوّل الکلام یدلّ أنّه مربوبّ مألوهٌ ، وآخره یدلّ علی أنّه الاله الاحد لا اله هو لیت شعری ما أقول؟

فوالله ما استتمّ فی صدری ما فکّرت فیه حتّی ضرب بیده علیّ فأحسست ملمسه و تحقّقت منه.

و قال:یا جابر أنا الله العلیّ الکبیر ، و النّبأ العظیم الّذی أنتم فیه تختلفون وفیه تختصمون صراطٌ مستقیمٌ و حبلٌ منیعٌ ، و عروة لا انفصام لها ، و ردّ یدی و

قبض على زندى ومسح يده على ذراعى وعضدى ذاهبا إلى وجهى ، فلم أجد لها حسّاً و لا كثافةٌ.

ثمّ قال:أنا العلىّ العظيم الأحد القديم ، معنى الحقائق و غيب العقول ، لا أدرک بغايةٍ و لا أحدً بمعنى و أنا العلىّ العظيم ، أزلّ عند كلّ عظيمٍ ، أزلّ عند كلّ عظيمٍ ، و انا بكلّ شيءٍ محيطٌ.

قال جابر:فكدت أن أصعق صعقاً ، ثمّ استعنت به فقويت نفسى و زاد حسّى ، و لم يزل ذلک المعنى يختفى عن عيانى قليلاً قليلاً حتّى لن أراه و هو يقول:ياجابر ، نحن الصفّة الّتى لها نكروا والصوّرة الّتى عليها تجبّروا و بها كفروا ، لا يعلمنا إلّا القليل ، فزد يا جابر تز داد ، وكن من الشاكرين.

قال جابر:وكان من مناجاتى فى قلبى و كانّه مكتوب فى صدرى هذه الآية:(إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيم. ذي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكين. مُطاعٍ ثَمَّ أَمين.)فنظر إلىّ ثمّ تبسّم وقال:

يا جابر:مطاعٌ الغيب أمين و قال: (وَ يُريدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَ رُسُلِهِ وَ يَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ) ، (وَ قَدْ خابَ مَنِ افْتَرى)[1]

---

(1) مجمع الاخبار صفحہ 16

ترجمہ: جابر بن یزید کہتا ہے کہ میں نے مولا موسی کاظم جلا جلالہ سے ایک خطبہ سنا مولاؑ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اُس کلام کا اول عبرت تھا اور اُسکے معانی مختلف تھے میری عقل سے مولاؑ کے اُس کلام میں کیے جانے والے اشارے دور تھے اور جو کلام مولاؑ نے فرمایا کچھ اسمیں سے یہ ہے کہ مولاؑ نے فرمایا ہم الوجود ہیں، اور ہم ادیان (دین کی جمع) کے گھر ہیں۔ ہمؑ ربِ قدیمؑ کے سال ہیں اور ہم اُسکا غیب ہیں ہر مشاہدے میں ہم اُسکا مقصد اور اُسکی انتہا ہیں اُسکی امیدی میں۔

پھر مولا موسی کاظمؑ فرماتے ہیں "میں علتوں کی علت ہوں اور غیبِ ازل ہوں۔ مجھ پر کسی چیز سے مثال نہیں دی جا سکتی (یعنی ہر مثال سے دور ہوں)۔ میں کل ہوں (یعنی سب)، میں ہی نور کو اختراع (خلق) کرنے والا ہوں۔ کوئی بھی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں سوائے میرے میں العلی الکبیر ہوں"۔

جابر نے کہا دل میں کہ پس مولاؑ کا اول کلام اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مولاؑ اللہ کے بندے ہیں اور کلام کا آخر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مولاؑ الہِ احد ہیں اور مولاؑ کے علاوہ کوئی الہ نہیں (لا الہ الا موسی کاظم)، جابر کہتے ہیں کہ کاش میں جان جاتا کہ میں کیا کہوں جو ٹھیک ہو؟

جابر کہتا ہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اِس بات کے بارے میں یہ فکر اپنے دل میں کر ہی رہا تھا کہ مولاؑ نے اسکو جان لیا اور یہاں تک کہ مولاؑ نے اپنے ہاتھوں سے مجھے مارا اور مولاؑ نے کہا:

اے جابر!" میںؑ اللہ ہوں جو العلی الکبیر ہے۔ اور میں عظیم خبر ہوں جس کے بارے میں تم لوگ اختلاف کرتے ہو اور مولاؑ نے کہا کہ اس آیت میں مجھے خاص کیا گیا ہے اور میں صراط مستقیم ہوں اور میں ہوں

مضبوط رسی اور ناٹوٹنے والا کڑا لوگوں کیلیئے۔ جابر کہتا ہے پھر مولاؑ نے اپنا ایک ہاتھ مس کیا میرے چہرے کے ساتھ پس مولاؑ میرے سامنے سے غائب ہو گئے اور میں نے کسی بھی چیز کو محسوس نا کیا پھر مولاؑ نے فرمایا: میں علیؑ العظیم ہوں اور احد القدیم ہوں اور میں تمام حقیقتوں کا معنی ہوں اور میںؑ عقلوں میں نہیں آتا میری انتہا کا ادراک ممکن ہی نہیں۔

کسی ایک کو بھی میرے معنی کا ادراک نہیں ہو سکتا اور میں علیؑ العظیم ہوں اور میں ازل ہوں تمام صاحبانِ عظمت میں اور میںؑ ہر شے پر محیط ہوں۔

جابر کہتا ہے کہ قریب تھا کہ میں بے حوش ہو جاتا پر مولاؑ نے میری مدد کی کہ میرا ظرف زیادہ ہو گیا اور یہ معنی کم سے کم ہیں جنکو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے یہاں تک کہ کسی اور نے نہیں دیکھا۔

مولاؑ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! ہم اُسکی وہ صفت ہیں کہ جو بھی اِسکا منکر ہوا اور ہم اُسکیؑ وہ صورت ہیں کہ جس نے بھی اس سے تکبر کیا وہ کافر ہو گیا کوئی نہیں جانتا ہمیں سوائے قلیل کے اے جابر! اپنی معرفت کو زیادہ کرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ۔

جابر نے کہا: کہ میں اپنے ہی دل میں مناجات کر رہا تھا کہ گویا میرے دل پر یہ آیت لکھی گئی

سورہ الحاقہ آیت 42،41،40

ترجمہ: یہ ایک رسول کریم کا قول ہے۔ کسی شاعر کا قول نہیں، تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو اور نا ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔

پس مولاؑ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اے جابر! پھر آیت پڑھی سورہ النساء آیت 150

بے شک جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ اور اُسکے رسولؐ کے ساتھ اور چاہتے ہیں کہ فرق کریں اللہ اور اُسکے رسولؐ میں اور کہتے ہیں ہم مانتے ہیں بعض کو اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں نکال لیں اسکے درمیان کوئی تیسرا راسطہ۔

پھر ایک اور آیت پڑھی سورہ طہ آیت 61

ترجمہ: اور وہ نامراد ہو جس نے جھوٹ باندھا۔۔۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

إنني أنا الله لا إله إلا أنا ، أنا اظهرت كيف شئت، وأتمثل بأي بدن شئت، وأري نفسي كيف شئت بصغير الخلق وكبيره[1]

ترجمہ: بے شک میںؑ ہی اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرے، میں جس طرح چاہوں ظاہر ہو سکتا ہوں، میں جس بدن میں آنا چاہوں اسکی تمثیل بن سکتا ہوں اور دیکھنے والوں نے میرے نفس کو ویسے ہی دیکھا جیسے میں نے چاہا بڑی مخلوق ہو یا چھوٹی مخلوق۔

---

(1) الانوار الحجب، محمد بن سنان الزاهری(صحابیِ مولا صادقؑ)، محمد بن سنان الزاهری(صحابیِ مولا صادقؑ)

مولا علیؑ اپنے ایک خطبے میں فرماتے ہیں:

انا اللہ المخزون[1]

ترجمہ: میںؑ اللہ ہوں جو چھپا ہوا خزانہ تھا۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:انا للہ رب العالمین[2]

ترجمہ: میںؑ وہ اللہ ہوں جو عالمین کا رب ہے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:انا اللہ العلی العظیم[3]

ترجمہ: میںؑ وہ اللہ ہوں جو العلی العظیم ہے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:انا اللہ الخفی[4]

ترجمہ: میںؑ اللہ ہوں جو خفی ہے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:انا اللہ انا نور السماوات والارض[1]

---

(1) کلماتِ مکنونہ،مخطوط فیض کاشانی،صفحہ 175

(2) رسالہ الجوھریہ،الشیخ الثقہ ابو الحسین محمد بن علی الجلی،صفحہ 27

(3) کتاب بالرد علی المرتد ،الشاب الثقہ ابو سعید میمون بن قاسم الطبرانی،صفحہ193

(4) کتاب الواحدہ،محمد بن حسن بن جمھور(صحابیِ امام علی رضاؑ)

ترجمہ: میںؑ اللہ ہوں میں ہی ہوں جسکا نور آسمان و زمین میں ہے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: نحن فی اللہ لا حلولا[2]

ترجمہ: ہم اللہ میں ہیں اس طرح نہیں کہ میں اُس میں حلول کر گئے ہیں۔

مولا صادقؑ نے فرمایا: ألا إنه قد احتج علیکم بما قد عرفکم من نفسه[3]

ترجمہ: یاد رکھو اللہ نے تمہیں اپنے نفس کی معرفت کروا کے تم پر اپنی حجت تمام کر دی ہے۔

جو اللہ معرفت کروا رہا ہے وہ اسم ہے اور جس اللہ کی معرفت ہو رہی ہے وہ معنی ہے۔

---

(1) زہر ۃ البراعم فی مسائل الغائم صفحہ نمبر 3

(2) کتاب مجمع الاخبار صفحہ 59

(3) کتاب اصول کافی،التوحید باب 4،حدیث نمبر 3

اب یہ جو وجودی اللہ ہیں یہ معنی والے اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں جیسا کہ دعا کے جملے ہیں

فانا بک ولک ولا وسیلة لنا الیک الا انت الھی[1]

ترجمہ: ہم تیرے (اللہ) ساتھ اور تیرے (اللہ) لیے ہیں تیری بارگاہ میں ہمارا کوئی وسیلہ نہیں سوائے تیرے یاالٰہی!!

ما ورد بالنقل الصحیح عن مولاناالرضا علی بن موسی حیث قال: انما ظھر اللہ بذاته لیوخذ بآدابه[2]

ترجمہ: مولا رضاؑ نے فرمایا: اللہ ظاہر ہوا اپنی ہی ذات کیلئے تاکہ وہ حاصل کرے اپنے آداب کو۔

یعنی اللہ (معنی) اللہ (اسم) بن کر اسی لئے ظاہر ہوا تاکہ اللہ (اسم) اللہ (معنی) کی معرفت کرواسکے۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 252

(2) کتاب منھج العلم والبیان ونزھة السمع والعیان صفحہ 144

دیدارِ الحق

جب ہم کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں شخص کو دیکھا تو یقیناً مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہم نے اُسکا چہرہ دیکھا کیونکہ ہر کسی کی پہچان اسکا چہرہ ہی ہوتا ہے اور اسکا تمام جلال و جمال چہرے سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ اور چہرے کو ہی دیکھ کر اُسے مخاطب کیا جاتا ہے جیسے جو میرے چہرے کو دیکھے گا وہ مجھے علی اصغر کہہ کر مخاطب کرے گا۔ اب چانکہ پاک خاندانؑ اللہ (معنی) کا وہ چہرہ ہیں کہ جنہوں نے انکوؑ دیکھ لیا انہوں نے اللہ کو دیکھ لیا اور جنہوں نے اللہ کو مخاطب کرنا ہو وہ انہیؑ کو ہی مخاطب کرے گا تب ہی قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ[1]

ترجمہ: مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے ہیں جدھر بھی منہ کروگے سامنے اللہ کا چہرہ ہوگا اور اللہ وسیع علم رکھنے والا ہے۔

اب جب مشرق و مغرب اللہ کے ہیں تو جدھر بھی ہمارا منہ ہو وہاں اللہ ہونا چاہیے تھا لیکن آیت کہہ رہی ہے وہاں اللہ کا چہرہ ہے معلوم ہوا جہاں جہاں اللہ کا چہرہ (اللہ) ہوگا وہاں وہاں اللہ ہوگا تو جس نے اللہ کو مخاطب کرنا ہوگا کسی طرف اپنا منہ کرکے مخاطب کرے گا تو وہ جس طرف بھی اپنا رخ کرکے اللہ کو مخاطب کر رہا ہوگا وہاں وہاں اللہ کا چہرہ ہوگا تو وہ جہاں جہاں رخ کرکے اللہ کو مخاطب کرے گا وہاں سے مراد اللہ کا چہرہ ہوگا جو پاک خاندانؑ ہے۔

دلیل کے طور پر زیارت کا وہ جملہ پیش کرتا ہوں جو مولا عباس جلا جلالہ کی قبرِ مطہر سے لپٹ کر پڑھا جاتا ہے

(1) سورہ بقرہ آیت 115

اللھم لک تعرضت ولزیارۃ اولیائک[1]

ترجمہ: یااللہ تیرے سامنے حاضر ہوا ہوں تیرے ولی کی زیارت کیلئے۔

قبر سرکارِ عباسؑ کی ہے حاضر اللہ کے سامنے ہوا جا رہا ہے زیارت ولی(عباسؑ) کی کی جا رہی ہے۔

معلوم ہوتا ہے سرکارِ عباسؑ کی زیارت اللہ کی زیارت ہے اور جو مالک عباسؑ کے سامنے حاضر ہو اوہ اللہ کے سامنے حاضر ہوا عباسؑ ہی وہ اللہ کا ولی ہے جسکی زیارت اللہ کی زیارت ہے۔

ایسے ہی زیارت جامعہ کے جملے ہیں:

"جو اللہ کا ارادہ کرے (ملنے کا) وہ آپؑ سے ملتا ہے جو اللہ کو یکتا سمجھے وہ آپکی بات مانتا ہے جو اللہ کی طرف بڑھے وہ آپ کی طرف رخ کرتا ہے میرے سردارؑ میں آپکی تعریف کا اندازہ نہیں کر سکتا نہ آپکی مدح کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہوں اور نا آپکی شان کا تصور کر سکتا ہوں آپ شرفاء کا نور نیکی کرنے والوں کے رہبر اور اللہ (معنی) کی حجتیں ہیں۔"[2]

جب ہم گھر سے مولا رضاؑ کی زیارت کیلئے نکلتے ہیں تو سفر پر روانہ ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے ہیں

بسم اللہ وباللہ و الی اللہ والی ابن رسول اللہ حسبی اللہ توکلت علی اللہ اللھم الیک توجھت والیک قصدر وما عندک اردت[3]

ترجمہ: بسم اللہ سے اللہ کی ذات سے چلا ہوں اللہ کی طرف اور رسول اللہ کے فرزند کی طرف میرے لیے اللہ کافی ہے بھروسہ کیا ہے میں نے اللہ پر۔ اے اللہ (مولا رضاؑ) میں نے تیری طرف رخ کیا اور تیری طرف چلا ہوں اور جو کچھ تیرے ہاں ہے اسکی خواہش رکھتا ہوں۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 878

(2) مفاتیح الجنان صفحہ 1062

(3) مفاتیح الجنان صفحہ 959

جبامولا رضاؑ کی زیارت کیلئے ہیں مخاطب اللہ کو کیا جارہاہے۔

اللهم اليک وجهت وجهی[1]

اے اللہ! میں نے اپنا رخ تیرے چہرے کی طرف کیا۔

شیخ صدوق اپنی کتاب التوحید میں لکھتے ہیں:

عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: أخبرني عن الله عز وجل هل يراه المؤمنون يوم القيامة؟ قال: نعم وقد رأوه قبل يوم القيامة. فقلت: متى؟ قال: حين قال لهم: " ألست بربكم قالوا بلى " ثم سكت ساعة ثم قال: وإن المؤمنين ليرونه في الدنيا قبل يوم القيامة، ألست تراه في وقتك هذا ؟قال أبو بصير: فقلت له: جعلت فداك فأحدث بهذا عنك؟ فقال: لا فإنك إذا حدثت به فأنكره منكر جاهل بمعنى ما تقوله ثم قدر أن ذلك تشبيه و كفر، وليست الرؤية بالقلب كالرؤية بالعين تعالي الله عما يصفه المشبهون والملحدون.[2،3،4،5]

ترجمہ:- ابو بصیر نے امام (جعفر صادق علیہ السلام) سے عرض کیا: مجھے خبر ملی ھے کہ مومنین اللہ عزوجل کو روز قیامت دیکھیں گے؟

آپ (ص) نے فرمایا: ہاں اور انہوں (مومنین) نے قیامت سے قبل بھی دیکھا ہے۔

---

(1) مفاتيح الجنان صفحہ 959

(2) التوحيد - الشيخ الصدوق - الصفحة ١١٧

(3) ميزان الحكمة - محمد الريشهري - ج ٣ - الصفحة ١٩٠٥

(4) العقائد الإسلامية - مركز المصطفى (ص) - ج ١ - الصفحة ٢٦

(5) نور البراهين - السيد نعمة الله الجزائري - ج ١ - الصفحة ٢٩٨

تو میں (ابو بصیر) نے دریافت کیا کب؟

آپؑ نے فرمایا: جب اُس (اللہ) نے کہا، کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا ہاں۔

پھر چند لمحے خاموش رہے پھر فرمایا: یقینا مومنین قبل قیامت اس کو دیکھیں گے۔ **کیا تم اللہ کو اس وقت نہیں دیکھ رہے؟**

ابو بصیر نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاوں۔ کیا آپ کی یہ حدیث بیان کر سکتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا نہیں۔ کیوں کہ جب تم اس (حدیث کو) بیان کرو گے تو منکر اس کا انکار کرئے گا جو جاہل ہو گا اس معنی سے جو تم کہنا چاہو گے۔ پھر فیصلہ دیا۔ کہ بے شک یہ تشبیہ ہے اور کفر ہے۔ اور رویت قلب آنکھ کی طرح نہیں ہے اللہ تعالی اس سے بلند ہے جو مشبہ اور ملحد حضرات اسکا وصف بیان کرتے ہیں۔

اللہ قرآن میں فرماتا ہے:

ذٰ لِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَـقُّ وَاَنَّهٗ يُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ [1]

ترجمہ:- یہ سب کچھ اسی لیے کہ اللہ ہی الحق ہے اور وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت میں اللہ خود کو الحق کہہ رہا ہے۔

اب رسول اللہؐ فرماتے ہیں

من رآني فقد رأى الحق [2،3،4،5،6،7،8]

ترجمہ:- جس نے مجھے دیکھا اس نے اللہ (الحق) کو دیکھ لیا۔

---

(1) سورہ الحج آیت نمبر 6

(2) المسند امام احمدجلد 7 صفحہ 320،عربی

(3) فتح باری شرح صحیح بخاری،صفحہ337،عربی

(4) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٥٨ - الصفحة ٢٣٥

(5) إمتاع الأسماع - المقريزي - ج ١٠ - الصفحة ٢٩١

(6) فتح الباري - ابن حجر - ج ١٢ - الصفحة ٣٤٤

(7) شرح مسلم - النووي - ج ١٥ - الصفحة ٢٤

(8) كنز العمال - المتقي الهندي - ج ١٥ - الصفحة ٣٨٢

قال مولانا الصادق سلام اللہ علیه لسیدنا مفضل بن عمر: الحق بین أظهركم ولكن لایعرفه الا العارفو[1]

ترجمہ: مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: اللہ (الحق) تمہارے درمیان ظاہر ہے لیکن اسکو کوئی نہیں پہچانتا سوائے خاص عارفین کے۔

مسجدِ نبوی میں ایک مرتبہ اصحابِ صفہ نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا: یارسول اللہؐ شبِ معراج آپ نے ذاتِ واحد کو کس صورت میں دیکھا۔ رسولؐ نے فرمایا وہ ذاتِ واجب شکل و صورت سے منزہ اور مخلوق صفات سے پاک اعلٰی و برتر ہے مگر دل کی آنکھ سے میں نے اُس ذات کو علیؑ کی شکل و صورت میں دیکھا۔ سلمان فارسیؓ نے مولائے کائنات علیؑ سے مسجد کوفہ میں دریافت کیا کہ اہل اللہ کو معراج ضرور نصیب ہوگی اس پر میں نے رسول اللہؐ سے یہ حدیث سنی ہے کہ میری امت کے علماء جو میری آل کے ذریعے مجھ تک رسائی حاصل کریں گے انہیں میں معراج کی حقیقت سے ضرور آگاہ کروں گا اور مجھے جس طرح معراج جسمانی نصیب ہوئی ہے ان میں سے کچھ کو معراج جسمانی اور باقیوں کو روحانی نصیب ہوگی کیونکہ آپ رسول اللہؐ سے اقراب ہیں لہذا آپ کو ضرور معراج جسمانی حاصل ہو چکی ہے اس لئے میرے ایمان و یقین میں مزید اضافہ فرمائیں کہ آپ نے ذات واجب کو کسی صورت میں پایا تو باب علم محمدؐ نے ارشاد فرمایا سلمانؓ ہم نے اُس بے صورت کو دل کی آنکھ سے نواسہ رسول یعنی حسینؑ کی ذات میں ہمیشہ

---

(1) مجموعة المفضليه

عیاں دیکھا اور یہ فرما کر آپ بہت روئے۔ سلمان نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: سلمان حسینؑ حقیقت میں رسولؐ کے بیٹے ہیں مگر امت ان کی کماحقہ قدر نہ کر سکے گی و مظہر ذات اللہ ہیں اور دین ان ہی سے قائم ہے۔[1]

مولا حسینؑ کے بارے میں بھی مالکؑ کا فرمان ہے:

من زار الحسين (عليه السلام) كان كمن زار الله في عرشه[2،3،4،5]

ترجمہ:- جس نے حسینؑ کی زیارت کی وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اُس نے عرش پر اللہ کی زیارت کی۔

کربلا میں مسلمانوں نے اللہ کو شہید کر دیا۔۔۔

اب اس حسینؑ کو جسکی خود کی زیارت اللہ کی زیارت ہے سرکارِ محمدؐ کے بعد جب حسینؑ کو اللہ دیکھنے کا دل کرتا تو

حسینؑ محمدؐ کی زیارت کرنے کیلیئے علی اکبرؑ کو دیکھتے یعنی

---

(1) کتاب انوار المعصومین صفحہ 186

(2) الأمالي - الشيخ الصدوق - الصفحة ١٨٢

(3) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٩٨ - الصفحة ١٠٥

(4) تهذيب الأحكام - الشيخ الطوسي - ج ٦ - الصفحة ٨٥

(5) کامل الزیارت، صفحہ 278، عربی

اللہ اللہ کو جب دیکھنے کی طلب کرتا تو وہ علی اکبرؑ کو دیکھتا۔ تب ہی شہزادے کو رخصت کرتے وقت مالکؑ نے فرمایا:

اللهم اشهد على هؤلاءالقوم فقد برز إليهم غلام أشبه الناس خلقا وخلقا ومنطقا برسولك، كنا إذا اشتقنا إلى نبيك نظرنا إلى وجهه[1،2،3،4]

ترجمہ: اے اللہ اس امت پر گواہ رہنا، اب ان کی جانب میرا وہ بیٹا جارہا ہے جو خَلق و خُلق و گفتار میں بقیہ افراد کی نسبت سب سے زیادہ تیرے رسولؐ کی شبیہ ہے، ہم جب بھی محمدؐ کو دیکھنا چاہتے تو علی اکبرؑ کی جانب دیکھتے۔

قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم " الزموا مودتنا أهل البيت فإن من لقي الله عز وجل وهو يودنا دخل الجنة والذي نفسي بيده لا ينفع عبدا عمله إلا بمعرفة حقنا[5]

---

(1) العوالم ، الإمام الحسين (ع) - الشيخ عبد الله البحراني - الصفحة ٢٨٥

(2) كربلاء ، الثورة والمأساة - أحمد حسين يعقوب - الصفحة ٣٢٨

(3) أعيان الشيعة - السيد محسن الأمين - ج ٨ - الصفحة ٢٠٧

(4) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٤٥ - الصفحة ٤٣

(5) شرح احقاق الحق، جلد 24، صفحہ 329

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا "ہم اہل بیتؑ کی مودت کو اپنے اوپر لازم قرار دو پس وہ اللہ سے ملاقات کرے گا اور وہ ہم سے محبت کرتا ہو تو ہماری شفاعت کے ساتھ جنت میں داخل ہو گا اور اُس کی قسم جسکے ہاتھ (ید اللہ) میں میری جان ہے کسی بھی عبد کو اُسکا عمل نفع نہیں دے گا ہماری معرفت کے بغیر۔"

مولاؑ کی ان احادیث سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ پاک خاندانؑ کو دیکھنا اللہ کو دیکھنا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کا مظہر ہیں۔ اس پر ہم مزید معصومینؑ کی احادیث بیان کرتے ہیں جنکی تشریح ہم نہیں بیان کریں گیں ہر کوئی اپنی اپنی معرفت کے مطابق اُن احادیث کی تشریح کریں۔

1۔ قال ابن سنان قال سیدی و مولای اللہ باطن لایستدرک و ظاھر لایعقل و ظاھر اللہ ھم الاوصیاء فاقبل قبولا حسنا[1]

ترجمہ: ابنِ سنان نے کہا کہ میرے سید و مولاؑ نے فرمایا کہ اللہ (معنی) ایسا باطن ہے کہ جسکا ادراک ناممکن ہے اور اللہ کا ظاہر عقل میں نہیں آسکتا اور اُس (اللہ) کا ظاہر اُس کے اوصیا ہیں پس تو خوبی کے ساتھ اس کو قبول کر۔

---

(1) حقائق اسرار الدین، ابن شعبہ حرانی، صفحہ 27

2:قال الصادق صلوات الله علیه نحن ظاهر الله و لسنا غیر باطنه و لاوراءنا غایه[1]

ترجمہ:- مولا صادقؑ نے فرمایا کہ ہم اللہ کا ظاہر ہیں اور ہمارے علاوہ کوئی اُسکا باطن نہیں اور ہمارے علاوہ کوئی بھی اللہ کی انتہا نہیں۔

3۔ عن محمد بن سنان :و التوحید أن تعلم أن الله قدیم أزل قد ظهر بالعلویه صلوات الله علیه.[2]

ترجمہ:- محمد بن سنان سے روایت ہے کہ مولاؑ نے فرمایا کہ تو جان لے کہ توحید یہ ہے کہ اللہ قدیم جو ازل سے ہے ظاہر ہوا علیؑ بن کر۔

4۔قال السجّاد سلام الله علیه: مَظاهِرُه (اللّه) فیکم.[3]

ترجمہ:- مولا سجادؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کے مظہر تم میں ہیں یعنی پاک خاندانؑ۔

---

(1) رسالہ حکمتہ علویہ صفحہ 84

(2) حقائق اسرار الدین،ابن شعبہ حرانی، صفحہ 29

(3) بحار الانوار جلد 26 صفحہ 14

5۔ مولا حسین جلا جلالہ کی زیارتِ مطلقہ کے جملے ہیں

من ارادالله بدءبکم[1]

ترجمہ:-اللہ اپنا ارادہ آپؑ کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔

6۔ السلام علی مظہر امر اللہ[2]

ترجمہ:-سلام ہو اللہ کے امر[3] کے مظاہر پر۔

7۔ وحدثني عنه عن عبد الله عن ادريس عن زيد عن يونس قال : قال الصادق منه السلام : ظاهر الله إمامة وباطنه غيب لا يدرك ، وظاهر الباب إنسان وباطنه إمام ، ولا تصح إمامة مدعي إلا بدلالة فمن ادعى بشيء فطالبوه بدلالته .[4]

ترجمہ:-اللہ کا ظاہر امام ہے اور اللہ کا باطن غیب ہے جسکا ادراک نہیں ہو سکتا۔ اور باب کا ظاہر ہونا انسان ہے اور اس کا باطن امام ہے اور امامت کا دعوہ صحیح نہیں ہے مگر دلالت کے ساتھ پس جس نے کسی شئے کا دعوہ کیا ہے اس سے دلیل طلب ہوتی ہے۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 820

(2) مفاتیح الجنان صفحہ 1050

(3) یعنی اللہ کی طرف سے حکم کرنے والے پر سلام

(4) حقائق اسرار الدین،ابن شعبہ حرانی، صفحہ 55

8۔ قال الصادق صلوات اللہ علیہ: ان اللہ ظھر فی صورہ محمد و علی صلوات اللہ علیھما سبعمأہ مرہ یدعوھم بکمال الدعوہ۔[1]

ترجمہ:-مولا صادقؑ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ ظاہر ہوا ہے محمدؐ کی صورت میں اور علیؑ کی صورت میں سات سو مرتبہ [2]وہ اللہ انہیں پکارتا ہے اپنی کمال دعوت کے ساتھ۔

---

(1) کتاب منہج العلم والبیان ونزھۃ السمع والعیان صفحہ 375

(2) یعنی 700 مرتبہ الگ الگ جگہ پر کہیں کرشن بن کر کہیں ایلیا بن کر---

9-روی : في أنيس السمراء عن المفضل بن عمر ، عن الصادق ، في قوله : (وكانوا با يتنا يجحدون) قال : هي والله آيتنا و هی له مظاهر منها مظاهر ذات و منها مظاهر صفات و فعل ومنها مظاهر آثار وكلها حجج الله و آياته[1]

ترجمہ:-روایت کیا گیا ہے کتاب انیس السمراء میں جناب مفصل بن عمر سے کہ اس نے امام صادقؑ سے اس قول کے متعلق سنا اور وہ لوگ ہماری آیات کو پہنچانتے ہوئے بھی انکار کرتے ہیں فرمایا امام صادقؑ نے کہ وہ اللہ کی قسم ہماری آیات ہیں اور اسکے لیے مظاہر ہیں۔

اس سے ذات کے مظاہر ہیں، اور اس سے صفات کے مظاہر ہیں، اور اس سے فعل (کام) کے مظاہر ہیں، اور اس سے آثار کے مظاہر ہیں اور تمام اللہ کی حجتیں اور اس کی آیات ہیں۔

10-روی عن السيد ابی شعيب انه قال : سمعت المولى العسكرى يقول : نحن ظاهر الله ولسنا غير باطنه ، ونحن ظله و عنا اشرقت شمسه ، لم يتقدمنا وقت ولا وراءنا غاية لطالب ، منا تاييد الابد وتمام كل عدد ، الوحدنية معنانا و ان اختلفت اسمانا ، والقدم ذاتنا و ان كثرت ، من حد فقد جحدنا ، ومن شبهنا فقد اشرک بنا ، فنحن مشاکی النور و معادنه ، ونحن الشاهد و المشهود

(1) كتاب طوالع الانوار جلد 1 صفحہ 374

. وعنه أنه قال : نحن الاشارة لمن فطن العبارة ، ونحن الغاية لمن طلب النهاية ، ظهورنا غير محدود ، وواحدنا غير معدود ، بنايلحق التالي و الينا يرجع الغالى ، فنحن النبا العظيم ، ومنا السبب القديم[1]

ترجمہ: راوی سید ابی شعیب روایت کرتا ہے روایت کرتا ہے کہ میں نے مولا امام حسن عسکری جلا جلالہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم اللہ کا ظاہر ہیں اور ہمارے علاوہ کوئی بھی اللہ کا باطن نہیں ہے اور ہم اللہ کا سایہ ہیں اللہ کا آفتاب ہمارے نور سے روشن ہوا ہے، وقت ہم سے ہر گز مقدم نہیں تھا(یعنی ہم وقت سے پہلے کہ ہیں) اور کسی بھی طالبِ انتہا کے لیے ہماری کوئی بھی انتہا نہیں ہے ابد کی تائید ہم سے ہے اور تمام تعداد کی انتہا ہم سے ہوتی ہے ہم ہی ایک واحد حقیقت ہیں لیکن ہمارے اسماء مختلف ہیں اور ہماری ذات قدیم ہے اگرچہ کثرت میں ظاہر ہے جس نے بھی ہمیں محدود کیا تو پس اس نے ہمارا انکار کیا اور جس کسی نے بھی ہمیں تشبیہ دی کسی شہ سے وہ مشرک ہو گیا ہمارے بارے میں پس ہم اللہ کے نور کی قندیل ہیں اور اُسکے نور کی کانیں ہیں اور ہم شاہد بھی ہیں مشہود بھی ہیں۔

راوی کہتا ہے پھر مولاؑ نے فرمایا کہ ہم اشارہ ہیں اسکے لیے جو عبارت کو سمجھ چکا ہو ہم انتہا ہیں اسکے لیے جو طالبِ انتہا ہے، ہمارا ظہور غیر محدود ہے ہم میں سے کسی ایک کا بھی شمار نا ممکن ہے اور پیچھے رہ جانے والا ہم

---

(1) مجمع الاخبار صفحہ34

سے آکر مل جائے گا اور جو آگے نکل گیا وہ ہماری طرف لوٹ آئے گا پس ہم ہی نباء عظیم ہیں اور سببِ قدیم بھی ہم ہی ہیں۔

11۔ قال ابن سنان قال لی سیدی و مولای: اللہ باطن لا یستدرک و ظاهر لا یعقل وظاهر اللہ هم الاوصیاء ، فاقبل قبولا حسنا

. قلت : سیدی أعده علی ؟

فقال : باطن اللہ غیب لا یستدرک و ظاهره انواره و حجبه و هم الاوصیاء ، ثم قال لنا ابن سنان انه لا یدل علی اللہ الا من کان من نوره الخاصی

قلنا : أعده علینا یا رحمة اللہ

قال : ألیس تعلمون أن محمداً دل علَی علی علیہ السلام ؟ حیث قال : من کنت مولاه فعلیٔ مولاه ، فمحمد دل علی اللہ إذ کان منه و من نوره أفهمتموه .

قلنا : نعم[1]

ترجمہ: ابنِ سنان نے کہا کہ میرے سیدی میرے مولا امام صادقؑ نے مجھ سے کہا کہ اللہ (معنی) ایسا باطن ہے کہ جسکا ادراک نہیں کیا جا سکتا اور اسکا ظاہر عقل میں نہیں آ سکتا اللہ کا ظاہر اسکے اوصیاؑ ہیں پس تو قبول کر حسنِ قبول کے ساتھ۔

---

(1) حقائق اسرار الدین،ابن شعبه حرانی، صفحہ 27

ابنِ سنان کہتا ہے کہ میں نے کہا: اے میرے سیدؑ میرے لیے اسکی اور توضیح اور وضاحت کریں؟

مولاؑ نے فرمایا: اللہ کا باطن ایسا غیب ہے جسکا ادراک نہیں ہو سکتا اور اللہ کا ظاہر اسکے انوار اور اُسکے حجاب ہیں جو کہ اُسکے اوصیاؑ ہیں، ابنِ سنان کہتا ہے کہ مولاؑ نے ہمارے لیے کہا کہ بتحقیق اللہ پر کوئی بھی دلالت نہیں کرتا سوائے اُسکے جو اللہ کا نورِ خاص ہے۔

ابنِ سنان کہتا ہے کہ مولاؑ ہمارے لیے مزید وضاحت کریں

مولاؑ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ محمدؐ دلالت کرتے ہیں علیؑ پر تب ہی محمدؐ نے کہا (جس جس کا میں مولا اس اس کا علیؑ مولا)، پس محمدؐ دلالت کرتے ہیں اللہ پر یا اس پر جو اللہ سے ہو یا اللہ کے نور سے ہو، پھر مولا فرماتے ہیں کیا تم سب سمجھ گئے

سب نے کہا: ہاں! ہم سمجھ گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جیسا کہ ہم اسماء پر بات کر رہے تھے تو یہاں پر ہم نے اللہ کے ایک اسم بسم اللہ الرحمن الرحیم پر بات کرنا بہتر سمجھا آپ سوچ رہے ہونگے کہ یہ (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کیسا اسم ہے تو اسکی دلیل لیتے جائیں

(دعائے مشلول) کے جملے ہیں:

"اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے واسطے سے -"[1]

دعا کے اس جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اللہ کا ایک کامل اسم ہے۔

اب دیکھتے ہیں کہ یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے کیا؟؟؟

دعائے روز سہ شنبہ میں مولا سجاد جلا جلالہ فرماتے ہیں

"بسم اللہ خیر الاسمائ بسم اللہ رب الارض و السمائ استد فع کل مکروہ"[2]

ترجمہ:- بسم اللہ کے واسطے سے جو تمام ناموں سے بہتر ہے بسم اللہ جو زمین و آسمان کا رب ہے۔ میں تمام نا پسندیدہ (مکروہ) چیزوں کا دفیعہ چاہتا ہوں۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 161

(2) صحیفہ کاملہ صفحہ 449

دعائے نور میں جملے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ[1،2،3،4]

ترجمہ: بسم اللہ جو نور ہے بسم اللہ جو نوروں کی نور ہے بسم اللہ جو نوروں پر نور ہے بسم اللہ جو مدبر الامور (حکم دینے والا) بسم اللہ جس نے نور کو نور سے خلق کیا۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا[5]

ترجمہ:-اور اللہ کی رسی کو مظبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو۔

دعاکے جملے ہیں: بسم الله الذی لااجو الا فضله ولا اخشی الا عدله الا قوله ولا امسک الا بجبله[6]

---

(1) مستدرك سفينة البحار - الشيخ علي النمازي الشاهرودي - ج ١٠ - الصفحة ١٦٧

(2) صحيفة الزهراء (ع) - جمع الشيخ جواد القيومي - الصفحة ١٤٢

(3) مكارم الأخلاق - الشيخ الطبرسي - الصفحة ٤١٨

(4) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٤٣ - الصفحة ٦٧

(5) (سوره آل عمران آیت103)

(6) مفاتيح الجنان 67

"بسم اللہ جسکے فضل و کرم کا میں امیدوار ہوں اور اسکے عدل سے ڈرتا ہوں اور اسکے قول پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی رسی پکڑے ہوئے ہوں[1]۔"

جیسا کہ یہ بات ثابت ہو چکی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک اسم ہے تو آیئے مولاؑ سے پوچھتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے کون؟؟؟

مولا امیر المومنینؑ فرماتے ہیں

انا بسم اللہ الرحمان الرحیم[2]

ترجمہ:-بسم اللہ الرحمن الرحیم میں علیؑ ہوں۔

اب فضائلِ بسم اللہ الرحمان الرحیم پر جتنی بھی احادیث معصومؑ سے نقل ہوئی وہاں سے مراد امیر المومنینؑ ہیں چند احادیث ہم آپکے سامنے پیش کرتے ہیں۔

---

(1) معلوم ہوتا ہے بسم اللہ ہی وہ اللہ ہے جسکی رسی کو پکڑے رکھنا ہے۔

(2) کتاب انیس المحبین فی فضائل امیر المومنینؑ صفحہ 119

لوقراء الانسان بسم الله الرحمن الرحیم بحسن سریرته لیمشی به علی مطر الماء ویسیر فی الهواء ویطیر فی السماء و ینظر ما تحت السری و یتناول وما فوق السموات العلی[1]

ترجمہ: امیر کائناتؑ فرماتے ہیں اگر کوئی انسان (صرف مسلمان نہیں) اندر کی خوبصورتی سے بسم اللہ پڑھے، اندر کے حُسن کے ساتھ تو وہ پانی پر ایسے چلے گا جیسے زمین پہ چلتا ہے، ہوا میں بھی چلے گا وہ آسمانوں پر فرشتوں کے ساتھ اڑے گا، تحت السریٰ کی چیزوں کو یوں دیکھے گا جیسے ہتھیلی پر ہوں اور آخری آسمان سے بھی آگے فلک الافلک پر رکھی ہوئی شے کو اشارہ کر کے اٹھالے گا۔

جسؑ کے اسم لینے میں یہ تاثیر ہو وہؑ خود کیا کچھ کر سکتا ہو گا۔۔۔

ملکوت میں ایک شہر ہے جسکا نام بلدۃ بسم اللہ ہے اُس شہر کا ایک اور نام جنت الجلوۃ (جلوؤں والی جنت) بھی ہے رسولؐ سے سوال ہوا جلوؤں والی جنت کا کیا مطلب؟

رسولؐ نے فرمایا: ان الله جنة لیس فیها حور ولا قصور ولا لبن ولا غسل یر فیه ربنا ضاحکا متبسما[2]

---

(1) کتاب حقیقتِ بسم اللہ صفحہ 13

(2) کتاب حقیقتِ بسم اللہ صفحہ 44

ترجمہ: اللہ کی ایک جنت ایسی بھی ہے جہاں ناحوریں ہیں نا کوئی پھل نہ کوئی دودھ ہے نا کوئی شراب نہ کوئی میوے وہاں بس رب مسکرا مسکرا کے جلوے دکھاتا ہے۔

جسکے اسم کی جنت میں رب جلوے دکھائے اُسے علیؑ کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهْوَ يَهْدِينِي وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي وَإِذا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ، وَالَّذِي يُمِيتَنِي ثُمَّ يُحْيِينِ وَالَّذِي أَطمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ [1،2،3]

ترجمہ: بسم اللہ (علیؑ) جس نے مجھے خلق کیا پس بسم اللہ (علیؑ) ہی مجھے ہدایت دیتا ہے وہی مجھے کھاتا پلاتا ہے اور بیمار ہو جائوں تو مجھے شفا بخشتا ہے وہی (علیؑ) مجھے موت دے گا پھر زندہ کرے گا اور اسی (بسم اللہ) سے امید ہے کہ روزِ قیامت میری خطائیں معاف کرے گا۔

بسم الله النور، بسم الله الذي يقول للشئ كن فيكون، بسم الله الذي يعلم خائنة الأعين وما تخفي الصدور، بسم الله الذي خلق النور من النور، بسم الله

---

(1) أعلام الدين في صفات المؤمنين - الديلمي - الصفحة ٣٥٢

(2) المغني - عبد الله بن قدامه -ج ١ - الصفحة ٤٩٥

(3) مفاتيح الجنان صفحہ 1178

الذي هو بالمعروف مذكور، بسم الله الذي أنزل النور على الطور، بقدر مقدور، في كتاب مسطور، على نبي محبور[1،2،3،4،5]

ترجمہ: بسم اللہ جو نور ہے، بسم اللہ وہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کیلئے کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے، بسم اللہ وہ ہے کہ جو جانتا ہے اُن تمام چیزوں کی حقیقت جن کے بارے میں آنکھیں خیانت کرتی ہیں اور وہ سب جو لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں، بسم اللہ وہ ہے جس نے نور کو نور سے خلق کیا، بسم اللہ وہ ہے کہ جو نیکیوں میں معروف ہے، بسم اللہ وہ ہے کہ جس نے نور کو طور پر نازل کیا ایک معین اندازے کے مطابق ایک جلیل القدر نبیؐ پر اور یہ بات کتابِ مسطور میں درج ہے۔

بسم الله خير الاسماء بِسْمِ الله رَبِّ الارْضِ وَالسَّماء بِسْمِ الله الَّذي لايَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ سَمٌّ وَلا داءٌ بِسْمِ الله أَصْبَحْتُ وَعلى الله تَوَكَّلْتُ بِسْمِ الله عَلى قَلْبي وَنَفْسي بِسْمِ الله عَلى ديني وَعَقْلي بِسْمِ الله عَلى أَهْلي وَمالي بِسْمِ الله عَلى ما

---

(1) صحيفة الزهراء (ع) - جمع الشيخ جواد القيومي - الصفحة ١٤٢

(2) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٤٣ - الصفحة ٦٧

(3) الخرائج والجرائح - قطب الدين الراوندي - ج ٢ - الصفحة ٥٣٤

(4) چهارده نور پاك (فارسي) - دكتر عقيقى بخشايشي - ج ٣ - الصفحة ٣٥٠

(5) کتاب دلائل الامامہ، صفحہ نمبر 108

أَعْطاني رَبِّي بِسْمِ اللّهِالَّذي لايَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيٌ في الارضِ وَلا في السَّماء وَهُوَ السَّميعُ العَليمُ[321]

ترجمہ: بسم اللہ (علیؑ) جو سب ناموں میں بہتر ہے۔ بسم اللہ (علیؑ) جو زمین و آسمان کی رب ہے۔ بسم اللہ (علیؑ) وہ ہے کہ جسکے ہوتے ہوئے کوئی زہر اور بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بسم اللہ (علیؑ) کی وجہ سے صبح ہوئی اور اللہ پر بھروسہ ہوا، بسم اللہ (علیؑ) میرے قلب اور نفس پر ہے، بسم اللہ (علیؑ) میرے دین اور عقل پر ہے، بسم اللہ (علیؑ) میرے اھل اور میرے مال پر ہے بسم اللہ (علیؑ) اُس پر ہے جو میرے ربؐ نے مجھے عطا کیا۔ بسم اللہ (علیؑ) وہ ہے کہ جسکے ہوتے ہوئے زمین و آسمان کی کوئی چیز مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہیؑ سمیع العلیم ہے۔

حدثنا محمد بن الحسن بن أحمد بن الوليد رحمه الله، قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار، عن العباس بن معروف، عن صفوان بن يحيى، عمن حدثه، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن بسم الله الرحمن الرحيم فقال: الباء بهاء الله، و السين سناء الله، والميم ملك الله، قال: قلت: الله؟ قال: الألف آلاء الله على خلقه من النعيم بولايتنا، واللام إلزام الله خلقه ولايتنا، قلت: فالهاء؟ قال: هوان لمن خالف

(1) مفتاح الفلاح - البهائي العاملي - الصفحة ٦٣

(2) مفاتيح الجنان صفحہ 1448

(3) المصباح - الكفعمي - الصفحة ٧٢

محمدا وآل محمد صلوات الله عليهم، قال: قلت: الرحمن؟ قال: بجميع العالم، قلت: الرحيم؟ قال: بالمؤمنين خاصة.[1،2،3]

ترجمہ:-مولا صادق جلا جلالہ سے بسم اللہ کے بارے میں دریافت کیا تو مولاؑ نے فرمایا:"ب" سے مراد بھاء اللہ (اللہ کی خوبصورتی)،"سین" سے مراد سناء اللہ (اللہ کی سناء)،"میم" سے مراد ملک اللہ (اللہ کا ملک) بعض نے میم سے مراد مجد اللہ (اللہ کی تعظیم) نقل کیا ہے، بندے نے سوال کیا مولاؑ اللہ سے کیا مراد ہے؟

مولاؑ نے فرمایا:-الف سے مراد اللہ کی اپنی مخلوق پر وہ نعمتیں ہیں جو ہماری ولایت سے ہیں۔

لام سے مراد ہماری ولایت کو اپنی مخلوق پر لازم قرار دینا ہے۔

بندے نے پوچھا مولاؑ "ھ" سے کیا مراد ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: اس شخص کیلئے رسوائی لازم ہے جس نے محمد و آل محمدؐ کی مخالفت کی۔

بندے نے پوچھا مولاؑ "رحمان": عرض کیا وہ تمام عالم کیلئے رحمان ہے۔

بندے نے پوچھا مولاؑ "رحیم": عرض کیا وہ مومنوں پر خاص طور پر رحم کرنے والا ہے۔

---

(1) التوحيد - الشيخ الصدوق - الصفحة ٢٣٠

(2) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٨٩ - الصفحة ٢٣١

(3) معاني الأخبار - الشيخ الصدوق - الصفحة ٣

اب چونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم علیؑ ہیں تو اس حدیث میں مولا صادقؑ مولا علیؑ کی تعریف بیان کر رہے ہیں۔

اس حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے مالک جلا جلالہ کی ایک اور حدیث اہلِ معرفت کیلئے پیش کرتا ہوں۔

یروی عن بشار الشعيري انه قال: دخلت على مولاي جعفر الصادق منه السلام فقلت : مولاي اريد ان اسالك عن اول العلم و آخر العلم و اوسط العلم و عن العلم كله و ما تقوم به الدنيا ؟

قال : اسال يا بشار.

قلت يا مولاي عن بسم الله الرحمن الرحيم ؟.

قال يا بشار : في بسم الله الرحمن الرحيم تقوم الدنيا و تعلو السماء ، يا بشار لولا بسم الله الرحمن الرحيم ما كانت سماء مبنية و لا شمس مضيئة ولا كان فلك يسري و لا كوكب دري ولا ريح يدوي .

قلت بحقك على خلقك عرفتني بباطنها ؟،

قل يا بشار: البسم هي الباب والله هو الحجاب والرحمن هو الحسن صلوات الله عليه والرحيم هو الحسين. صلوات الله عليه.

قلت مولاي لها أسم آخر غير هذا ؟

قال يا بشار: البسم هي سلمان والله الرحمن على العرش استوى والرحيم فاطر (فاطمة صلوات الله عليها).

قلت مولاي لها اسم آخر غير هذا ؟

قال يا بشار: انا بسم وانا الله وانا الرحمن وانا الرحيم[1]

ترجمہ:-راوی بشار الشعیری کہتے ہیں کہ میں مولا صادقؑ کے پاس گیا اور میں نے مولاؑ سے کہا کہ مولاؑ میں چاہتا ہوں آپ سے سوال کروں اولِ علم آخرِ علم اور اوسطِ علم کے بارے میں اور اس کل علم کے بارے میں جس کے ذریعے سے یہ کائنات وجود میں آئی۔

مولاؑ نے فرمایا:-کیا سوال ہے اے بشار؟

بشار نے کہا:-اے میرے مولاؑ بسم اللہ الرحمان الرحیم کے بارے میں۔۔

مولاؑ نے فرمایا:-اے بشار دنیا کا قیام اور آسمان کی بلندی بسم اللہ الرحمان الرحیم سے ہے۔اے بشار! اگر بسم اللہ الرحمان الرحیم نا ہوتا تو نا ہی آسمان بنا ہوتا نا سورج چمک رہا ہوتا اور نا ہی فلک اپنے مدار میں گردش کر رہا ہوتا اور نا ہی ستارے چمک رہے ہوتے اور نا ہی ہوا چل رہی ہوتی۔

بشار نے کہا: آپؑ کو اُس کے حق کی قسم جس نے آپکو خلق کیا مجھے بسم اللہ الرحمان الرحیم کے باطن کی معرفت کروائیں؟

---

(1) مخطوط کیل صفحہ 25

مولاؑ نے فرمایا: اے بشار بسم اللہ میں جو بسم ہے وہ دروازہ (باب) ہے اور بسم اللہ میں جو اللہ ہے وہ حجاب ہے اور جو رحمان ہے وہ حسنؑ ہے اور جو رحیم ہیں وہ حسینؑ ہیں۔

بشار نے کہا: اے میرے مولاؑ کیا اسکے علاوہ بھی کوئی اسکا دوسرا معنی ہے؟؟؟

مولاؑ نے فرمایا: اے بشار جو بسم اللہ الرحمان الرحیم میں بسم ہے وہ سلمان ہے اللہ جو ہے وہ رحمان ہے جو عرش پر استوی ہے اور رحیم سیدہ کائنات جلا جلالہ ہیں۔

بشار نے کہا: اے میرے مولاؑ کیا بسم اللہ الرحمان الرحیم کا کوئی دوسرا مطلب بھی ہے؟؟؟

مولاؑ نے فرمایا: بسم اللہ الرحمان الرحیم میں

انا بسم: بسم میںؑ ہوں۔

انا اللہ: اللہ میںؑ ہوں۔

انا الرحمان: رحمان میںؑ ہوں۔

انا الرحیم: رحیم میںؑ ہوں۔

نقطہ

بسم اللہ پر گفتگو ہو رہی ہے تو ہم نے سوچا کہ کچھ گفتگو مختصراً نقطے پر بھی کی جائے اِس باب میں ہم فقط نقطے پر چند احادیث پیش کریں گیں اور مختصراً تشریح کریں گیں:

در ینابیع المودة نقل می کند که صاحب در المنظم ابن طلحه می گوید

اعلم ان جمیع اسرار الکتی السماویة فی القرآن و جمیع ما فی القرآن فی الفاتحة و جمیع ما فی الفاتحة فی البسملة و جمیع ما فی البسملة فی باء البسملة و جمیع ما فی الباء البسملة فی النقطة التی هی تحت الباء قال الامام علی کرم الله وجهه انا النقطة التی تحت الباء[1]

ترجمہ: ینابیع المودۃ میں نقل ہوا ہے کہ صاحبِ درالمنظم کہتے ہیں "تمہیں علم ہونا چاہیے اللہ کے تمام راز جو آسمانی کتابوں میں موجود ہیں اور آسمانی کتب کے راز قرآنِ مجید میں موجود ہیں اور تمام قرآن مجید کے راز

---

(1) ینابیع المودة قندوزی، جلد1، صفحہ213

سورہ فاتحہ میں موجود ہیں اور سورہ فاتحہ بسم اللہ میں موجود ہے اور پوری بسم اللہ "ب" میں موجود ہے اور "ب" اُس نقطے میں موجود ہے جو ب کے نیچے ہے۔

اور مولا علیؑ فرماتے ہیں "میں وہ نقطہ ہوں جو ب کے نیچے ہے۔"

كلّما في القرآن في الحمد، وكلّما في الحمد في البسملة، وكلّما في البسملة في الباء، وكلّما في الباء في النقطة، وأنا النقطة الّتي تحت الباء.[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ الحمد میں ہے جو کچھ الحمد میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے جو کچھ بسم اللہ میں ہے وہ ب میں ہے جو کچھ ب میں ہے وہ ب کے نیچے والے نقطے میں ہے اور میں وہ نقطہ ہوں جو ب کے نیچے ہوں۔

رسولؐ فرمارہے ہیں "الرب لواراتفعت الباء لشهد الناس ربهم"[2]

ترجمہ: ب اللہ کا پردہ ہے یہ ہٹ جائے تو اللہ سامنے نظر آئے۔

---

(1) القطرہ جلد 1 صفحہ 177، عربی

(2) حروفِ مقطعات، غضنفر عباس تونسوی، صفحہ 132

قال سیدنا و مولانا امیرالمومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیه:

انا النطقة التي تحت الباء و سرّ الباء.[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا "میں ب کا راز ہوں اور وہ نقطہ ہوں جو ب کے نیچے ہے۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام اللّه عليه : جميع أسرار اللّٰه تعالى في الكتب السماويّة، و جميع ما في الكتب السماويّة في القرآن، و جميع ما في القرآن في فاتحة الكتاب، و جميع ما في فاتحة الكتاب في بسم اللّٰه، و جميع ما في بسم اللّٰه في الباء، و جميع ما في الباء في النقطة تحت الباء، و أنا النقطة تحت الباء.[2]

ترجمہ: مولا امیر المومنین نے فرمایا تمام اسرار اللہ کتب سماویہ میں ہے اور تمام کتب کے راز قرآنِ مجید میں موجود ہیں اور تمام قرآن مجید کے راز سورہ فاتحہ میں موجود ہیں اور سورہ فاتحہ بسم اللہ میں موجود ہے اور پوری بسم اللہ "ب" میں موجود ہے اور "ب" اُس نقطے میں موجود ہے جو ب کے نیچے ہے۔

---

(1) بیان الایات جیلانی صفحہ 32

(2) کلمات المکنونة، چاپ کنگرہ فیض، صفحہ 230

قالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلِيّ سلام الله عليه :إِنَّ كُلَّ ما فِي الْقُرآنِ فِي الْفاتِحَةِ وَ كُلَّ ما فِي الْفاتِحَةِ فِي بِسْمِ اللّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ وَ كُلَّ ما فِيهِ فِي الْباءِ وَ كُلَّ ما فِي الْباءِ فِي النُّقْطَةِ وَ أَنَا نُقْطَةُ تَحْتَ الْباءِ.[1]

ترجمہ: قرآن میں جو کچھ ہے وہ فاتحہ میں ہے فاتحہ میں جو کچھ ہے وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہے اور بسم اللہ میں جو کچھ ہے وہ ب میں ہے اور ب میں جو کچھ ہے وہ ب کے نیچے نقطے میں ہے اور وہ نقطہ میں علیؑ ہوں۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: إنّ قلب القرآن: يس، وقلب يس: الفاتحة، وقلب الفاتحة: بسم اللّه الرحمن الرحيم، وقلب بسم اللّه: الباء، وقلب الباء: النقطة تحت الباء، وأنا النقطة الكبرى.[2]

ترجمہ: مولا امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ بے شک قرآن کا بھی دل ہے اور وہ یس ہے اور یس کا دل فاتحہ ہے اور فاتحہ کا دل بسم اللہ الرحمان الرحیم ہے اور بسم اللہ کا دل ب ہے اور با کا دل وہ نقطہ ہے جو ب کے نیچے ہے اور میں ہی ہوں سب سے بڑا نقطہ (نقطہ الکبری)۔

---

(1) الأنوار النعمانية جلد 1 صفحہ 40

(2) طوالع الأنوار: 130 السطر15 من الأسفل

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صلوات الله عليه: ظهرت الموجودات عن باء بسم الله و أناالنقطة التى تحت الباء.[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ جتنے بھی موجودات ہیں (یعنی جو کچھ موجود ہے) وہ بسم اللہ کی "ب" سے ظاہر ہوا ہے اور میں وہ نقطہ ہوں جو ب کے نیچے ہے۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صلوات الله عليه: أنا نقطة الأولى[2]

ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں میں نقطہ اول ہوں۔

قول رسول الله صلوات الله عليه و آله : بِالبَاءِ ظَهَرَ الوُجُودُ وَ بِالنُقْطَةِ تَمَيَّزَ العَابِدُ عُنْ المَعْبُودِ[3]

ترجمہ: رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ ب سے وجود ظاہر ہوا اور نقطے عابد و معبود میں تمیز قائم ہوئی۔

قول أمير المؤمنين صلوات الله عليه : أَنَا النُّقْطَةُ ، أَنَا الْخَطُّ ، أَنَا الْخَطُّ ، أَنَا النُّقْطَةُ ، أَنَا النُّقْطَةُ وَ الْخَطُّ[4]

---

(1) دوچوب ویک سنگ (اشکوری) ص51

(2) دوچوب و یک سنگ (اشکوری) صفحہ 44

(3) شرح الأسماء الحسنى، حاج ملا هادي السبزواري، جلد 1 صفحہ 5

(4) مستدرك سفينہ البحار، الشيخ علي النمازي الشاهرودي، جلد 3 صفحہ133

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا میں نقطہ ہوں میں الخط ہوں میں الخط ہوں اور میں ہی نقطہ ہوں اور میں نقطہ اور خط ہوں۔

امام حسین جلاجلالہ نے فرمایا کہ جس علم کی طرف رسول اللہؐ نے دعوت دی تھی وہ علم حروف کے الف کے لام کی تھی الف کے لام کا علم "ا" میں ہے اور "ا" کا علم نقطے میں ہے اور نقطے کا علم معرفتِ اصلیہ میں ہے۔ معرفتِ اصلیہ کا علم علمِ ازل میں ہے۔ علمِ ازل مشیعت میں یعنی معلوم میں موجود ہے علمِ مشیعت غیب ہویت میں ہے یہ وہ چیز ہے جس کی طرف اللہ نے اپنے نبیؐ کو اپنے اس قول کے ساتھ دعوت دی تھی "فا علم انه لا اله الا الله انه" میں جو "ھ" ہے اس میں موجود ہے وہ غیب ھویہ کی طرف راجع ہے۔[1]

یہ جتنی احادیث ہم نے نقطے کے حوالے سے نقل کی اگر ہم انکی تفصیلی تشریح کریں تو مزید ایک کتاب لکھنے کی ضرورت پڑھ سکتی ہے المختصر ہم ان تمام احادیث اور جتنی بھی بات پہلے ہو چکی اُن سب کو جمع کر کے ایک مختصرً تشریح پیش کرتے ہیں:

کُل آسمانی کتب کی حقیقت قرآن میں ہے اور قرآن کا تمام علم یسین میں ہے اور یسین کا علم الحمد اور الحمد کا بسم اللہ میں اور بسم اللہ کا ب میں اور ب کا نقطہ مولا کائناتؑ ہیں۔

---

(1) ینابیع المودة صفحہ 635

یہاں ایک مولاؑ کی حدیث پیش کر کے آگے بڑھتے ہیں

مولاؑ فرماتے ہیں کوئی کسی مقام کا مستحق نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُسکے مراتب کو نا جان لے (نہج الاسرار)

علیؑ وہ نقطہ ہیں جسکے ذریعے (معنی اللہ) ظاہر ہوا یعنی نقطہ وجودی "اللہ" کی صورت میں ظاہر ہوا یعنی وہ ذات جسکا نہ کوئی نام ہے نا کوئی اسم ہے اسکا ظہور نقطہ کہلاتا ہے۔ نطق کے بغیر نقطے کے اِس مقام کو مشیعت کہتے ہیں۔ یہ ہی نقطہ جب پانچ بار ظاہر ہو کر کبریائی کا حجاب حدیثِ کساء کی صورت میں اوڑھ لے تو الف کہلاتا ہے اور 'ا' الف کو حرف الوھیت کہا جاتا ہے۔ تمام حروف کی اصل الف ہے اور الف جب لیٹ جائے تو 'ب' بن جاتا ہے یعنی وجودی 'اللہ' جب رسالت کے بستر پر لیٹ جائے تو رسولؐ نظر آتا ہے۔ یہی الف کبھی لیٹ کر کبھی گول ہو کر دوسرے لفظوں کی شکل اختیار کرتا ہے اور اٹھائیس حروف بناتا ہے اور اگر حروف نہ ہوں تو اللہ کی عبادت کیسے ہو؟؟؟ اسلیے تو انؑ کا کہنا ہے کہ اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ الف سے ب اور ب سے اسم اور اسم سے اللہ اور اللہ سے رحمٰن اور رحمٰن سے رحیم ظاہر
ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب نقطے (علیؑ) کی ہی صورتیں ہیں یعنی حقیقت ایک ہے مگر صورتیں تبدیل ہیں اس نقطے (علیؑ) کی ہر مقام پر ایک نئی شان ہے اب اگر نقطہ نہ ہو تو حرف نہ ہو اور حرف نہ ہو تو (ا ل ل ہ) "اللہ" کہہ کے دکھائو۔ حروف کے بغیر نماز پڑھ کے دکھائو۔۔۔

یہ تھا نقطے کا تھوڑا سا تعاف

آخر میں دو احادیث پاک حجاب اللہ پر نقطے کے حوالے سے پیش کرتے ہیں:

دربار میں کھڑی ہے علیؑ کے لہجے میں بولنے والی علیؑ کی بیٹیؑ کسی نے پوچھا تو کون ہے؟ فرماتی ہیں

انا کَسرَۃ النقطه التی هی تحت الباء[1]

ترجمہ: ب کے نیچے جو نقطہ ہے اسکا کسریٰ میں ہوں۔

مولا حسنؑ اپنی پاک ماںؑ کے بارے میں فرماتے ہیں:

قال الامام الحسن المجتبی صلوات الله علیه : مي الزهراء بنت محمد المصطفى -- وهي نقطة دائرة المناقب والمفاخر[2،3،4،5]

ترجمہ: میری ماںؑ تمام مناقب اور فخر کرنے والوں کا نقطہ ہیں۔

اللہ کے مناقب اور وہ اللہ جو فخر کرتا ہے اُن تمام کے نقطے (قبلے) کو سیدہؑ کہتے ہیں۔۔۔۔

---

(1) حروفِ مقطعات، غضنفر عباس تونسوی، صفحہ 132

(2) منتخب طریحی صفحہ164

(3) مدينة المعاجز - السيد هاشم البحراني - ج ٣ - الصفحة ٢٩٥

(4) جامع أحاديث الشيعة - السيد البروجردي - ج ٤ - الصفحة تعريف بالكتاب ٤

(5) كشف الغمة - ابن أبي الفتح الإربلي - ج ٢ - الصفحة ٨١

الحمد

خالقِ مطلقؑ نے اپنے کلام مقدس کا آغاز جس سورہ سے کیا وہ سورہ الحمد ہے اسے فاتحہ سبع من المثانی بھی کہا جاتا ہے، اور بسم اللہ کے بعد پہلا لفظ حمد ہی ہے یعنی الحمد للہ رب العالمین

اس لفظ حمد کے معنی کیا ہیں اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

الحمد میں حمد سے پہلے جو ال ہے اس پہ مفسرین میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ استغراق کیلئے آیا ہے اور بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ حصر کیلئے آیا ہے۔

جو اس میں استغراق کے قائل ہیں واسکا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:

سبھی تعریفیں ہیں اُس اللہ کیلئے جو عالمین کا رب ہے۔

اور جو لوگ حصر کے قائل ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے کہ

حمد اور تعریف ہے ہی مخصوص اُس اللہ کیلئے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔

اب جو لوگ یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ "تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں" ان لوگوں کو عظمتِ خدا سے واقف نہ ہونے کی یہ دلیل ہے ورنہ یہ صاف ظاہر ہے کہ اللہ (وجودی) اور اسکے مظاہرؑ (اسم) کی مکمل معرفت حاصل کرنا ہی محالات میں سے ہے اور بغیر معرفت کے جو بھی تعریف کی جائے گی وہ ناقص ہو گی اور ناقص شے کو اللہ سے منسوب کرنا کسی طور صحیح نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یہاں "ال" کو معرفہ تسلیم کئے بنا کوئی

چارہ نہیں۔ اسطرح الحمد کے معنی ہوئے "ایک خاص حمد" اب اسی لفظِ "لِلہ" کا مسئلہ ہے جسکا ترجمہ کیا جاتا ہے الحمد اللہ کیلئے ہے۔ اگرچہ ظاہری طور پر ترجمہ درست ہے لیکن "لِلہ" میں جو "لام" ہے وہ "لامِ ملکیت" ہے اور اسکا حقیقی ترجمہ ہو گا کہ "الحمد اللہ (وجودی) کیلئے مخصوص ہے۔"

کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ جو لیتی دیتی کچھ نہیں ہیں یعنی انسان کو ان سے کوئی مادی فائدی نہیں پہنچتا مگر ان کی ذاتی خصوصیات قابل تحسین ہوتی ہیں مثلاً ایک خوبصورت پھول جب کسی کو نظر آتا ہے تو انسان اسکی تعریف کرتاے اس تعریف کو عربی میں مدح کہتے ہیں کہ پھول سے کوئی فائدہ نہ بھی پہنچے تو پھر بھی اسکا ذاتی حُسن دیکھنے والے کو مدح پر مجبور کر دیتا ہے۔ اگر انسان کسی کی خصوصیات عقیدت کی حد تک پسند کر کے تعریف کرتا ہے تو اسے عربی میں "ثنا" کہتے ہیں۔

اب ایک لفظ انہی معنی میں ہے حمد اسکا ترجمہ بھی حمد و ثنا اور تعریف کا کیا جاتا ہے حالانکہ انسان تعریف، مدح یا ثنا غیر اللہ کی کر سکتا ہے مگر حمد کسی غیر کی نہیں ہو سکتی، نہ پھول کی، نہ نیک انسان کی، نہ کسی فرشتے کی، غرض حمد مخصوص ہے رب العالمین کیلئے۔

اب اس مقام پر ہم محمد و آل محمدؑ کے 3 مقامات کا ذکر کریں گیں

پہلے مقام پر یہؑ حامد ہیں یعنی حمد کرنے والے۔

دوسرے مقام پر یہؑ خود وجودی الحمد ہیں۔

تیسرے مقام پر یہ محمود ہیں جنکے لیے الحمد مخصوص ہے۔

اب پہلا مقام جو ہے جہاں محمدؐ و آل محمدؐ حمد کر رہیں ہیں اس مقام سے تو تمام آشناءہیں۔

دوسرا مقام محمدؐ و آل محمدؐ کا جہاں یہ خود وجودی الحمد ہیں اِسکو ہم آپکو ایسے سمجھاتے ہیں کہ ہر چیز کے کئی وجود مانے جاتے ہیں ذہنی، مکتوبی، ملفوظی اور وجود حقیقی

اب جیسا کہ کسی نے میری تعریف کی کسی ایسی جگہ جہاں میں موجود نہیں تو یہ ملفوظی وجود ہو گیا

کسی نے میری تعریف کہیں پر لکھی ہوئی پائی یہ مکتوبی وجود ہو گیا۔

کسی نے میری تعریف اپنے ذہن میں کی تو یہ وجودِ ذہنی ہو گیا۔

اب میں اپنے بدن کے ساتھ کسی کے سامنے آجائوں تو پھر وہ مجھے دیکھ کر میری تعریف کرے تو یہی تو وجودِ حقیقی ہے اور یہی حقیقی تعریف کہلائے گی۔

<u>یہ سب اگرچہ میرے ہی وجود ہیں مگر یہ سب میرے حقیقی وجود سے علیحدہ وہ وجود ہیں جو حقیقی ہونے کے باوجود غیر حقیقی وجود ہیں۔</u>

اب حمد ہے تو اسکا بھی کوئی نا کوئی تو حقیقی وجود ہو گا ہی، جو حمد مجسم ہو گا کیونکہ جب ہم الحمد للہ کہتے، لکھتے، سنتے ہیں تو اسکے غیر حقیقی وجود ہمارے سامنے آتے ہیں اب لازماً حمد کا بھی ایک حقیقی وجود ہو گا۔

پہلے دیکھتے ہیں حمد ہے کیا؟

حمد میں ایک تعریف ہوتی ہے یعنی اس کی ذات اور عظمت کا تعارف ہوتا ہے،

حمد میں ذات کے احسانات کا تعارف ہوتا ہے اور اعتراف ہوتا ہے،

حمد میں اسکے فضائل اور برتری کا اقرار ہوتا ہے،

حمد میں اسکی قادریت وربوبیت کا اقرار ہوتا ہے،

حمد میں اظہارِ احسان مندی ہوتا ہے،

حمد میں اپنی تنہائی کوشش کے باوجود نقص رسائی کا اقرار ہوتا ہے،

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: انا الحمدُ لِلہِ [1]

ترجمہ: میںؑ وہ الحمد ہوں جو اللہ کیلئے مخصوص ہے۔

سورہ الحمد کا ایک نام ام الکتاب بھی ہے اور مولاؑ فرماتے ہیں: أنا أم الکتاب [2]

ترجمہ: ام الکتاب میں علیؑ ہوں۔

امیر المومنینؑ کی زیارت کے جملے ہیں:

---

(1) کتاب ام الکتاب صفحہ نمبر 8 (قرن سوم)

(2) مشارق الانوار الیقین، صفحہ 261، عربی

ذَكَرَهُ اللهُ فِي مُحْكَمِ الایاتِ فَقالَ تَعالی : وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الكِتابِ لَدَيْنا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ، السَّلامُ عَلى اسْمِ اللهِ الرضى[1،2]

ترجمہ: جن کا ذکر اللہ نے اپنی محکم آیات میں کیا ہے۔ پس فرمایا اللہ نے کہ بے شک وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک علی الحکیم ہے۔ سلام ہو علیؑ پر جو اللہ کا پسندیدہ اسم ہے۔

اب جب یہ معلوم ہو گیا کہ الحمد میرے مولا علیؑ ہیں اور الحمد للہ کا ترجمہ ہے کہ الحمد صرف اللہ کیلئے مخصوص ہے یعنی علیؑ فقط اللہ کیلئے مخصوص ہے تو اب جہاں جہاں الحمد آئے گا وہاں سے مراد امیر المومنینؑ ہونگے اسی الحمد کے بارے میں چند اقتباسات پیش کرتے ہیں:

الحمد لله الذى جعل الحمد مفتا حالذكره[3]

ترجمہ: الحمد ہے اُس اللہ کیلئے جس نے الحمد کو اپنے ذکر کی کلید (چابی) بنایا۔

الحمد کی کلید نقطہ بائے بسم اللہ ہے اور ذکر اللہ بھی وہی ہے۔ پس علیؑ کی حمد علیؑ ہی کے ذریعے ہو سکتی ہے۔ کسی غیر کے ذریعے نہیں۔

(1) مفاتيح الجنان صفحہ 691
(2) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٩٧ - الصفحة ٣٠٦
(3) مفاتيح الجنان صفحہ 46

فَلَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لايَمُوتُ ، بِيَدِهِ الخَيْرُ وَهُوَ عَلى كُلِّ شَيٍ قَدِيرٌ[1]

ترجمہ: پس ملک اُسی کا ہے اوالحمد اسی کے لئے مخصوص ہے۔ وہیؑ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔ وہی موت دیتا ہے اور زندہ کرتا ہے۔ وہ زندہ ہے اُسےؑ موت نہیں۔ خیر اسیؑ کے ہاتھ میں ہے (ید اللہ) اور وہؑ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَلَكَ الحَمْدُ باعِثُ الحَمْدِ ، وَلَكَ الحَمْدُ وَارِثَ الحَمْدِ ، وَلَكَ الحَمْدُ بَدِيعَ الحَمْدِ ، وَلَكَ الحَمْدُ مُنْتَهى الحَمْدِ ، وَلَكَ الحَمْدُ مُبْتَدِعَ الحَمْدِ ، وَلَكَ الحَمْدُ مُشْتَرِي الحَمْدِ وَلَكَ الحَمْدُ وَلِيَّ الحَمْدِ ، وَلَكَ الحَمْدُ قِدِيمَ الحَمْدِ[2]

ترجمہ: الحمد تیرے لیے ہے تو الحمد کو مبعوث کرنے والا ہے، الحمد تیرے لئے ہے تو وارث الحمد ہے، الحمد تیرے لئے ہے تجھ سے ابتدائے الحمد ہے اور تجھ ہی پر انتہائے الحمد ہے، الحمد تیرے لئے ہے تو الحمد کا خریدار ہے (ہر شخص جانتا ہے اللہ نے کسکا نفس خریدا ہے)، حمد تیرے لئے ہے تو الحمد کا نگہبان ہے، الحمد تیرے لئے ہے ایسی الحمد جو قدیم ہے۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 48

(2) مفاتیح الجنان صفحہ 151

قلت:نعم یا سیدی قال:إقرأ الحمد للہ ربّ العالمین ، الحمد محمد رب العالمین العلیّ الأعلی : الحاء الاکبر.الرّحیم:الحاء الثّانی الاصغر.مالک یوم الدین:محمد، إیاک نعبد و ایاک نستعین :الاسم ، إهدنا الصراط المستقیم:العین ،صراط الذّین أنعمت علیہم :بمعرفتک.غیرالمغضوب علیہم و لا الضّالیّن:الامم الحاضرة[1]

ترجمہ: مفضل کہتے ہیں کہ میرے مولاؑ جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا کہ: الحمد للہ رب العالمین پڑھو میں نے پڑھی تو فرمایا:

الحمد سے مراد محمدؐ ہیں اور رب العالمین علی العلی ہیں اور رحیم سے مراد الحاء اکبر یعنی حسنؑ ہیں اور رحیم سے مراد حسینؑ ہیں، مالکِ یوم الدین محمدؐ ہیں اور ایاک نعبد وایاک نستعین میں جس سے ہم مخاطب کرتے ہیں وہ اسمِ خاص ہے اھدنا الصراط المستقیم سے مراد علیؑ ہیں اور مولاؑ کی معرفت کی وجہ سے نعمتیں نازل ہوتی ہیں اور تمام امتیں جن پر عذاب ہوا وہ تمام موجود اور حاضر ہیں۔

اگر ہم فقط الحمد کے فضائل لکھنا شروع کر دیں تو مزید کتب لکھنے کی ضرورت پڑھ سکتی ہے فاتحہ کی دوسری آیت کا حقیقی ترجمہ کر کے آگے چلتے ہیں:

الحمد للہ رب العالمین

---

(1) المجموعة المفضلیه ، کتاب الحجب و الانوار صفحہ39

ترجمہ: علیؑ خاص اللہ کیلئے ہے جو (الحمد، علیؑ) عالمین کا رب ہے۔

یعنی جو عالمین کا رب ہے وہ الحمد (علیؑ) ہے جو خاص اللہ (وجودی) کیلئے ہے۔

ایک اور آیت پیشِ نظر ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [1]

ترجمہ: الحمد خاص اللہ (وجودی) کی ملکیت ہے جو (الحمد) آسمانوں اور زمینوں کا بنانے والا اور فرشتوں کو مقرر کرنے والا ہے، (ایسے فرشتے) جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں وہ (الحمد) اپنی مخلوق کی ساخت میں جیسا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے بے شک اللہ (وجودی) ہر شے پر قادر ہے۔

اب تیسرا مقام محمد و آل محمدؐ کا جہاں یہ محمود ہیں یعنی تمام حمد کرنے والے انہی کی حمد کر رہے ہیں۔

یعنی جس اللہِ وجودی کیلئے الحمد مخصوص ہے وہ اللہِ وجودی بھی علیؑ ہیں۔ وجودی اللہ محمدؐ (کل لنا محمدؐ) ہیں یہ ہم پہلے اسم اللہ کے باب میں ثابت کر چکے ہیں۔

اُس علیؑ کو کون کیسے پہچان سکتا ہے جو کہیں خود کی حمد کر رہا ہوتا ہے، کہیں خود الحمد ہوتا ہے اور کہیں خود محمود ہو جاتا ہے۔

---

(1) سورہ فاطر آیت نمبر 35

اس پر دلائل پیش کرتے ہیں:

كَمَا تُحِبُّ رَبَّنا وَتَرْضى ، وَكَما يَنْبَغي لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلالِكَ[1،2،3،4،5]

ترجمہ: وہ الحمد جس پر تو راضی ہے اور جیسی الحمد تیرے چہرے (وجہ اللہ) کی عزت و جلالت کے لائق ہے۔

دعا کے ان جملات سے واضح ہوتا ہے کہ تمام حمد اُس چہرے کی ہے جو اللہِ وجودی کا ہے۔۔۔

امیر المومنینؑ کی حدیث کا چھوٹا سا ٹکڑا ہم آپکے سامنے پیش کرتے ہیں پوری حدیث الہ والے باب میں نقل کریں گیں۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

أنا على كل شيء قدير لى الحمد والثناء على سائرالعباد[6]

ترجمہ: میں علیؑ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں تمام عباد کی تمام حمد و ثنا میرے لئے ہے۔

---

(1) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٩٠ - الصفحة ٢١٢
(2) مستدرك الوسائل - الميرزا النوري - ج ٥ - الصفحة ٤٠١
(3) قرب الاسناد - الحميري القمي - الصفحة ٥
(4) جامع أحاديث الشيعة - السيد البروجردي - ج ١٥ - الصفحة ٣٨٣
(5) مفاتيح الجنان صفحہ 152
(6) كتاب الطاعة متى تقدم الساعة صفحہ 361

فقال اليهودي: لأي شئ سميت محمدا وأحمد

فقال النبي (صلى الله عليه وآله): أما محمد فإني محمود في الأرض، وأما أحمد فإني محمود في السماء[1،2،3،4]

ترجمہ: یہودی نے رسول اللہؐ سے سوال کیا: آپ کا نام محمد اور احمد کیوں رکھا گیا؟

رسولؐ نے فرمایا: محمد اسی لئے کے زمین والے میری حمد کرتے ہیں احمد اس لئے کہ آسمان والے میری حمد کرتے ہیں۔

جیسا کہ قول بھی ہے:

ويقال فلان محمود إذا حمد، ومحمد إذا وجد محمودا[5]

ترجمہ: کہتے ہیں کہ کوئی تب محمود ہو سکتا ہے جب کوئی اس کی حمد کرنے والا ہو اگر کوئی حمد کرنے والا نہیں تو محمود نہیں مگر محمدؐ وہ ہو سکتا ہے جو پہلے محمود ہو۔

---

(1) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ١٦ - الصفحة ٩٦

(2) الاختصاص - الشيخ المفيد - الصفحة ٣٤

(3) ميزان الحكمة - محمد الريشهري - ج ٤ - الصفحة ٣١٨٧

(4) الأمالي - الشيخ الصدوق - الصفحة ٢٥٦

(5) مفردات غريب القرآن ،الراغب الأصفهانى، صفحہ 131

يا فاطمة أبشري فلك عند الله مقام محمود تشفعين فيه لمحبيك وشيعتك فتشفعين[1]

ترجمہ: رسول اللہؐ فرماتے ہیں "اے میری بیٹیؑ تجھے مبارک ہو تو اللہ کے نزدیک مقام محمود پر ہے، اور اپنے محبوں اور شیعوں کی شفاعت کرے گی اور وہ قبول کی جائے گی۔

کچھ مزید احادیث حمد کے حوالے سے پیش کرتے ہیں:

مولاؑ فرماتے ہیں: انا صاحب لواء الحمد[2]

ترجمہ: میں الحمد کے پرچم کا مالک ہوں۔

مولاؑ فرماتے ہیں: انا صراط الحمد[3]

ترجمہ: میںؑ الحمد کی صراط ہوں۔

قَالَ الْإِمَامُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيُّ سلام الله عليه:كان رسول الله صلى الله عليه وآله حمد علياً فى كلّ الصلاة[4]

---

(1) الاسرار الفاطمیہ،الشیخ محمد فاضل المسعودی،صفحہ 98،عربی

(2) مشارق أنوار اليقين - الحافظ رجب البرسي - الصفحة ٢٦٠

(3) إلزام الناصب في إثبات الحجة الغائب - الشيخ علي اليزدي الحائري - ج ٢ - الصفحة ٢٠٢

(4) كتاب مناقب الحق

ترجمہ: مولا حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا "ہر نماز میں علیؑ کی حمد کرو"

خداوند به پیغمبردستور داد اینگونه شکر کن: الحمدالله رب العالمین و لمولانا امیرالمومنین الّذی بیده الارزاق الخلَئق اجمعین[1]

ترجمہ: اللہ نے رسول اللہؐ کو شکر کرنے کا طریقہ ایسے بتایا ہے کہ الحمد خاص اللہ کیلئے ہے اور امیر المومنینؑ کی حمد ہے جسکے ہاتھوں میں تمام مخلوق کا رزق ہے۔

فاثبتوا الیوم لنا یا کفرة لعترة الحمد و آل البقره[2]

ترجمہ: مولا عباسؑ فرماتے ہیں "اے کفرۃ آج (عاشور) کا دن تم پر یہ ثابت کریگا کہ ہمؑ الحمد کی عترۃ ہیں اور آلِ بقرہ ہیں۔

سمعت أبا عبد الله (عليه السلام) يقول: إن لصاحب هذا الأمر بيتا يقال له: بيت الحمد، فيه سراج يزهر منذ يوم ولد إلى يوم يقوم بالسيف، لا يطفأ [3،4]

---

(1) مناقب الحق صفحہ 54

(2) العباس نفود بصيرة و صلا بۃ الايمان،صفحہ457

(3) کتاب الغیبہ، محمد بن إبراهيم النعماني،جلد 1 صفحہ 243،عربی

(4) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٥٢ - الصفحة ١٥٨

ترجمہ: امام زمانہؑ کا ایک گھر ہے جسے بیت الحمد یعنی الحمد کا گھر کہتے ہیں، اس میں ایک چراغ آپکے نزول کے دن سے روشن ہے اور جس دن آپ تلوار لیکر ظہور فرمائیں گیں اُس دن تک روشن رہے گا۔

جسکا گھر الحمد ہو اُسے قائمؑ کہتے ہیں۔

ان تمام احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاں بھی الحمد آئے گا اور جسکے لئے آئے گا وہاں سے مراد پاک خاندانؑ ہو گا اب چاہے وہ الحمد قرآن میں آئے یا نہج البلاغہ میں۔

معبود

انسان کی یہ عادت ہے کہ وہ جس مذہب میں پیدا ہوتا ہے تو ساری زندگی اسی کے رسوم ورواج کا پابند رہتا ہے۔ وہ کبھی بھی انکے بارے میں ناہی سوچتا ہے اور نہ ہی کوئی سوال اٹھاتا ہے۔

عبادت ایک ایسا موضوع ہے جسکو سمجھنا ہر عابد کیلئے ضروری ہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ جسکو وہ اپنا رب، اپنا خالق اور اپنا معبود جانتا ہے اسکے سامنے جھکتا ضرور ہے اس لئے تمام مذہب کے لوگ اپنے اپنے خدائوں کی پوجا پاٹ ضرور کرتے ہیں۔ بغیر یہ جانے کہ جسکی عبادت ہم کر رہے ہیں وہ کون ہے؟؟ دینِ محمد و آل محمدؐ چونکہ بے عقلوں کا دین نہیں ہے تب ہی امیر المومنینؑ نے فرمایا تھا کہ

أول الدين معرفته[1،2،3]

ترجمہ: دین کی ابتداء اسکی معرفت ہے جیسا کہ مولا سجاد جلا جلالہ فرماتے ہیں:

"سمجھ بوجھ کے بغیر کوئی عبادت عبادت نہیں ہے" [4]

---

(1) ميزان الحكمة - محمد الريشهري - ج ٢ - الصفحة ٩٤٤
(2) (نہج البلاغہ،خطبہ اول)
(3) الانتصار - العاملي - ج ٢ - الصفحة ١٩٥
(4) تفسیر نور الثقلین جلد 1 صفحہ 83

الإمام الرضا (عليه السلام): ليست العبادة كثرة الصلاة والصوم، إنما العبادة التفكر في أمر الله[1،2،3،4]

ترجمہ: مولا رضاؑ فرماتے ہیں: عبادت زیادہ روزے رکھنے اور نمازیں پڑھنے کا نام نہیں!!!! بلکہ عبادت اللہ کے امر میں غور و فکر کا نام ہے۔

خالق مطلقؑ نے اپنی تمام مخلوق کو کسی مقصد کیلئے خلق کیا ہے اور ہم نے اسی اپنی تخلیق کے مقصد کو سمجھنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے اگر ہم نے ایسا نا کیا تو ہماری اس دنیا میں آنے کا مقصد فضول ہوا اُسؑ نے مخلوق کو خلق کرنے کا مقصد قرآن میں یوں بیان کیا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن[5]

ترجمہ:- نہیں خلق کیا میں نے جن وانس کو سوائے اسکے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس آیت کی تفسیر میں مالکؑ فرماتے ہیں کہ یہاں لیعبدون سے مراد لیعارفون ہے (تفسیر نور الثقلین)

مالکؑ کی اس تفسیر کو سامنے رکھتے ہوئے آیت کا ترجمہ ایسا ہو گا کہ

نہیں خلق کیا میں نے جن وانس کو سوائے اسکے کہ وہ میری معرفت کریں۔

---

(1) الشيخ الكليني - ج ٢ - الصفحة ٥٥ - الكافي

(2) ميزان الحكمة - محمد الريشهري - ج ٣ - الصفحة ٢٤٦٤

(3) كلمة التقوى - الشيخ محمد أمين زين الدين - ج ٢ - الصفحة ٣٣٥

(4) میزان الحکمت، محمد الریشھری، جلد 3 صفحہ 2464

(5) (سورہ الزاریات آیت ٥٦)

قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: العامل على غير بصيرة كالسائر على غير الطريق لا يزيده سرعة السير إلا بعدا[1،2]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں کہ بغیر عقل و فہم کے عمل کرنے والا غلط راستے پر چلنے والے کی مانند ہے کہ جتنا تیز چلے گا اتنا ہی منزل سے دور رہے گا۔

ہم نے احادیث معصومینؑ کو دلائل بنا کر یہ واضح کیا ہے کہ بغیر معرفت کے عبادت ایک لاحاصل فعل ہے اور یہ ناقص اور ناکارہ عمل اللہ کا مقصود نہیں ہے۔ اللہ کو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں مگر اس نے ہمیں درجات بلند کرنے کیلئے عبادت کا حکم دیا مگر اسکی شرط اپنی معرفت رکھی اب جو بھی اللہ کی معرفت رکھ کر عبادت کرتا ہے وہ یقیناً قابل تعظیم ہے۔

زیادہ طویل بات کرنے سے بہتر ہے کہ میں آپ کے سامنے حدیث پیش کرکے دلیل قائم کروں

علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النضر بن سويد، عن هشام بن الحكم أنه سأل أبا عبد الله عليه السلام عن أسماء الله واشتقاقها: الله مما هو مشتق؟ قال: فقال لي

---

(1) وسائل الشيعة (آل البيت) - الحر العاملي - ج ٢٧ - الصفحة ٢٤

(2) اصول کافی جلد 1 صفحہ 93،باب 13

يا هشام الله مشتق من إله والاله يقتضي مألوها والاسم غير المسمى، فمن عبد الاسم دون المعنى فقد كفر ولم يعبد شيئا، ومن عبد الاسم والمعنى فقد كفر وعبد اثنين، ومن عبد المعنى دون الاسم فذاك التوحيد أفهمت يا هشام؟ قال: فقلت: زدني قال: إن لله تسعة وتسعين اسما فلو كان الاسم هو المسمى لكان كل اسم منها إلها ولكن الله معنى يدل عليه بهذه الأسماء وكلها غيره، يا هشام الخبز اسم للمأكول والماء اسم للمشروب والثوب اسم للملبوس والنار اسم للمحرق أفهمت يا هشام فهما تدفع به وتناضل به أعداءنا والمتخذين مع الله عز وجل غيره؟ قلت: نعم، قال: فقال: نفعك الله به وثبتك يا هشام، قال هشام فوالله ما قهرني أحد في التوحيد حتى قمت مقامي هذا[1،2]

ترجمہ:ہشام بن الحکم نے سوال کیا امام جعفر صادقؑ سے اسماء الٰہیہ کے اشتقاق کے متعلق اور یہ کہ لفظِ اللہ کس سے مشتق (نکلا) ہے۔ فرمایا وہ (لفظِ اللہ) مشتق (نکلا) ہے لفظِ الہ سے اور وہ مقتضی ماوہ (ضروری) ہے اور یہ اسم (لفظِ اللہ) غیر مسمی ہے پس جس نے معنی کو چھوڑ کر اسم (الفاظ جو لکھے پڑھے سنے جاتے ہیں) کی عبادت کی تو اُس نے کفر کیا (کیونکہ الفاظ مخلوق ہیں) اور کسی کی بھی عبادت نا کی۔ اور جس نے اسم و معنی

---

(1) الكافي - الشيخ الكليني - ج ١ - الصفحة ١١٤

(2) التوحيد - الشيخ الصدوق - الصفحة ٢٢١

دونوں کی عبادت کی۔ اُس نے کفر کیا اور دونوں کی عبادت کی اور جس نے معنی کی عبادت کی نہ کہ اسم کی تو یہ توحید ہے۔

مولا صادقؑ نے فرمایا: اے ہشام تم سمجھ گئے؟

ہشام نے کہا: کہ کچھ اور زیادہ واضح کریں

مولاؑ نے فرمایا: اللہ (وجودی) کے ننانوے (99) نام ہیں (یاد رہے ان 99 میں لفظِ اللہ نہیں آتا) پس اگر ہر اسم مسمی بن جائے (یعنی اگر 99 کے 99 اسم علیدہ علیدہ وجود میں آجائیں) تو ان میں سے ہر نام ایک معبود بن جائے گا۔ لیکن لفظِ اللہ (وجودی) سے مراد وہ معنی ہیں جس کی طرف یہ تمام اسماء دلالت کرتے ہیں وہ سب (اسماء) اسکے (اللہِ وجودی) کے غیر ہیں۔

اے ہشام: روٹی (لفظ) ایک خوردنی چیز کا نام ہے خود روٹی (لفظ) خوردنی نہیں۔ ایسے ہی پانی (لفظ) نوشیدنی کا نام ہے خود لفظِ پانی نوشیدنی نہیں۔ کپڑا (لفظ) پہننے کی چیز کا نام ہے خود کپڑا (لفظ) پہننے والی چیز نہیں۔

لفظِ آگ ایک جلانے والی چیز کا نام ہے خود لفظِ آگ جلنے والی چیز نہیں، یہ نام خود وہ شہ نہیں بلکہ اُسکو بتانے والے ہیں۔ اے ہشام اب تم سمجھ گئے؟؟؟ اب تم ہمارےؑ دشمنوں کے اعتراضات کو دفع کر سکتے ہو؟

اللہ (معنی) کے غیر کو معبود بنانے والوں کو راہِ حق دکھا سکتے ہو؟

ہشام نے کہا: بے شک!

مولا صادقؑ نے فرمایا: اللہ تم کو ان دلائل سے نفع پہنچائے اور ہر معرکہ میں تمہیں ثابت قدم رکھے۔

ہشام نے کہا: اللہ کی قسم اسکے بعد مسئلہ توحید میں کوئی مجھ پر غالب نہ آیا اور میں اپنے مقام پر ثابت قدم رہا۔

اس حدیث کو سمجھانا ناممکن تھا اگر پچھلے تمام باب باندھے بغیر ہم اس حدیث کو آپ کے سامنے پیش کر دیتے جیسا کہ اس حدیث میں مولاؑ نے ایک اسم اور ایک اُس اسم کا مسمی (جسکا اسم ہو) کی بات کی۔ اب اس دنیا میں 99 فیصد لوگ ایسے ہیں جو اُس کی عبادت کر رہے ہیں جسکی عبادت کفر و شرک ہے۔ اب جیسا کہ ہم ثابت کر چکے کہ جتنے بھی اسماء ہیں وہ تمام اسماء جس ایک اسم میں موجود ہیں اُسے لفظِ اللہ کہتے ہیں۔

مثال کے طور پر آپ ایک کتاب کے صفحے پر لفظ اللہ لکھیں اور اس لفظوں کے مجموعے والے اللہ سے کہیں کہ مجھے رزق دے یہ خلق کر دو بارش برسادے تو ایسا کبھی بھی ممکن ہی نہیں۔ اب یہی لفظِ اللہ وجود لے کر آپ کے سامنے آجائے اور کہے کہ میںؑ زمین و آسمان کا بنانے والے ہوں میں ہی عطا کرنے والا ہوں میں ہی موت دینے والا ہوں میں ہی زندہ کرتا ہوں میں ہی رزق دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو یہیؑ تو وہ اللہ (وجودی) ہے جسکی عبادت کرنے کا مولاؑ حکم دے رہے ہیں اور اس اللہ کا غیر ہے وہ لکھا ہوا لفظِ اللہ کیونکہ وہ لفظِ اللہ اِس اللہ وجودی کی مخلوق ہے۔ اور یہ اللہ وجودی محمدؐ (کل لنا محمد) ہیں (جیسا کہ لفظِ اللہ والے باب میں ثابت کیا) جنکی عبادت کا ہمیں حکم دیا جارہا ہے۔

اب جو بھی محمدؐ کی عبادت نہیں کرتا وہ کافر و مشرک ہے وہ اُس کی عبادت کر رہا ہے جو مخلوق ہے قرآن و حدیث سے دیکھتے ہیں کہ حقیقی معبود جن و انس کا کون ہے؟؟

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ[1]

ترجمہ: مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں جدھر بھی رخ کروگے سامنے وجہ اللہ (اللہ کا چہرہ یعنی اللہ) کو پائوگے اور اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

قرآن کا فیصلہ ہے کہ جدھر بھی رخ کروگے تمہارے سامنے وجہ اللہ ہوگا مجھے یہاں بتانے کی ضرورت ممکن نہیں ہونی چاہیے کہ وجہ اللہ کون ہے؟

سورہ فاتحہ میں ارشاد ہوا:

ایاک نعبد و ایاک نستعین

ترجمہ: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

یہ جو لفظِ ایاک ہے جسکا ترجمہ تیری کیا جاتا ہے بلکہ یہ اسمِ اشارہ ہے اور الحمد والے باب میں ہم نے حدیث پیش کی تھی جس میں مولاؑ نے فرمایا تھا ایاک نعبد و ایاک نستعین میں اشارہ کیا جا رہا ہے اسمِ خاص کی طرف

---

(1) سورہ بقرہ آیت نمبر 115

یعنی اللہِ وجودی کی طرف جو سامنے موجود ہو جسکی طرف توجہ کی جائے اور توجہ ہمیشہ چہرے کی طرف کی جاتی ہے اور چہرے کو عربی میں وجہ کہتے ہیں۔

قرآن کہہ رہاکے سامنے وجہ اللہ موجود ہے اور ایاک بتارہاہے کہ ہم وجہ اللہ سے مخاطب ہیں۔

وجہ اللہ ہیں محمد و آل محمدؐ

پھر اس آیت کا ترجمہ ہو گا کہ "ہم محمد و آل محمدؐ کی عبادت کرتے ہیں اور انہیؐ سے مدد مانگتے ہیں۔

تبھی مولا رضاؑ نے فرمایا کہ سجدے میں اس طرح کہو: اشهد ان كل معبود من لدن عرشك إلى قرار أرضك باطل الا وجهك جل جلالك[1، 2، 3، 4]

ترجمہ: میں گواہی دیتاوں کہ عرش سے لیکر زمین تک ہر معبود باطل ہے سوائے تیرے چہرے کے جو جل جلالہ ہے۔

پس ثابت ہو گیا کہ جو بھی اللہ کے چہرے کے علاوہ کسی اور کی عبادت کر رہاہے وہ ورزش کر رہاہے مزید کچھ نہیں۔

---

(1) البیان، الشہید اول، صفحہ 126

(2) مسند الامام رضا، الشیخ عزیز اللہ عطاری، جلد 2، صفحہ 44

(3) مصباح المتهجد، الشیخ الطوسی، صفحہ 342

(4) بحار الانوار، علامہ مجلسی، جلد 87، صفحہ 48

عمومی طور پر عبادت کی دو بنیادی اقسام ہیں

پہلی جو ہم تمام عبادات انجام دیتے ہیں نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ

دوسری قسم عبادت کی حکم کی اطاعت کرنا ہے

حقیقی عبادت حکم کی اطاعت ہے کیونکہ جتنے بھی کام جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ، ذکر ورد، وظیفہ جو ہم کر رہے ہیں یہ اللہ کے حکم کی اطاعت میں کر رہے ہیں اگر اُسکا حکم نہ ہوتا تو ہم نا کرتے اسی لئے حقیقی عبادت حکم کی اطاعت ہے۔

مثال کے طور پر نمازِ فجر کی دو رکعت فرض ہے اب کوئی بندہ کہے کہ میں ۴ رکعت پڑھوں گا، فجر کی نماز تو اُس بندے کی نیت تو اچھی ہے کہ ۲ کی بجائے وہ ۴ پڑھ رہا ہے لیکن وہ یہ کام حکمِ الٰہی کے خلاف کر رہا ہے تو اللہ اُسکی فجر کی ۴ رکعت نہیں قبول کرے گا کیونکہ اللہ نے ۲ رکعت کا حکم دیا ہے اب بے شک وہ ۴ رکعت پڑھے یا ۱۰۰۰ رکعت پڑھے اُسے اُسکا ثواب نہیں ملے گا۔

ایسے ہی فرشتے تو ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے ہیں جب اللہ نے حکم دے دیا کہ وہ آدمؑ کو سجدہ کریں تو اللہ کی حکم کی وجہ سے آدمؑ کو سجدہ عبادت کا تھا نا کہ تعظیم کا۔

معصومؑ نے فیصلہ کر دیا کہ جو بھی عرش سے لے ک زمین تک اللہ کے چہرے یعنی ہم محمد و آل محمدؐ کے علاوہ کسی کی عبادت کرے وہ باطل معبود کی عبادت کر رہا ہے۔ اب چاہے یہ عبادت اطاعت میں ہو یا حکم کی وجہ سے ہر طریقے سے مطلقاً عبادت اللہ کے چہرے کی ہے۔

جیسا کہ امیر المومنینؑ کے خطبہ افتخاریہ کے جملے ہیں:

انا العابد و المعبود[1][2][3]

میں العابد ہوں میں المعبود ہوں

العابد پر ہم معبود المعبودین والے باب میں بعد گفتگو کریں گیں۔اب یہاں مولا علیؑ نے کہا ہے انا المعبود تو مولاؑ نے مطلقاً خود کو معبود کہا ہے یعنی عبادات کی جتنی بھی اقسام ہیں اُن تمام عبادات کا معبود محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔

اسی طرح عبد کی بھی دو اقسام ہیں:

عبد العبادۃ

عبد الطاعت

یعنی تمام مخلوقات کی عبدیتِ عبادت اور عبدیتِ اطاعت محمد و آل محمدؑ کیلئے خاص ہے جو کہ تمام مخلوقات کے معبود ہیں۔

---

(1) مشارق أنوار اليقين - الحافظ رجب البرسي - الصفحة ٣٣٩
(2) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٩٤ - الصفحة ٢١٩
(3) مجمع النورين - الشيخ أبو الحسن المرندي - الصفحة ٣٣٩

معبود فی اطاعت بھی محمد و آل محمدؐ ہیں اور معبود فی العبادۃ بھی محمد و آل محمدؐ ہیں۔

یہاں تک ہم ثابت کر چکے کہ محمد و آل محمدؐ اسم اللہ وجودی کے مقام پر تمام مخلوقات کے مطلقاً معبود ہیں۔

مومنین کرام کے یقین میں مزید اضافے کیلئے چند احادیث پیش کرتے چلیں:

ان احادیث میں محمد و آل محمدؐ کہیں بطور معرفت معبود ہیں، کہیں بطور اطاعت معبود ہیں، کہیں بطور ذکر معبود ہیں، کہیں بطور محبت معبود ہیں۔

ا۔ قرآن میں ارشاد ہوا:

قل یعبادی الذین اسرفو علی انفسھم لا تقنطو من رحمۃاللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم[1]

ترجمہ: اے محمدؐ تم کہہ دو اے میرے بندوں جنھوں نے اپنی ذات پر زیادتیاں کہ ہیں تم مجھ سے یعنی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جانا یقیناً اللہ میرے بندے ہونے کی بنا پر تمہارے گناہوں کو بخش دے اس لئے کہ وہ میرے بندوں کے لئے خاص طور پر غفور الرحیم ہے۔

اس آیت میں اللہ (معنی) رسولؐ کو خود کہہ رہا ہے کہ مخلوق کو مخاطب کر کے کہو کہ اے میرے بندوں یعنی جتنی بھی مخلوق ہے وہ تمام رسول اللہؐ کی مخلوق ہے۔

---

(1) سورہ الزمر ،آیت 53

۲۔ایسے ہی مولارضاؑ نے فرمایا:

الناس عبيد لنا في الطاعة، موال لنا في الدين، فليبلغ الشاهد الغائب [1،2،3،4]

ترجمہ: تمام انسان اطاعت میں ہمارے بندے ہیں اور دین میں ہمارے موالی ہیں چناچہ جو لوگ یہاں حاضر ہیں وہ ان لوگوں تک یہ پیغام پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں۔

۳۔امیر المومنینؑ کی زیارت کے جملے ہیں:

السلام علیک یا امیر المومنین انا عبدک وابن عبدک و ابن امتک[5،6]

ترجمہ: سلام ہو امیر المومنینؑ آپ پر میں آپؑ کا بندہ ہوں اور آپ کے عبد کو بیٹا ہوں اور آپ کی امت (کنیز) کا لڑکا ہوں۔

۴ ۔وإن السيد السين لقي السيد الميم في بعض طرقات المدينه فسجد له ، فقيل له يا سلمان أتسجد لمحمد فقال : سجدت للنور الذي بين عينيه فهو

---

(1) الأمالي - الشيخ الطوسي - الصفحة ٢٢

(2) بلغة الفقيه - السيد محمد بحر العلوم - ج ٣ - الصفحة ٢١٣

(3) الأمالي - الشيخ المفيد - الصفحة ٢٥٣

(4) کتاب الکافی،جلد 1 ،صفحہ 187

(5) بحار الانوار جلد97 صفحہ 297،عربی

(6) التجلي الأعظم - سيد فاخر موسوي - الصفحة ١٣٢

المطلوب ، فقال له بعض من حضر : يا سيدنا يا باب الله وديانا ، فسر لنا هذا الموضع فقال : قال رسول الله (ص) علي نور بين عيني ، فكان سجود سلمان للنور الذي بين عيني محمد وهو المعنى المعبود ، ثم قال السيد أبو شعيب إليه التسليم من عبد غير المعنى فقد أخطأ ، لأن الميم مكان له وهو مكون المكان[1]

ترجمہ: سلمان فارسیؑ کی ملاقات ہوئی رسول اللہؐ سے مدینے کے کسی رستے پر، جیسے ہی سلمانؑ نے رسول اللہؐ کو دیکھا تو دیکھتے ہی سجدے میں گر گئے، جب پوچھا گیا سلمانؑ کہ اے سلمان! تو نے محمدؐ کو دیکھتے ہی سجدہ کیوں کیا؟

سلمانؑ کہتے ہیں میں نے محمدؐ کو جو سجدہ کیا ہے اصل میرا مطلوب وہ نور تھا جو محمدؐ کی پیشانی میں تھا میں نے اُس نور کو سجدہ کیا ہے۔

کسی نے پھر رسول اللہؐ کی بارگاہ میں سوال کیا: اے ہمارے سید، اے اللہ کے دروازے، اے ہمارے دین ہمیں وہ راز بتایئے کہ سلمان نے اُس روز آپکو سجدہ کیوں کیا تھا؟

---

(1) كتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان صفحہ 169

رسولؐ نے فرمایا:میری آنکھوں کے درمیان جو نور تھا جسکو دیکھ کر سلمان نے سجدہ کیا تھا وہ نور علیؑ کا تھا۔ سلمانؓ اُس نور کو سجدہ کرتا تھا جو میری آنکھوں کے درمیان تھا اور وہ نور علیؑ کا تھا کیونکہ وہ علیؑ کا نور المعبود کا معنی ہے۔

ابو شعیب نے کہا: میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ جس نے معنی کے غیر کی عبادت کی تو پس وہ خطا پر ہے۔ اور بے شک جو محمدؐ ہیں وہ مکان ہیں اُس نور کیلئے اور وہ نور قیام پزیر ہیں محمدؐ میں۔

۵۔قَالَ رَسُولُ اللَّه صلى الله عليه وآله: ان عليا سلام الله عليه معبود فى السموات العلى و فى الارضين السفلى و هو الذى على العرش استوى و هو ربكم الاعلى الذى خلق فسوى.[1]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ بلند ترین آسمانوں میں بھی اور پست ترین زمینوں میں معبود ہیں اور مولا علیؑ ہی عرش نشین ہیں اور وہیؑ تمہارے رب ہیں جس نے تمہیں خلق کیا ہے۔

---

(1) كتاب الواحده،محمد بن حسن بن جمهور

٦ـقال : حدثني أبو عبد الله الخصيبي قال : حدثني محمد بن إسماعيل الحسني قال : كنا يوما بحضرة السيد أبي شعيب وهو يذانا فكان ما حفظته منه قوله : إن عليا هو المعنى المعبود ، عزت آلاؤه ، وتقدست أسماؤه[1]

ترجمہ: میں نے حدیث سنی ابو عبد اللہ الخصیبی سے اور ابو عبد اللہ الخصیبی نے سنی محمد بن اسماعیل الحسنی سے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن موجود تھا ابی شعیب کے پاس میں نے اُن سے یہ قول سن کر حفظ کیا ہے کہ: علیؑ المعبود کے معنی ہیں، اور اُسکی عزت ہیں اور تمہارے لئے مقدس ہیں امیر المومنینؑ کے تمام اسماء۔

۷۔امام علی رضاؑ نے فرمایا: اول عبادة الله معرفته[2]

ترجمہ: پہلی عبادت اللہ کی معرفت ہے۔

٨ـروى الصدوق رحمه الله في كتاب صفات الشيعة عن أبيه، عن أحمد بن إدريس، عن محمد بن أحمد، عن ابن أبي عمير رفعه إلى أحدهم عليهم السلام أنه

---

(1) كتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان صفحہ 169

(2) ميزان الحكمت جلد 3 صفحہ 1798

قال: بعضكم أكثر صلاة من بعض، وبعضكم أكثر حجا من بعض، وبعضكم أكثر صدقة من بعض، و بعضكم أكثر صياما من بعض، وأفضلكم أفضلكم معرفة.[1]

ترجمہ: تم میں بعض لوگ دوسرے لوگوں سے صلاۃ کے لحاظ سے افضل ہوتے ہیں، بعض حج کے لحاظ سے، بعض صدقے کے لحاظ سے اور بعض روزے کے لحاظ سے، لیکن افضل ترین وہ ہے جو معرفت کے لحاظ سے افضل ہو۔

۹۔الإمام الرضا (عليه السلام): ليست العبادة كثرة الصلاة والصوم، إنما العبادة التفكر في أمر الله[2]

ترجمہ: مولا رضاؑ فرماتے ہیں: عبادت زیادہ روزے رکھنے اور نمازیں پڑھنے کا نام نہیں!!!! بلکہ عبادت اللہ کے امر میں غور و فکر کا نام ہے۔

۱۰۔رسول اللہؐ نے فرمایا:النظر إلى وجه علي عبادة[3]

ترجمہ: علیؑ کے چہرے کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

---

(1) میزا لحکمت جلد 3 صفحہ 1870

(2) میزان الحکمت، محمد الریشھری، جلد 3 صفحہ 2464

(3) بشارۃ المصطفی لشیعہ المرتضی صفحہ 100

۱۱۔رسول اللہؐ نے فرمایا:ذکر علی عبادة[1]

ترجمہ: علی کا ذکر عبادت ہے۔

۱۲۔رسول اللہؐ نے فرمایا:حب علیؑ عبادة[2]

ترجمہ: علیؑ کی محبت عبادت ہے۔

١٣۔عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: نفس المهموم لظلمنا تسبيح، وهمه لنا عبادة، وكتمان سرنا جهاد في سبيل الله[3]

ترجمہ: وہ سانس جو ہمارے غم اور مظلومیت میں لی جائے تسبیح ہے اور اسمیں بے چین ہونا عبادت ہے اور ہمارے راز کو پوشیدہ رکھنا سبیل اللہ میں جہاد ہے۔

---

(1) فردوس الاخبار جلد 2 صفحہ 367

(2) بشارة المصطفى لشيعہ المرتضى صفحہ 142

(3) الامالی الشیخ المفید صفحہ 338

۱۴۔الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي الوشاء قال: حدثنا محمد ابن الفضيل، عن أبي حمزة قال: قال لي أبو جعفر عليه السلام: إنما يعبد الله من يعرف الله، فأما من لا يعرف الله فإنما يعبده هكذا ضلالا قلت: جعلت فداك فما معرفة الله؟ قال:

تصديق الله عز وجل وتصديق رسوله صلى الله عليه وآله وموالاة علي عليه السلام والائتمام به وبأئمة الهدى عليهم السلام والبراءة إلى الله عز وجل من عدوهم، هكذا يعرف الله عز وجل[1]

ترجمہ: اللہ کی عبادت وہی کرتا ہے جس کے پاس اللہ کی معرفت ہے، جس کے پاس اللہ کی معرفت نہیں ہے اور اللہ کی عبادت کرے تو وہ عبادت گمراہی ہے، میں نے عرض کیا: آپؑ پر قربان جائوں: اللہ کی معرفت کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی تصدیق اور اللہ کے رسولؐ کی تصدیق اور علیؑ کی محبت اور اسکو آئمہؑ کی محبت کے ساتھ مکمل کرنا اور اللہ کی جانب انکےؑ دشمنوں سے نفرت کرنا اللہ کی معرفت ہے۔

(1) کتاب الکافی،الشیخ کلینی،صفحہ 180

۱۵ـالإمام الصادق (علیه السلام): إن فوق كل عبادة عبادة، وحبنا أهل البيت أفضل عبادة[1]

ترجمہ: مولا صادقؑ نے فرمایا: ہر عبادت سے افضل ایک عبادت ہے اور ہم اہلبیتؑ کی محبت افضل ترین عبادت ہے۔

۱۶ـ حب علي بن أبي طالب سيد الأعمال[2]

ترجمہ: علیؑ کی محبت تمام اعمال کی سردار ہے۔

۱۷ـرُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ صلوات الله عليه عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صلوات الله عليهم قَالَ مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صلوات الله عليه فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَ قَنْبَرُ مَعَهُ فَرَأَى رَجُلًا قَائِماً يُصَلِّي فَقَالَ الْقَنْبَرُ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ صَلَاةً مِنْ هَذَا فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صلوات الله عليه مَهْ يَا قَنْبَرُ فَوَ اللَّهِ لَرَجُلٌ عَلَى يَقِينٍ مِنْ وَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةٍ وَ لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَ اللَّهَ أَلْفَ سَنَةٍ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يَعْرِفَ وَلَايَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَ اللَّهَ أَلْفَ

---

(1) بحار الانوار جلد 27 صفحہ91

(2) القطرہ من بحار جلد 2صفحہ 39

سَنَةٍ وَ جَاءَ بِعَمَلِ الِاثْنَيْنِ وَ سَبْعِينَ نَبِيّاً مَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يَعْرِفَ وَلَايَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى مَنْخِرَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ[1]

ترجمہ: راوی روایت کرتا ہے مولا صادقؑ سے اور مولا صادقؑ نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ مولا علیؑ مسجدِ کوفہ میں تھے اور سرکارِ قنبرؓ بھی مولاؑ کے ساتھ تھے، پس دیکھا ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے، تو قنبرؓ نے کہا کہ میں نے اس شخص سے بہتر کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نا دیکھا تو پس قنبرؓ کی یہ بات سن کر امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اے قنبرؓ: قسم ہے اللہ کی اگر اس مرد کا یقین ولایتِ اہل بیتؑ پر ہوتا تو وہ ایک ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہوتا اگر کوئی عبادت کرنے والا عبد اللہ کی ایک سال عبادت کرے تو اللہ اُسکی وہ عبادت قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ ولایتِ اہل بیتؑ کی معرفت نہ رکھتا ہو اور اگر کوئی عبد اللہ کی ایک ہزار سال عبادت کرے اور ستر انبیاؑ کے اعمال لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اللہ اُسکی عبادت اور ستر انبیاؑ کے اعمال قبول نہ کرے گا اگر وہ ہم اہل بیتؑ کی ولایت کی معرفت نہیں رکھتا اور اگر وہ ان تمام اعمال کے ساتھ بغیر ہماری ولایت کے ساتھ آیا تو اللہ اُسے جہنم میں ڈال دے گا۔

---

(1) جامع الأخبار (للشعيري) صفحہ 177

۱۸ـدر حدیث است هر که بشنود فضیلتی از فضیلت های امیرالمؤمنین صلوات اللّه علیه را و از روی اخلاص قبول کند ثواب دوازده هزار ختم قرآن را دارد[1]

ترجمہ: حدیث میں آیا ہے اگر کوئی مولا علیؑ کی ایک فضیلت سنے اور اُسے خلوصِ دل کے ساتھ قبول کرے تو اُسکا ثواب اتنا ہے جیسے دوہزار ختمِ قرآن کا ثواب۔

۱۹ـدر حدیث دارد خواب یک شب در نجف ثواب هفتصد سال عبادت دارد و به روایت دیگر چهار هزار سال[2]

ترجمہ: حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص نجف اشرف میں ایک رات سو کر گزارے تو اُسکا ثواب ساتھ سو سال کی عبادت کے برابر ہے اور ایک اور روایت کے مطابق چار ہزار سال کے برابر ہے۔

۲۰ـحضرت سلام اللّه علیه فرمودند: هر کس یک روز در خدمت سید الشهداء سلام اللّه علیه به سر ببرد در نامه عمل او ثواب هزار شب قدر نوشته خواهد شد[3].

---

(1) مقتل خطی مبکی العیون(نجفی)صفحہ 419

(2) مقتل خطی مبکی العیون(نجفی)صفحہ 181

(3) تحفه الحسینیه صفحہ 457

مولاؑ نے فرمایا: اگر کوئی شخص ایک روز سید الشہداؑ کی خدمت کرے تو اُسکے نامہ اعمال میں ایک ہزار شب قدر جتنے اعمال بجالانے کا ثواب لکھا جائے گا۔

۲۱۔در روایت آمده است اگر تمام درختان قلم شود و دریاها مرکب شود و برگ ها و ارضین ورق شود و تمام آسمان و زمین و ماسوی الله بخواهند ثواب و اجر ذاکر و ناقل فضایل امیرالمومنین صلوات الله علیه را بنویسند نتوانند[1]

ترجمہ: روایت میں ہے کہ اگر تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا سیاہی بن جائیں اور تمام زمینیں ورق بن جائیں اور اللہ کے علاوہ تمام زمین و آسمان مل کر اجر و ثواب لکھنا چاہیں اُس ذاکر کا جو بیان کرتا ہے امیر المومنینؑ کے فضائل کو تو وہ اُسکا ثواب نہیں لکھ سکتے۔

۲۲۔وبالاسناد الأول عن زرعة، عن أبي عبد الله (عليه السلام)، قال: قلت له: أي الأعمال هو أفضل بعد المعرفة؟ قال: ما من شئ بعد المعرفة يعدل هذه الصلاة، ولا بعد المعرفة والصلاة شئ يعدل الزكاة، ولا بعد ذلك شئ يعدل الصوم، ولا بعد ذلك شئ يعدل الحج، وفاتحة ذلك كله معرفتنا، وخاتمته معرفتنا

---

(1) بیان الولایہ صفحہ 114

ترجمہ: زرعہ نے کہا کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ فرزند رسولؐ معرفت کے بعد کونسا عمل افضل ترین عمل ہے؟ امامؑ نے فرمایا: معرفت کے بعد کوئی بھی عمل نماز کے ہم پلہ نہیں ہے، معرفت اور نماز کے بعد کوئی عمل زکوۃ کے ہم پلہ نہیں ہے، ان اعمال کے بعد کوئی عمل بھی روزہ کے برابر نہیں ہے اور انکے بعد سب عملوں سے افضل حج ہے اور ان تمام اعمال کی ابتدا اور انتہا ہماری معرفت سے ہے۔[1]

ہر عمل میں ہی محمد و آل محمدؐ ہیں اب چاہے اللہ اکبر کہا جائے یا قرآن پڑھا جائے یہ تمام عمل ہیں اور تمام عمل کی ابتداء اور انتہا آل اللہؐ کی معرفت ہے۔

۲۳۔حب آل محمد یوما خیر من عبادة سنة، ومن مات علیه دخل الجنة[2]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: آل محمدؐ کے ساتھ ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے افضل ہے جو کوئی بھی آل محمدؐ کی محبت کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۲۴۔القاسم بن محمد عن جده الحسن عن المفضل عن أبي عبد الله علیه السلام قال: من أحب أهل البیت وحقق حبنا في قلبه جری ینابیع الحکمة علی لسانه

---

(1) الامالی شیخ طوسی صفحہ 694

(2) بحار الانوار جلد 27 صفحہ 104

وجدد الايمان في قلبه وجدد له عمل سبعين نبيا وسبعين صديقا وسبعين شهيدا وعمل سبعين عابدا عبد الله سبعين سنة[1]

ترجمہ: جو کوئی ہم اہل بیتؑ کو دوست رکھتا ہو اور ہماری محبت کو اپنے دل میں مضبوط کر لے تو اسکی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں اور اسکے دل میں ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور اسکے لئے ستر صدیقوں، ستر شہیدوں اور ستر ایسے عبادت گزاروں کا عمل لکھ دیا جاتا ہے جنہوں نے ستر سال اللہ کی عبادت کی۔

٢٥۔ رسول الله (صلى الله عليه وآله): عنوان صحيفة المؤمن حب علي بن أبي طالب[2]

ترجمہ: رسول اللہ نے فرمایا: المومن کے صحیفے کا عنوان علیؑ کی محبت ہے۔

٢٦۔الصلاة باطن ولايتنا و الصوم معرفته جدنا الزكوة معرفة شيعتنا و الحج معرفة اعدائنا و البراة عنهم[3]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں: نماز کا باطن ہماری ولایت ہے روزہ محمدؐ کی معرفت کا نام ہے زکوۃ سے مراد ہمارے شیعوں کی معرفت ہے اور حج ہمارے دشمنوں کی پہچان کر ان سے نفرت کا نام ہے۔

---

(1) بحار الانوار جلد27صفحہ 90

(2) بشارۃ المصطفی لشیعہ المرتضی صفحہ 245

(3) کتاب حقیقتِ بسم اللہ صفحہ 50

٢٧ـلو أن عبدا عبد الله عز وجل بين الصفا والمروة ألف عام، ثم ألف عام، ثم ألف عام ولم يدرك محبتنا لأكبه الله عز وجل على منخريه في النار[1]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: کوئی شخص صفااور مروہ کے درمیان ایک ہزار سال تک اللہ کی عبادت کرے، پھر ایک ہزار سال تک عبادت کرے، پھر ایک ہزار سال تک عبادت کرے، حتی کہ اسکا جسم خشک لکڑی جیسا بن جائے اور پھر اگر اسکے پاس ہماری محبت نہیں تو اللہ اسکو منہ کے بل جہنم میں پھینکے گا۔

٢٨ـقال لي أبو عبد الله عليه السلام:أجمل الأمر ما استأهل خلق من الله النظر إليه إلا بالعبودية لنا[2،3،4،5]

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: کتنا حسین اور خوبصورت امر ہے، اللہ نے اپنی مخلوق کو اہل ہی نہیں بنایا کہ اُن پر نظر کریں سوائے ہماریؑ عبادت کے۔

٢٩ـقَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه:يا سلمان من عرفنى حق معرفتى وعبدنى وسجد لاسمى وقصد بابى وآمن بنا كان من المومنين العارفين و أنا

---

(1) تاریخ مدینہ دمشق جلد42صفحہ66،عربی،اہلسنت کتاب

(2) بحار الأنوار - العلامة المجلسي -ج ٢٦ - الصفحة ٢٩٤

(3) الولاية التكوينية لآل محمد (ع) - السيد علي عاشور - الصفحة ١٢٦

(4) الإمام علي بن أبي طالب (ع) - أحمد الرحماني الهمداني - الصفحة ٣١٩

(5) الاختصاص صفحہ 250

أسلكهم على صراط مستقيم وأسكنهم جنات النعيم خالدين فيها الى يوم الساعة وهو يوم ظهور القائم محمد بن الحسن الحجة عليهم السلام.[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے سلمانؑ! جس نے بھی میری اُس طرح معرفت حاصل کرلی جیسے حاصل کرنے کا حق ہے اور میرا بندہ بن گیا اور میرے اسم کو سجدہ کیا اور میرے دروازے کا قصد کیا اور مجھ پر ایمان لے آیا تو پس وہ مومنینِ عارفین میں سے ہو گیا اور میں علیؑ اُسے صراط مستقیم عبور کرواؤں گا اور اُسے نعمتوں والی جنت میں ساکن کردوں گا جہاں وہ رہے گا یوم الساعت تک اور یوم الساعت سے مراد ظہور قائمؑ ہے۔

۳۰۔جابر سوال کرد از مولا علیؑ عیسی خلق کرد طیری، چرا شما چنین نکردید؟

فقال يا جابر : والله ان عيسى عبد من عبيدى، فبامرى خلق و باذنى ليحيي الموتى۔[2]

ترجمہ: جابر نے مولا علیؑ سے سوال کیا کہ عیسیٰؑ پرندے خلق کرتے تھے کیا آپ ایسا نہیں کرسکتے؟

مولا علیؑ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی کہ عیسیٰؑ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ہے، وہ میرے امر سے خلق کرتا تھا، اور میرے ہی اذن سے وہ مردوں کو زندہ کرتا تھا۔

---

(1) كتاب الطاعہ متى توقم الساعة صفحہ 381

(2) كتاب مناقب الحق صفحہ 44

۳۱ـعن أبي جعفر (عليه السلام): ولقد كانت (عليها السلام) مفروضة الطاعة على جميع من خلق الله من الجن والإنس والطير والوحوش والأنبياء والملائكة[1]

ترجمہ: ابوجعفرؑ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: سیدہ حجاب اللہؑ واجب الاطاعت تھیں تمام مخلوق کیلئے جسے اللہ نے خلق کیا جن میں جن، انشان، پرندے، جانور، پیغمبر اور فرشتےؑ شامل ہیں۔

(1) الاسرار فاطمیہ، الشیخ محمد فاضل المسعودی، صفحہ83

مسجود

قرآن میں ارشاد ہوا:

اسْجُدْ وَاقْتَرِبْ[1]

ترجمہ: سجدہ کرتے رہو اور قرب حاصل کرتے رہو۔

الإمام الرضا (عليه السلام): أقرب ما يكون العبد من الله عز وجل وهو ساجد، وذلك قوله تبارك وتعالى:

(واسجد واقترب)[2]

ترجمہ: مولا رضاؑ نے فرمایا: بندہ اس وقت اللہ کے قریب ترین ہوتا ہے جب وہ سجدہ کر رہا ہوتا ہے اور اس کے بارے میں قرآن میں ارشاد ہے کہ (اور سجدہ کرتے رہو اور قرب حاصل کرتے رہو)۔

الإمام علي (عليه السلام): لا يقرب من الله سبحانه إلا كثرة السجود والركوع[3]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: کثرتِ رکوع و سجود سے ہی اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

---

(1) (سورہ العلق آیت 19)

(2) میزان الحکمت جلد 2 صفحہ 1252

(3) میزان الحکمت جلد 2 صفحہ 1252

جب کوئی کسی کی محبت میں فنا ہو جاتا ہے تو محبوب کے سامنے جھک جاتا ہے چاہے وہ محبوب اس قابل نہ بھی ہو۔ سجدہ بظاہر مقامِ پست ہے مگر حقیقت میں جب کوئی بندہ اپنے خالقِ حقیقیؑ کیلئے سجدہ میں جاتا ہے تو اس وقت وہ بلندیوں کی انتہا پر چلا جاتا ہے۔

تبھی مولا صادقؑ نے فرمایا:السجود منتهى العبادة من بنى آدم[1]

ترجمہ: سجدہ اولادِ آدمؑ کی عبادتوں کی انتہا ہے۔

قرآن میں سجدے پر بہت سی آیات ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ نے سجدے کو پسند فرمایا ہے اور اپنی مخلوق سے سجدہ طلب کیا ہے اسکے علاوہ زمین و آسمان میں جو بھی ہے وہ اللہ کو سجدہ کر رہی ہے۔

سجدے کی بھی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں:

1۔ سجدہِ عبادت

2۔امر مولاؑ کی اطاعت

سجدہ عبادت یعنی نماز وغیرہ میں جو ہم سجدہ کرتے ہیں اور امر مولاؑ کی اطاعت ہی اصل سجدہ ہے اور تمام مخلوقات اسی امرِ مولاؑ کی اطاعت جو کر رہی ہے وہی اُن کا سجدہ ہے۔

---

(1) میزان الحکمت جلد 2 صفحہ 1252

مولاؑ سے پوچھا گیا کہ مولاؑ سجدہ ہے کیا؟

امیر المومنینؑ نے سجدے کی تفسیر میں فرمایا: أمير المؤمنين (عليه السلام) انه قال: السجود الجسماني هو وضع عتائق الوجوه على التراب واستقبال الأرض بالراحتين والكفين وأطراف القدمين مع خشوع القلب وإخلاص النية والسجود النفساني فراغ القلب من الفانيات والإقبال بكنه الهمة على الباقيات وخلع الكبر والحمية وقطع العلائق الدنيوية والتحلي بالخلائق النبوية[321]

ترجمہ: مولاؑ فرماتے ہیں کہ جسمانی سجدہ یہ ہوتا ہے کہ چہرہ کی پیشانی کو زمین پر رکھا جائے اور ہاتھ کو دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے کناروں کو زمین کی طرف متوجہ کیا جائے جبکہ یہ قلبی خشوع و خصوع اور خلوص نیت کے ساتھ ہو، نفسانی سجدہ یہ ہوتا ہے کہ دل کو فانی چیزوں سے خالی کیا جائے، باقی چیزوں کی طرف پوری کوشش کے ساتھ توجہ کیا جائے، تکبر اور تعصب کو اس سے جدا کیا جائے، دنیاوی تعلقات سے رابطہ منقطع کرلیا جائے اور اخلاقِ نبوی کے ساتھ خود کو سنوارا جائے۔

---

(1) ميزان الحكمة - محمد الريشهري - ج ٢ - الصفحة ١٢٥٣

(2) السجود مفهومه وآدابه والتربة الحسينية - مركز الرسالة - الصفحة ١١

(3) موسوعه أحاديث أهل البيت (ع)،الشيخ هادي النجفي ،جلد5،صفحه 49

الزنديق عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سأل أيصلح السجود لغير الله ؟ قال: لا ، قال: فكيف أمر الله الملائكة بالسجود ؟ فقال: إن من سجد بأمر الله فقد سجد لله فكان سجوده لله إذ كان عن أمر الله[1]

ترجمہ: ایک زندیق نے مولا صادقؑ سے سوال کیا کہ کیا غیر اللہ کیلئے سجدہ درست ہے؟

مولا صادقؑ نے فرمایا: نہیں

زندیق نے کہا: کہ تو پھر اللہ نے ملائکہ کو آدمؑ کے سجدے کا حکم کیوں دیا؟

مولاؑ نے فرمایا: کہ جس نے اللہ کے حکم پر سجدہ کیا در حقیقت اُس نے اللہ ہی کا سجدہ کیا لہذا آدمؑ کا سجدہ اللہ ہی کو سجدہ تھا جب کہ وہ اللہ کے حکم سے تھا۔

قرآن میں ارشاد ہوا:

وَاِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ فَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ رَغَدًا وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ‌ؕ وَسَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ[2]

---

(1) بحار الانوار جلد 11 صفحہ 138،عربی

(2) سورہ بقرہ آیت 58

ترجمہ: پھر یاد کرو جب ہم نے کہا تھا کہ، یہ بستی جو تمہارے سامنے ہے، اس میں داخل ہو جائو، اسکی پیداوار کھائو جہاں سے تم چاہو مگر بستی کے دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہونا اور کہتے جانا ہمیں بخش دے تو ہم بخش دیں گیں اور ہم عنقریب زیادہ اجر دیں گیں نیکی کرنے والوں کو۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا[1]

ترجمہ: اور ان لوگوں پر طور کو اٹھا کر ان سے عہد لیا ہم نے ان کو حکم دیا کہ دروازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہوں ہم نے ان سے کہا کہ سبت کا قانون نہ توڑو اور اس پر ان سے پختہ عہد لیا۔

مولا حسن عسکریؑ فرماتے ہیں:

قال الإمام عليه السلام: قال الله عز وجل: واذكروا يا بني إسرائيل إذ قلنا لأسلافكم: ادخلوا هذه القرية وهي أريحا من بلاد الشام، وذلك حين خرجوا من التيه، " فكلوا منها " من القرية " حيث شئتم رغدا " واسعا بلا تعب " وادخلوا الباب " القرية " سجدا " مثل الله تعالى على الباب مثال محمد وعلي

---

(1) سوره النساء آیت 154

وأمرهم أن يسجدوا تعظيما لذلك المثال، وأن يجددوا على أنفسهم بيعتهما وذكر موالاتهما، وليذكروا العهد والميثاق المأخوذين عليهم لهما[1]

ترجمہ: امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ اے بنی اسرائیل تم اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے تمہارے باپ دادا سے کہا کہ تم اس بستی میں داخل ہو اور وہ اریحا بلادِ شام سے ایک شہر ہے اور یہ حکم اُس وقت ہوا تھا جبکہ وہ صحرائے تیہ سے نکلے اور اُس شہر میں سے جہاں سے تمہارا جی چاہے بے زحمت و رنج پیٹ بھر کر اور سیر ہو کر کھاؤ شہر کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اندر داخل ہو اور اللہ نے شہر کے دروازے پر ان کیلئے محمدؐ اور علیؑ کی صورتوں کو متمثل کیا تھا اور ان کو حکم دیا تھا کہ ان مثالی صورتوں کی تعظیم کیلئے سجدہ کریں اور ان کی بیعت اور محبت کے ذکر کو اپنے نفسوں میں تازہ کریں اور جو اقرار ان کی ولایت و اعتقاد و افضلیت کا ان سے لیا گیا ہے اسکو یاد کریں اور حطہ کہو یعنی یہ کہو کہ یہ ہمارا محمدؐ و علیؑ کی مثالوں کی تعظیم کیلئے اللہ کو سجدہ کرنا اور اُن کی ولایت کا اعتقاد کرنا ہمارے گناہوں کا کھونے والا اور ہمارے قصوروں کو مٹانے والا ہے تاکہ ہم اس عمل سے تمہاری گزشتہ خطاؤں کو بخش دیں اور پہلے گناہوں کو زائل کر دیں اور جلد ہم نیکوکاروں کے ثواب کو زیادہ دینگے۔

---

(1) تفسیر امام حسن عسکریؑ صفحہ 29، عربی

امیر المومنینؑ کی زیارت کے جملے ہیں:یا باب حطة الله[1،2]

ترجمہ: اے اللہ کے بابِ حطہ۔۔(بابِ حطہ وہ باب ہے جہاں سجدہ کرنا ہوتا ہے اور اللہ کے بابِ حطہ کو علیؑ کہتے ہیں۔)

السلام علیک یا باب حطة[3]

ترجمہ: سلام ہو باب حطہ پر۔

نحن باب حطتکم[4]

ترجمہ: مولا رضاؑ نے فرمایا کہ ہم تمہارے لئے باب حطہ ہیں۔

اب چونکہ محمدؐ و آل محمدؐ باب حطہ ہیں تو انہی کو سجدہ سجدہِ حقیقی کہلائے گا۔

دعائے جوشن صغیر میں مولا موسی کاظمؑ فرماتے ہیں کہ بندہ سجدے میں جائے اور یہ کہے:

---

(1) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٩٧ - الصفحة ٣٧٦

(2) المزار الکبیر صفحہ 211

(3) المزار ،الشہید اول،صفحہ 143

(4) تفسیر عیاشی جلد 1 صفحہ 45

سَجَدَ وَجْهِی الذَّلیلُ لِوَجْهِکَ الْعَزیزِ الْجَلیلِ سَجَدَ وَجْهِی البالی الْفانی لِوَجْهِکَ الدّآئِمِ الْباقی سَجَدَ وَجْهِی الْفَقیرُ لِوَجْهِکَ الْغَنِیِّ الْکَبیرِ[1،2،3]

ترجمہ: سجدہ کیا میرے کمتر چہرے نے تیرے عزیز و جلیل چہرے کو، سجدہ کیا میرے فانی چہرے نے تیرے باقی رہنے والے چہرے کو سجدہ کیا میرے محتاج چہرے نے تیرے غنی چہرے کو۔

جیسا کہ ہم نے باب المعبود میں بتایا کہ مخلوقات اللہ کے چہرے کی عبادت کرتی ہیں اب اس باب میں ہم نے ثابت کر دیا کہ سجدہ بھی فقط اور فقط اللہ ہی کے چہرے کو ہے جو محمد و آل محمدؐ ہیں مومنین کے یقین میں مزید اضافے کیلئے مزید احادیث پیشِ خدمت ہیں:

1۔قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: انا الذي خلق الله أول كل شيء نوري، فسجد له فبقي في سجوده سبعمائة عام، فاول كل شيء سجد له نوري و لا فخر. يا عمر أ تدري من أنا ؟ أنا الذي خلق الله العرش من نوري و الكرسي من نوري و اللوح و القلم من نوري، و الشمس و القمر من نوري، و نور الأبصار

---

(1) الصحيفة السجادية (ابطحي) - الإمام زين العابدين (ع) - الصفحة ٥٧١

(2) مفاتيح الجنان صفحہ 219،اردو

(3) مصباح المتهجد - الشيخ الطوسي - الصفحة ٣٥٠

من نوري و العقل الذي في رءوس الخلائق من نوري، و نور المعرفة في قلوب المؤمنين من نوري و لا فخر[1،2]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں ہی وہ ہوں جسکے نور کو اللہ (معنی) نے خود سے سب سے پہلے ظاہر کیا، اور اُس نور کو سجدہ ہوا جسکی مددت سات سو سال تک تھی پس پہلی چیز جسکو سجدہ ہوا وہ میرا نور تھا اور مجھے اسپر کوئی فخر نہیں اے عمر کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟؟؟

میں وہ ہوں کہ اللہ نے عرش کو میرے نور سے خلق کیا اور کرسی کو بھی میرے نور سے خلق کیا، لوح و قلم کو بھی میرے نور سے خلق کیا، شمس و قمر کو بھی میرے نور سے خلق کیا اور آنکھوں میں جو نور ہے وہ بھی میرے نور سے خلق ہوا ہے اور تمام مخلوق کے پاس جو عقل ہے وہ بھی میرے نور سے ہے اور مومنین کے دلوں میں جو نورِ معرفت ہے وہ بھی اللہ نے میرے نور سے خلق کیا ہے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

2۔عن محمد بن سنان انه قال نظرت الی بشار الشعیری و هو ینادی فی مدینه الرسول لبیک یا اول الاولین و یا آخر الآخرین لبیک یا جعفر فاستشبع اصحابه ذلک و قالوا اذعت سرالله قال ویحکم وجدت مولای الصادق صلوات الله علیه علی جناح نسر و روضه من نور فلما رأیته خررت ساجدا فقال لی یا

---

(1) لوامع الانوار الکواکب دری جلد 1 صفحه 13

(2) شرح الشمائل المحمدیة جلد 1 صفحه 49

بشار ارفع رأسک فليأتين على الناس زمان يصلون الى فيه قلت متى ذلک قال اذا اجتمع الامم و نادوا على الصوامع على صلوات الله عليه رب العالمين[1]

ترجمہ: محمد بن سنان کہتا ہے کہ میں نے بشار کو مدینے میں یہ صدا لگاتے ہوئے دیکھا کہ لبیک اے اول الاولین اور اے آخر الآخرین لبیک یا جعفر صادقؑ۔

صحابیِ مولا صادقؑ سے بشار کہنے لگا کہ کہ میں اللہ کے راز کو فاش کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ میں نے مولا صادقؑ کو دیکھا ایک باغ میں بلند اور خوبصورت صورت میں کہ اُنکے نور سے تمام باغ نورانی تھا، پس میں انکو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑا پس مولاؑ نے مجھے دیکھتے ہی کہا کہ اپنے سر کو سجدے سے بلند کرو اور زمانے کے لوگوں کو جاکر کہو کہ اس طرح کی معرفت رکھ کر میرے پاس آئیں میں نے کہا کہ ایسا کب کروں؟

مولاؑ نے کہا: کہ جہاں لوگ جمع ہوں یا امتوں کا اجتماع ہو بلند آواز سے ندا دو اور کہو کہ علیؑ رب العالمین ہیں۔

3۔شخصی از امام رضا سلام الله علیه سوال کرد چرا خضر نبی عمر طولانی خدا به او کرامت کرده؟

فرمودند:به خاطر اینکه به نور ما اهل بیت سلام الله علیهم سجده کرده است[1]

---

(1) کتاب منهج العلم و البيان و نزهته السمع و العيان صفحه 86

ترجمہ: ایک شخص نے مولا رضاؑ سے سوال کیا کہ خضرؑ کو جو یہ طویل عمر کی کرامت عطا کی گئی ہے یہ کیوں عطا کی گئی ہے؟؟

مولا رضاؑ نے فرمایا: یہ جو طویل عمر خضرؑ نے پائی ہے یہ اسی لئے پائی ہے کیونکہ انہوںؑ نور اہل بیتؑ کو سجدہ کیا تھا۔

4۔امیرالمومنین سلام الله علیه در میان مسجد نشسته بود که ناگاه پیرمردی بلند قامت نزد او آمد و بعد از سلام به او سجده کرد

اصحاب پرسیدند:(یا امیرالمومنین من هذا الشیخ ؟)ای امیرالمومنین این شیخ که بود ؟

قال:هذا خضر نبی الله فرمودند:این خضر نبی خداوند است[2]

ترجمہ: امیر المومنینؑ مسجد کے درمیان تشریف فرماں تھے کہ ہم نے دیکھا کہ ایک بزرگ اور لمبے قد والا شخص مسجد میں داخل ہوا اور امیر المومنینؑ کو سلام کے بعد سجدے میں گر گیا۔

اصحاب نے مولاؑ سے پوچھا کہ یہ بزرگ شخص کون تھا؟ مولاؑ نے فرمایا کہ یہ اللہ کے نبی خضرؑ تھے۔

---

(1) کتاب مناقب الحق

(2) کتاب مناقب الحق

5-حدثني الشيخ ابو الحسن علي بن محمد بن ابراهيم بن الحسن بن الطيب المصري ، المعروف بابي التحف رحمه الله ، بالعندجان في سنة خمس عشر و و اربعمائة ، قال : حدثني عبد المنعم بن عبد العزيز الحلبي الصائغ ، عن نوفل بن ابي الأشعث القمي قال : حدثني مسبرة بن خضرمة بن حلباب بن عبد الحميد بن بكار الكوفي الدقاق ، قال : حدثني أبي عن ابناء الحسين، ان امير المؤمنين اجتاز بارض بابل و كنت اسايره و معنا جماعة ، فخرج من بعض الأودية اسد عظيم ، فقرب من امير المؤمنين و سجد له و سلم عليه و بصبص لديه ، فردهم ثم ولى و اسرع في المشي[1]

ترجمہ: مولا حسینؑ سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ ایک روز زمینِ بابل سے گزر رہے تھے اُنکے ہمراہ لوگوں کی ایک بڑی جماعت بھی ساتھ تھی پس جنگل کی ایک طرف سے ایک بہت بڑا شیر نمودار ہوا اور مولاؑ کے قریب آیا اور مولاؑ کو سجدہ کیا اور مولاؑ کو سلام کیا اور اپنے چہرے کو مولاؑ کے قدموں کی خاک سے آلود کیا پس مولاؑ نے بھی اُسکے سلام کا جواب دیا اور وہ واپس چلا گیا۔

---

(1) عيون المعجزات - حسين بن عبد الوهاب - الصفحة ١٥

6۔قال ابن عباس عن أبيه قال أبو طالب للنبی يا ابن أخ الله ارسلک قال نعم قال فأرني آية فادع لي تلك الشجرة فدعاها فأقبلت حتى سجدت بين يديه ثم انصرفت فقال أبو طالب أشهد أنك صادق يا علئ صل جناح ابن عمك[1]

ترجمہ: ابنِ عباس نے اپنے باپ کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابو طالبؑ نے پیغمبرؐ سے کہا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے کیا اللہ نے آپکو رسولؐ بنا کر بھیجا ہے تو رسولؐ نے فرمایا: جی ہاں!

ابو طالبؑ نے فرمایا: مجھے اسکی کوئی نشانی دکھائو، اور اِس سامنے والے درخت کو اپنی طرف بلائو۔

پس رسول اللہؐ نے درخت کو اپنی طرف بلایا تو وہ درخت چلتا ہوا رسول اللہؐ کے قریب آیا یہاں تک کہ اُس درخت نے رسول اللہؐ کو سجدہ کیا اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا تو پس سرکارِ ابو طالبؑ نے کہا کہ اے محمدؐ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے ہیں اے علیؑ اپنے اس ابنِ عم کے ساتھ نماز پڑھو۔

7۔و الخبر مشهور الذي أجمع على صحته الجمهور من المومنين رضی الله عنهم أجمعين مرفوعاً بالاسناد الصحيح إلى الشيخ السيد أبي عبدالله الحسين بن حمدان الخصيبي و هو مما أثبته في رسالته و إن سلمان و ابوذر وردوا إلى دار أميرالمومنين ممنه الرحمة بالمدينة ليلا ليستأذنوا عليه .

---

(1) روضة الواعظين و بصيرة المتعظين(ط-القديمہ) جلد 1 صفحہ 139

فخرجت فضة و قالت لهم مولاتي فاطمة تقول لكم أنه عرج إلى السماء فهو في بروجها يقضي و يمضى بين عبيده شاهد ذلك قوله تعالى : (إن الحكم إلا لله يقص الحق وهو خير الفاصلين) الآية .

فرجع سلمان و المقداد و ابوذر عن الباب وجلسوا ملياً ينتظرون أميرالمومنين منه الرحمة شاهد ذلك قوله تعالى (هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في ظلل من الغمام و الملائكة و قصي الأمر و إلى الله ترجع الأمور) ، و الملائكة ينزلون أفواجا و مواكب .

وإذا هم بأميرالمومنين منه الرحمة على السحاب تحمله و في يده سيفه ذوالفقار يقطر دما فوردوا الباب وقد نزل عن السحاب فإستأذنوا فأذن لهم فدخلوا وسجدوا ملياً وقاموا .

فقال له سلمان : يا مولاى ما لذي الفقار يقطر دما .

فقال أميرالمومنين أنكرت و تناكرت طوائف من الملائكة فطهرتهم بسيفى هذا في الملأ الأعلى ونزلت .

فقال سلمان للمقداد : قل اللهم فاطر السماوات و الأرض عالم الغيب والشهادة أنت تحكم بين عبادک في ما كانوا فيه يختلفون الآية[1]

ترجمہ: صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ سلمانؑ وابوذرؓ ایک شب مدینے میں امیر المومنینؑ کے درِ اطہر پر آئے تاکہ مولا سے اجازت لیں تو شہزادی فضہؑ باہر آئیں اور سلمانؑ وابوذرؓ سے کہا کہ شہزادیِ کائناتؑ بنتِ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ امیر المومنینؑ آسمانوں کی طرف عروج کر گئے ہیں بروج میں اپنے بندوں کے درمیان میں فیصلہ کرنے کیلئے اور اس بات پر اللہ کا یہ قول شاہد ہے:

" اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ "[2]

ترجمہ: حکم کا کلی اختیار اللہ کے پاس ہے، وہی امرِ حق بیان کرتا ہے وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

سلمانؑ مقدادؓ اور ابوزرؓ مولاؑ کے درِ اطہر پر مولاؑ کے انتظار میں بیٹھ گئے اور ان کے امیر المومنینؑ کا انتظار کرنے پر اللہ کا قول شاہد ہے:

---

(1) هداية المسترشد و سراج الموحد صفحه 176

(2) سوره الانعام آيت 57

" هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ‌ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ "[1]

ترجمہ: کیا یہ لوگ اس بات کے انتظار میں ہیں کہ اللہ انکے پاس بادلوں پر سوار ہو کر آئے اور فرشتے بھی آئیں ساتھ اور فیصلہ کر ڈالا جائے آخر کار سارے معاملات پیش تو اللہ ہی کے حضور ہونے والے ہیں۔

کچھ انتظار کے بعد انہوںؑ نے دیکھا کہ ملائکہ فوج در فوج گروہوں کی شکل میں آسمان سے نازل ہوتے ہوئے دکھائی دیے اور امیر المومنینؑ بھی اُنکے درمیان ایک بادل پر سوار تھے نازل ہوتے ہوئے نظر آئے اور مولاؑ کے ہاتھ میں ذوالفقار تھی اور ذوالفقار سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے اور وہ خون سے رنگین تھی اور مولاؑ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔

سلمانؑ کہتا ہے کہ ہمؑ نے مولا امیر المومنینؑ سے اجازت لی اندر داخل ہونے کی، مولاؑ نے ہمیں اجازت دی پس جیسے ہی ہمؑ انکے گھر میں داخل ہوئے تو ہم نے داخل ہوتے ہی مولاؑ کو سجدہ کیا اور سجدہ کر کے ہم کھڑے ہو گئے۔

سلمانؑ نے امیر المومنینؑ سے کہا: اے ہمارے مولاؑ کس لئے ذوالفقار سے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں؟

---

(1) سورہ بقرہ آیت 210

مولاؑ نے فرمایاملائکہ کے کچھ گروہوں کے درمیان کسی بات پر ملائے اعلی میں جھگڑاہو گیا تھا اور میںؑ انکے اس جھگڑے کو پاک کرنے گیا تھا اپنی ذوالفقار کے ساتھ پھر اسکے بعد میںؑ زمین پر نازل ہو گیا۔

پس سلمانؓ نے مقداد سے کہا:

" قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ عٰلِمَ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ اَنۡتَ تَحۡكُمُ بَيۡنَ عِبَادِكَ فِیۡ مَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ "[1]

ترجمہ: کہہ دو کہ اللہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا، حاضر وغائب کا جاننے والا ہے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اُس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے رہیں ہیں۔

8-روي أن اليهود كان لهم عرس فجاؤوا إلى رسول الله (صلى الله عليه وآله) وقالوا:

لنا حق الجوار فنسألك أن تبعث فاطمة بنتك إلى دارنا حتى يزداد عرسنا بها وألحوا عليه، فقال: إنها زوجة علي بن أبي طالب وهي بحكمه وسألوه أن يشفع إلى علي في ذلك، وقد جمع اليهود الطم والرم من الحلي والحلل، وظن اليهود أن فاطمة تدخل في بذلتها وأرادوا استهانة بها، فجاء جبرئيل بثياب من الجنة وحلي وحلل لم يروا مثلها فلبستها فاطمة وتحلت بها فتعجب الناس من زينتها وألوانها

(1) سوره الزمر آیت 46

وطيبها، فلما دخلت فاطمة دار اليهود سجد لها نساؤهم يقبلن الأرض بين يديها وأسلم بسبب ما رأوا خلق كثير من اليهود.[1،2]

ترجمہ: ایک دن رسول اللہؐ مسجد الحرام میں بیٹھے ہوئے تھے عرب کے کچھ سردار آپؐ کے پاس آئے اور کہا اے افتخارِ عرب ہمارے ہاں شادی کی تقریب ہے فلاں کی بیٹی کی شادہ فلاں کے بیٹے سے ہو رہی ہے جو عرب کے سرداروں میں سے ہیں آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹی سیدہؑ کو اس شادی کی تقریب میں شرکت کی اجازت دیجیے اور وہؑ اپنی شرکت سے اس تقریب کو رونق بخشیں۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں جاتا ہوں اور سیدہؑ کو بتا دیتا ہوں اگر وہ جانا چاہے تو چلی جائے پس رسول اٹھے اور گھر تشریف لائے فرمایا: اے میری بیٹیؑ عرب کے سرداروں کے ہاں شادی ہے وہ میرے پاس آئے ہیں تا کہ آپکوؑ شادی میں شرکت کیلئے لے جائیں۔ جائو گی یا نہیں؟

سیدہؑ نے سر جھکا لیا کچھ دیر بعد سر اٹھایا اور کہا: اے رسول اللہؐ انہوں نے مجھے شادی میں شرکت کی دعوت دی ہے مقصد شادی میں شرکت نہیں ہے بلکہ وہ میرا مذاق اڑانا چاہتے ہیں کیونکہ عرب کی تمام عورتیں اور لڑکیاں ریشمی لباسوں اور زرد جواہرات سے سجی ہوں گیں اور سج دھج کے بیٹھی ہوں گی میرے پاس پرانی چادر اور پیراہن اور پیوند لگی جرابوں کے سوا پہننے کیلئے کچھ نہیں ہے۔ میں وہاں جاؤں گی اور ان کے ساتھ بیٹھوں گی تو وہ سب مجھ پر خندہ زن ہوں گیں اور تماشے کے علاوہ کچھ نہیں ہو گا۔ جب رسول اللہؐ

---

(1) الخرائج و الجرائح، جلد دوم صفحہ 538

(2) كتاب فضائل الزهراء و مناقب انسية الحورا، سيد محمد تقی مقدم

نے یہ باتیں سنیں تو غم ناک ہو گئے۔ اچانک جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہؐ اللہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرماتا ہے کہ سیدہؑ کو اسی لباس کے ساتھ شادی میں بھیج دیجیے کہ اس میں بھی حکمت ہے۔

رسول اللہؐ نے اللہ کا پیغام سیدہؑ تک پہنچا دیا۔ وہ اللہ کا شکر بجالائیں اور کہا جو بھی حکم الہی ہے عین مہربانی ہے۔ پس وہ اٹھیں اپنا پرانا لباس پہنا والد سے ہمت بندھوائی اور شادی میں چلی گئیں۔ پس دوسری طرف اللہ نے جبرئیل سے کہا ہمارے رسولؐ کی دختر کے پاس جائو اسے جو کچھ چاہیے مہیا کرو۔ جبرئیل جلدی سے جنت میں گئے بہشتی کپڑے لئے اور ابھی سیدہؑ چند قدم بھی نہ چلی تھیں کہ ایک لاکھ حوریں انکے گرد جمع ہو گئیں اور جبرئیل نے انہیں سندس اور استبراق سے سجا دیا جب سیدہؑ نے خود پر اللہ کی عنایت اور لطف و کرم کو دیکھا تو سجدہ شکر بجالائیں اللہ نے سیدہؑ کو اپنا نور اس قدر عطا کیا کہ اس کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

سیدہؑ اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے روانہ ہوئیں عرب کی عورتیں آپ کی راہ دیکھ رہی تھیں اچانک انہوں نے دیکھا کہ سیدہؑ جلال اور نورانیت کے ساتھ تشریف لا رہی ہیں۔ سب عورتیں دلہن کو چھوڑ کر آپ کی طرف بھاگیں۔ جناب سیدہؑ شادی کی تقریب میں پہنچی تو اس نور، بہشتی عطر اور جاہ و جلال کو دیکھ کر سب سجدے میں گر گئیں۔ دلہن تخت سے گر کر بیہوش ہو گئی۔ جب دیکھا گیا تو مر چکی تھی۔ محفل گریہ میں تبدیل ہو گئی۔ سیدہؑ نے دو رکعت نماز پڑھی اور سجدے میں سر رکھ دیا کہا اے مالک تجھے تیری عزت و جلالت و تیرے خاص بندوں کی حرمت اور تیرے برگزیدہ بندوں کی برکت کا واسطہ اس ضعیفہ کو اس شرمساری سے نجات دے۔ ابھی وہ دعا میں مشغول تھیں کہ دلہن چھینک مار کر اٹھی اور سیدہؑ کے قدموں میں گر گئی اور کہا:

السلام علیک یا بنت رسول اللہ

آپ بے شک حق پر ہیں اور بت پرستوں کا راستہ باطل کا راستہ ہے۔

کہتے ہیں کہ اس روز مکہ میں دلہن کے رشتے دار اور دوسرے لوگوں میں سے ساتھ سو مردوں اور عورتوں نے شرک کو ترک کرکے اسلام قبول کرلیااور معجزے کی شہرت دوسرے شہروں تک بھی پہنچ گئی۔

9۔وقتی جبرئیل حضرت آدم و حضرت حواء را برای گردش در بهشت برد ، به قصر رسیدند و وارد شدند و تختی دیدند از یاقوت سرخ و شخصی به صورت دختر در آن تخت آرام گرفته که از حسن و جمال و زیبایي او کمال باصره را قوت دیدار او نبودی و تاج سبزی از نور بر سر نهاده و طوقی از زبرجد سبز در گردن و دو گوشواره از لولوء پر نور در گوش کرده و گرداگرد تخت کواکب درخشنده جا گرفته و صد هزار حوریان ماه پیکر دست ادب به سینه نهاده از غایت شرم و حیا نظر به یسار و یمین نمی کردند ، چون حضرت آدم و حضرت حواء آن صورت بدیدند ، گمان کردند که مگر ذات مقدس باری تعالی است ، در حین به سجده افتادند و گفتند : ما به خدمت این صورت لایق ایستادن نیستیم . مردیست که اول سجده ای که در بنی آدم مقرر گشت آن بود که حضرت آدم و حضرت حواء در آن قصر کردند ، چون ایشان به سجده افتادند ، جبرئیل گفت : ای آدم می دانی این چه

صورت است ، این صورت دختر بهترین عالمیان پیغمبر آخرالزمان من است ، به واسطه وجود مبارک او ، تو را و ماسوی الله را خلق کردند[1]

ترجمہ: آدم اور حوا بہشت میں گھوم رہے تھے اور اپنے حسن پر تعجب کر رہے تھے کہ انکا گزر ایک ایسے محل کے قریب سے ہوا جو سرخ یاقوت سے بناہوا تھااور اسکی خوبصورتی کی تعریف الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ مختصرًیہ کہ جب انہوں نے اس کا دروازہ بند دیکھا تو جبرئیلؑ سے پوچھا اس میں کیا ہے؟

کہا اس کا راز مجھے نہیں معلوم اس کے باوجود کہ میں اپنی عمر نہیں جانتا لیکن اتنا جانتا ہوا ں کہ ایک ستارہ ہر تیس ہزار سال میں ایک بار فلک پر آتا ہے اور میں نے ہزار بار اس ستارے کو دیکھا ہے اس محل کا دروازہ بند دیکھا ہے۔ آدمؑ نے اللہ سے حقیقتِ حال پوچھی آواز آئی: اے جبرئیلؑ محل کا دروازہ کھول دو۔

اس نے دروازے پر ہاتھ رکھا دروازہ کھل گیا اور آدم اور حواؑ اندر داخل ہوگئے انہوں نے سرخ یاقوت سے بناہوا ایک تخت دیکھا جس پر ایک خاتونؑ بیٹھی ہوئی تھیں کہ جس کے جمال و کمال کو دیکھنے کی آنکھوں میں تاب نہ تھی نور کا ایک تاج ان کے سر پر گلے میں زمرد کا بناہوا گلوبند، کانوں میں لؤلؤ کے دو گوشوارارے تھے ستارے ان کے گرد اور ایک لاکھ حوریں سینے پر دستِ ادب باندھے کھڑے تھیں اور شرم سے دائیں اور بائیں نہیں دیکھ رہی تھیں آدمؑ اور حواؑ نے خیال کیا کہ یہ اللہ ہے دونوں سجدے میں گر

---

(1) تحفة المجالس صفحہ 174 معجزہ 14

گئے[1]، جبرئیل نے کہا اے آدمؑ جانتے ہو یہ ہستی کون ہیں؟ کہا ہمیں نہیں معلوم۔ کہا یہ پیغمبر آخر الزمان کی دختر ہیں کہ ان کی وجہ سے تجھے اور دوسری مخلوقات کو پیدا کیا اور انہیں لولاک لماخلقت الافلاک سے مخاطب کیا ہے۔ آدمؑ نے کہا ان کے سر پر یہ نور کا تاج کیا ہے؟ کہا یہ تاج ان کے والد بزرگوار محمدؐ ہیں۔ پوچھا ان کی گردن میں یہ گلوبند کیا ہے کہ کسی آنکھ میں اس کو دیکھنے کی تاب نہیں ہے۔ کہا وہ انکے شوہر امیر المومنینؑ کی ولایت کا نور ہے پوچھا یہ نور کے دو گوشوارے کیا ہیں؟ کہا یہ ان کے دو بیٹے حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

10۔روى المفضل بن عمر عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا كانت لك حاجة إلى الله وضقت بها ذرعا، فصل ركعتين فإذا سلمت كبر الله ثلاثا، وسبح تسبيح فاطمة عليها السلام، ثم اسجد وقل مائة مرة: يا مولاتي فاطمة أغيثيني، ثم ضع خدك الأيمن على الأرض، وقل مثل ذلك، ثم عد إلى السجود وقل ذلك مائة مرة وعشر مرات واذكر حاجتك فإن الله يقضيها[2]

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر تمہاری کوئی حاجت ہو تو دو رکعت نماز پڑھو اور نماز کے بعد اپنی پیشانی کو خاک کربلا پر رکھ دو اور سو مرتبہ یافاطمہؑ کہو اور اسکے بعد دائیں طرف رخ پھیر کر سو مرتبہ یافاطمہؑ کہو اور

---

(1) آدمؑ اور حواؑ نے سیدہؑ کو اللہ سمجھ کر سجدہ کیا!

(2) بحار الانوار جلد 99 صفحہ 254

اسکے بعد بائیں طرف رخ پھیر کر سو مرتبہ یافاطمہؑ کہو اور آخر میں دوبارہ اپنی پیشانی کو سجدہ گاہ پر رکھو اور سو مرتبہ یافاطمہؑ کہو۔ اللہ تمہاری حاجت کو پورا کرے گا۔

11۔ وحدثني والدي من الكتاب المذكور قال: حدثنا أحمد بن عبيد الله قال حدثنا سليمان بن أحمد قال: حدثنا محمد بن جعفر قال: حدثنا محمد بن إبراهيم بن محمد الموصلي قال: أخبرني أبي عن خالد عن جابر بن يزيد الجعفي وقال: حدثنا أبو سليمان أحمد قال. حدثنا محمد بن سعيد عن أبي سعيد عن سهل بن زياد قال: حدثنا محمد بن سنان عن جابر بن يزيد الجعفي قال:-------------

الحمد لله قد استبصروا وعرفوا وبلغوا، قال: يا جابر لا تعجل بما لا تعلم، فبقيت متحيرا۔

فقال (عليه السلام): سلهم هل يقدر علي بن الحسين أن يصير صورة ابنه محمد؟ قال جابر:

فسألتهم فأمسكوا وسكتوا: قال (عليه السلام): يا جابر سلهم هل يقدر محمد أن يصير بصورتي؟

قال جابر: فسألتهم فأمسكوا وسكتوا۔

قال: فنظر إلي وقال: يا جابر هذا ما أخبرتك أنهم قد بقي عليهم بقية فقلت لهم: ما لكم ما تجيبون إمامكم؟ فسكتوا وشكوا فنظر إليهم وقال: يا جابر هذا ما أخبرتك به: قد بقيت عليهم بقية، وقال الباقر (عليه السلام): ما لكم لا تنطقون؟ فنظر بعضهم إلى بعض يتساءلون قالوا: يا بن رسول الله لا علم لنا فعلمنا.

قال: فنظر الامام سيد العابدين علي بن الحسين (عليهما السلام) إلى ابنه محمد الباقر (عليه السلام) وقال لهم: من هذا؟ قالوا: ابنك، فقال لهم: من أنا؟ قال: أبوه علي بن الحسين، قال: فتكلم بكلام لم نفهم فإذا محمد بصورة أبيه علي بن الحسين وإذا علي بصورة ابنه محمد، قالوا: لا إله إلا الله.

فقال الإمام (عليه السلام): لا تعجبوا من قدرة الله أنا محمد ومحمد أنا، وقال محمد: يا قوم لا تعجبوا من أمر الله أنا علي وعلي أنا، وكلنا واحد من نور واحد وروحنا من أمر الله، أولنا محمد وأوسطنا محمد وآخرنا محمد وكلنا محمد.

قال: فلما سمعوا ذلك خروا لوجوههم سجدا وهم يقولون: آمنا بولايتكم وبسركم وبعلانيتكم وأقررنا بخصائصكم، فقال الإمام زين العابدين: يا قوم ارفعوا رؤسكم فأنتم الآن العارفون الفائزون المستبصرون، وأنتم الكاملون البالغون، الله الله لا تطلعوا أحدا من المقصرين المستضعفين على ما رأيتم مني ومن محمد فيشنعوا

عليكم و يكذبوكم، قالوا: سمعنا وأطعنا، قال (عليه السلام): فانصرفوا راشدين كاملين فانصرفوا.

قال جابر: قلت: سيدي وكل من لا يعرف هذا الامر على الوجه الذي صنعته وبينته إلا أن عنده محبة ويقول بفضلكم ويتبرأ من أعدائكم ما يكون حاله؟ قال يكون في خير إلى أن يبلغوا:[1،2]

ترجمہ: روایت بہت طویل تھی ہم نے اسکا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

جابرؓ نے کہا: الحمد اللہ سب اربابِ معرفت ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: جابر جلدی نہ کر، ذرا ان سے پوچھ کیا امام سجادؑ امام باقرؑ کی شکل میں اور میں امام باقرؑ امام سجادؑ کی شکل میں تبدیل ہو سکتے ہیں؟

میں نے ان سے یہی سوال کیا۔

وہ سب خاموش ہو گئے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔

آپؑ نے فرمایا: میں نے تجھے یہی سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ ابھی ان میں کافی خامی ہے۔

---

(1) الزام الناصب فی اثبات الحجت الغائب جلد 1 صفحہ 44

(2) بحار الانوار جلد 26 صفحہ 17،16،15

امام محمد باقرؑ نے ان سے فرمایا: یہ تمہیں چپ کیوں لگ گئی ہے، بولتے کیوں نہیں؟

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور عرض کیا۔

فرزندِ رسولؐ ہمیں یہ علم نہیں آپؑ ہی فرمائیں۔

آپؑ نے مولا امام محمد باقرؑ کی طرف دیکھ کر ان سے فرمایا۔ یہ کون ہیں؟

انہوں نے عرض کیا، آپ کا فرزند محمد باقرؑ ہے۔

آپؑ نے فرمایا: میں کون ہوں؟

انہوں نے کہا: آپ حسینؑ کے بیٹے سجادؑ ہیں۔

اچانک امام محمد باقرؑ اپنے والد کی شکل میں تھے اور مولا سجادؑ اپنے فرزند امام محمد باقرؑ کی صورت میں تھے، ہم نے کہا لا الہ الا اللہ۔

فقال الإمام (عليه السلام): لا تعجبوا من قدرة الله أنا محمد ومحمد أنا

مولا سجادؑ نے فرمایا قدرت اللہ سے تعجب نہ کرو میں محمدؑ ہوں اور محمدؑ میں ہوں۔

وقال محمد: يا قوم لا تعجبوا من أمر الله أنا علي وعلي أنا

امام باقرؑ نے اے لوگوں اللہ کے امر پر تعجب نہ کرو میں علیؑ ہوں اور علیؑ میں ہوں۔

وكلنا واحد من نور واحد وروحنا من أمر الله، أولنا محمد وأوسطنا محمد وآخرنا محمد وكلنا محمد

ہم سب واحد ہیں ایک نور سے ہیں اور ہماری روح امر اللہ سے ہے ہمارا پہلا بھی محمدؐ ہے درمیان والا بھی محمدؐ ہے اور آخری بھی محمدؐ ہے۔ ہم سب کے سب محمد ہیں۔

جب ہم نے یہ سنا تو سب نے اپنی پیشانی امامؑ کے سامنے سجدہ میں رکھی اور کہا:

آمنا بولايتكم وبسركم وبعلانيتكم وأقررنا بخصائصكم

ہم آپ کی ولایت پر ایمان لائے آپ کے پوشیدہ راز پر ایمان لائے اور آپ کے ظاہر پر ایمان لائے ہم آپ کے تمام خصائص نورانیہ کا اقرار کرتے ہیں۔

اس وقت امام سجادؑ نے فرمایا: اپنے سروں کو سجدے سے اٹھاؤ تم اب عارف، فائز المرام اور شیعہ مستبصر ہو تم کامل الایمان اور بالغ النظر اور مقصرین سے بیان نہ کرنا ان کو معرفت نہیں یعنی مقصر معلون ان کے کلنا محمد ہونے کے منکر ہیں ولایت کے منکر ہیں اور امامؑ کو سجدہ کرنے کے منکر ہیں۔

11۔ قال: وروي أن المنصور لما أراد قتل أبي عبد الله استدعى قوما من الأعاجم لا يفهمون ولا يعقلون، فخلع عليهم الديباج والوشي، وحمل إليهم الأموال، ثم استدعاهم وكانوا مائة رجل وقال للترجمان: قل لهم: إن لي عدوا يدخل علي الليلة فاقتلوه إذا دخل، قال: فأخذوا أسلحتهم ووقفوا متمثلين لامره فاستدعى

جعفرا وأمره أن يدخل وحده، ثم قال للترجمان: قل لهم: هذا عدوي فقطعوه فلما دخل عليه السلام تعاووا عوى الكلب، ورموا أسلحتهم، وكتفوا أيديهم إلى ظهورهم وخروا له سجدا ومرغوا وجوههم على التراب، فلما رأى المنصور ذلك خاف على نفسه وقال: ما جاء بك؟ قال: أنت، وما جئتك إلا مغتسلا محنطا، فقال المنصور:

معاذ الله أن يكون ما تزعم ارجع راشدا فرجع جعفر عليه السلام والقوم على وجوههم سجدا فقال للترجمان: قل لهم: لم لا قتلتم عدو الملك؟ فقالوا: نقتل ولينا الذي يلقانا كل يوم ويدبر أمرنا كما يدبر الرجل ولده، ولا نعرف وليا سواه؟ فخاف المنصور من قولهم، وسرحهم تحت الليل ثم قتله عليه السلام بالسم

ترجمہ: جب منصور عباسی نے مولا صادقؑ کے قتل کا ارادہ کیا تو اہل فارس کی ایک جماعت کو بلوایا جن کو بعرعر کہا جاتا تھا۔ عام لوگوں کی ان سے آشنائی نہ تھی، لوگ انکو نہیں جانتے تھے کہ یہ کون ہیں۔ یہ جماعت سو افراد پر مشتمل تھی۔ منصور نے ان لوگوں کو قیمتی ریشمی کپڑوں اور مال و دولت سے نوازا اور مترجم کے ذریعے ان سے کہا میرا ایک دشمن ہے وہ رات کو میرے پاس آئے گا تم نے اسے قتل کرنا ہے جب رات آئی تو وہ لوگ ہتھیار سجا کر منصور کے حکم کی تعمیل کیلئے تیا ہو گئے۔ منصور نے امامؑ کو اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ آپؑ اکیلے آئیں گیں اور مترجم سے کہا ان لوگوں سے کہو کہ یہ وہ دشمن ہے جس کو تمہیں قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسے قتل کر دو مگر جب امام محل میں داخل ہوئے

تعاووا عوى الكلب، ورموا أسلحتهم، وكتفوا أيديهم إلى ظهورهم وخروا له سجدا ومرغوا وجوههم على التراب[1، 2، 3، 4، 5]

تو وہ لوگ جیسے کتا اپنے مالک کے سامنے کوں کوں کر کے دم ہلاتا ہے اسی طرح کی آوازیں نکالتے ہوئے ہتھیار پھینک کر ہاتھوں کو جوڑ کر آگے بڑھے اور امامؑ کے آگے سجدے میں گر پڑے اور اپنے چہرے مٹی پر رگڑنے لگے۔

منصور یہ دیکھ کر ڈر گیا اور بولا آپ کو کس نے بلایا ہے، مولاؑ نے کہا تو نے بلوایا ہے اور میں غسل کر کے کافور لگا کر آیا ہوں۔ منصور نے کہا اللہ کی پناہ، آپ ایسا سمجھ کر آئے تھے جائیں آرام سے گھر جائیں، مولاؑ تو گھر چلے گئے۔

والقوم على وجوههم سجدا مگر وہ لوگ سجدے میں ہی پڑے رہے۔

منصور نے مترجم سے کہا ان سے کہو اٹھ جائیں اور یہ بتائیں کہ بادشاہ کے دشمن کو قتل کیوں نہیں کیا۔ مترجم نے پوچھا تو وہ بولے:

---

(1) وفيات الأئمة - من علماء البحرين والقطيف - الصفحة ٢٤١

(2) مشارق أنوار اليقين - الحافظ رجب البرسي - الصفحة ١٤٣

(3) موسوعة المصطفى والعترة (ع) - الحاج حسين الشاكري - ج ١٠ - الصفحة ٢١٥

(4) مستدرك سفينة البحار - الشيخ علي النمازي الشاهرودي - ج ٥ - الصفحة ٣٤٢

(5) بحار الانوار جلد 47 صفحہ 182،181

کوئی اپنے محسن ومالک کو بھی مارتا ہے ؟؟؟ یہ وہ ہستی ہیں جو روز ہمارے پاس آتے ہیں ہم سے ملاقات کرتے ہیں اور ہمیں ایسی شفقت سے پالتے ہیں جیسے باپ اپنے بچوں کو پالتا ہے۔ اور ہم اس کے سوا کسی کو اپناولی ومالک نہیں جانتے۔

12۔ بالاسناد عن محمد السفوفی یرفع الحدیث إلی داوود بن کثیر الرقی قال : دخلت إلی حضرة مولای جعفر الصادق فقلت له : یا مولاي لكل إمام معجزة و دلیل یقیم بها البراهین و الإحتجاج و أرید أن أزداد بصیرة فی دینی .

قال : فأخذ بیدي و أدخلني إلی دار داخل بیت فنظرت فیه شابا ، ثم رکل أرض البیت فإنفلق عن بحر عجاج قد أشرف علی البلاد و فیه مرکب ، فأخذ بیدي و أجلسني في المرکب ثم أومأ بیده فسار المرکب بأمر رب العالمین حتی أشرفنا علی مدینة قصورها من ذهب أحمر لها عشرة آلاف باب یخرج من كل باب خلق لا یحصی عددهم إلا الله ، فلما نظروا مولای خوا له بالطاعة

فقلت له:یا مولای ، ما هذه المدینة ؟

فقال : هذه جابلقا أجابت دعوة آل محمد ، ثم أومأ بیده ، فسار المرکب بأمر رب العالمین حتی أشرفنا علی مدینة قصورها من الفضة البیضاء لها عشرة آلاف باب ، وإذ أنا بخلق أطوع لمولای ممن رأیتهم ، لما نظروا مولای خوا له ساجدین مقرین له بالطاعة مذعنین له بالمعرفة .

فقلت له : يا مولای ، ما هذه المدينة ؟

فقال : هذه جابرصا ، أجابت دعوة آل محمد

ثم قال : يا داوود ، أترى هذا البحر ، إن من ورائه براری و قفاراً و خلقاً أطوع لنا ممن رأيت ، ثم قال : يا داوود ، أرفع رأسک .

فرفعت رأسي و إذا بمولاي على العرش و الملائكة من حوله ساجدين .

فقلت : يا مولاي : أنا أشهد أنك كما قلت وقولك الحق[1]

ترجمہ: داود بن کثیر رقی نے کہا میں مولا صادقؑ کے حضور حاضر ہوا میں نے مولا سے کہا کہ اے میرے مولاؑ ہر امامؑ کا کوئی معجزہ کوئی دلیل وبرھان ہوتی ہے جسکے ذریعے سے امامؑ اپنی امامت پر دلیل قائم کرتا ہے آپ میری بصیرت میں اضافے کیلئے کوئی دلیل وبرھان یا معجزے کا اظہار فرمائیں۔

مولاؑ نے کہا: میرا ہاتھ پکڑ لو۔

کہتا ہے: میں نے مولاؑ کا ہاتھ پکڑ لیا اور مولاؑ ایک گھر سے دوسرے گھر میں داخل ہوئے۔

---

(1) مجمع الاخبار صفحہ 46

میں نے دیکھا کہ وہاں جوانی تھی پھر مولاؑ نے زمین پر ٹھوکر ماری پس زمین پھٹ گئی اور ایک ٹھاٹیں مارتا ہوا تیز رفتار سمندر ظاہر ہوا کہ اُس سمندر میں بہت سے شہر تھے اور اُن میں ایک سواری تھی۔ مولاؑ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ مجھے سواری پر سوار کر لیا۔

مولاؑ نے اشارہ کیا اور سواری چل پڑی رب العالمینؑ کے حکم سے یہاں تک کہ ہم پہنچے ایسے شہر میں جسکے محل سرخ سونے کے تھے ہر محل کے دس ہزار دروازے تھے اور ہر دروازے سے اتنی مخلوق نکل رہی تھی جنکی تعداد کا شمار سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں کر سکتا اور پس وہ تمام مخلوق میرے مولاؑ کے سامنے ایسے اطاعت گزار تھی کہ اُس سے زیادہ اطاعت گزار میں نے کوئی اطاعت گزار مخلوق نہیں دیکھی جب اُس مخلوق کی نظر مولاؑ پر پڑی تو وہ مولاؑ کے سامنے گر پڑے اطاعت کے ساتھ۔

داؤد کہتا ہے پھر میں نے مولاؑ سے کہا اس شہر کا کیا نام ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: یہ جابلقا ہے اور جابلقا کے لوگوں نے دعوتِ محمدؐ و آل محمدؐ کو قبول کیا ہے۔

پھر مولاؑ نے اشارہ کیا سواری رب العالمینؑ کے حکم سے چل پڑی یہاں تک کہ ہم پہنچے ایک ایسے شہر میں جس کے محل سفید چاندی کے تھے ہر محل کے دس ہزار دروازے تھے اور میں نے اُس مخلوق سے زیادہ کسی کو بھی مولاؑ کا اطاعت گزار نہیں دیکھا جب اُس تمام مخلوق کی نظر میرے مولاؑ پر پڑی تو سب مولاؑ کے سامنے سجدے میں گر گئے اور اقرار کرنے لگے مولاؑ کی اطاعت کا مولاؑ کی معرفت کے ساتھ۔

میں نے کہا: یہ کون سا شہر ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: یہ جابر صا ہے، انہوں نے بھی دعوتِ محمد و آل محمدؐ کو قبول کیا ہے۔

پھر مولاؑ نے داؤد سے کہا: تو نے یہ دریا دیکھا ہے؟

داؤد کہتا ہے: میں نے اپنے پیچھے ایک سمندر اور بیابان دیکھا اور وہاں میں نے مطیع تر مخلوق کو دیکھا کہ اُن سے زیادہ میں نے کسی کو اطاعت گزار نہ دیکھا۔

مولاؑ نے فرمایا: اے داؤد اپنے سر کو بلند کرو۔

داؤد کہتا ہے جب میں نے اپنے سر کو بلند کیا تو میں نے دیکھا کہ میرے مولاؑ عرش پر تھے اور تمام ملائکہ اُنکوؑ سجدہ کر رہے تھے۔

تو پس میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ ویسے ہی ہیں جیسا آپؑ نے کہا ہے اور آپؑ کی بات حق ہے۔

13۔ أقول: رأيت في بعض مؤلفات أصحابنا: روي أن الرشيد لعنه الله لما أراد أن يقتل الإمام موسى بن جعفر عليه السلام عرض قتله على سائر جنده وفرسانه فلم يقبله أحد منهم، فأرسل إلى عماله في بلاد الإفرنج يقول لهم: التمسوا لي قوما لا يعرفون الله ورسوله فإني أريد أن أستعين بهم على أمر، فأرسلوا إليه قوما لا يعرفون من الاسلام ولا من لغة العرب شيئا، وكانوا خمسين رجلا، فلما دخلوا إليه أكرمهم وسألهم من ربكم؟ ومن نبيكم؟ فقالوا: لا نعرف لنا ربا ولا نبيا أبدا فأدخلهم البيت الذي فيه الإمام عليه السلام ليقتلوه، والرشيد ينظر إليهم

من روزنة البيت، فلما رأوه رموا أسلحتهم وارتعدت فرائصهم وخروا سجدا يبكون رحمة له، فجعل الامام يمر يده على رؤوسهم ويخاطبهم بلغتهم وهم يبكون، فلما رأى الرشيد خشي الفتنة وصاح بوزيره أخرجهم وهم يمشون القهقري إجلالا له، وركبوا خيولهم ومضوا نحو بلادهم من غير استيذان[1]

ترجمہ: مسیب نے بیان کیا ہے کہ رشید نے امام موسیٰ کاظمؑ کے قتل کا ایک منصوبہ بنایا اور اپنے نوکروں سے کہا کہ مجھے ایسے لوگ چاہییے جو نہ اللہ کو جانتے ہوں نا رسولؐ کو تا کہ میں اپنے ایک کام میں ان سے مدد لے سکوں۔ رشید کو عبدہ منامی قوم کے پچاس افراد پر مشتمل لوگوں سے متعارف کروایا گیا رشید نے ان کو زر د جواہر سے نوازا اور مترجم سے کہا ان سے پوچھے کہ تمہارا رب کون ہے انہوں نے مترجم کو جواب دیا کہ ہم کسی رب کو نہیں مانتے ہم نے تو یہ لفظ رب پہلی بار سنا ہے۔ رشید نے مترجم سے کہا ان سے کہو اس کمرے میں جو آدمی ہے امام موسیٰ کاظمؑ اس کے ٹکڑے کر دو یہ جنگلی قید خانے میں داخل ہوئے رشید دیکھ رہا تھا کہ کیسے قتل کرتے ہیں جب ان جنگلیوں کی نظر امام موسیٰ کاظمؑ پر پڑی تو انہوں نے ہتھیار پھینک دیئے اور سجدے میں گر گئے۔

اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے مولاؑ نے ان کے سروں پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور ان کی زبان میں ان سے باتیں کیں۔

---

(1) بحار الانوار جلد 48 صفحہ 249

رشید یہ دیکھ کر پاگل ہو گیا اور چیخ کر مترجم سے بولا نکل جائیں ان سے کہو نکل جائیں یہاں سے مترجم نے ان کو نکل جانے کا حکم دیا تو وہ لوگ الٹے پاؤں باہر آنے لگے اور امامؑ کے احترام میں یہ عالم تھا کہ انہوں نے باہر نکلتے ہوئے امامؑ کے ی طرف پیٹھ نہیں کی۔

14۔ حدثنا أبو المفضل محمد بن عبد الله، قال: حدثنا جعفر [بن محمد] بن مالك الفزاري، قال: حدثني محمد بن إسماعيل الحسيني ، عن أبي محمد الحسن بن علي الثاني (عليه السلام)، قال: إن موسى (عليه السلام) قبل وفاته بثلاثة أيام دعا المسيب وقال له:

إني ظاعن عنك في هذه الليلة إلى مدينة جدي رسول الله (صلى الله عليه وآله)، لأعهد إلى من بها عهدا أن يعمل به بعدي

قال المسيب: قلت: مولاي، كيف تأمرني والحرس والأبواب! كيف أفتح لك الأبواب والحرس معي على الأبواب وعليها أقفالها؟

فقال: يا مسيب، ضعفت نفسك في الله وفينا؟

.قلت: يا سيدي، بين لي

.فقال: يا مسيب، إذا مضى من هذه الليلة المقبلة ثلثها، فقف فانظر

قال المسيب: فحرمت على نفسي الانضجاع في تلك الليلة، فلم أزل راكعا وساجدا وناظرا ما وعدنيه، فلما مضى من الليل ثلثه غشيني النعاس وأنا جالس، فإذا أنا بسيدي موسى يحركني برجله، ففزعت وقمت قائما، فإذا بتلك الجدران المشيدة، والأبنية المعلاة، وما حولنا من القصور والأبنية، قد صارت كلها أرضا، فظننت بمولاي أنه أخرجني من المحبس الذي كان فيه، قلت: .مولاي، خذ بيدي من ظالمك وظالمي

فقال: يا مسيب، تخاف القتل؟

.قلت: مولاي، معك لا

فقال: يا مسيب فاهدأ على حالتك، فإنني راجع إليك بعد ساعة واحدة، فإذا .وليت عنك فسيعود المحبس إلى شأنه

قلت: يا مولاي، فالحديد الذي عليك، كيف تصنع به؟

فقال: ويحك يا مسيب! بنا والله، ألان الله الحديد لنبيه داود، كيف يصعب !علينا الحديد؟

قال المسيب: ثم خطا، فمر بين يدي خطوة ولم أدر كيف غاب عن بصري، ثم ارتفع البنيان وعادت القصور على ما كانت عليه، واشتد اهتمام نفسي، وعلمت أن وعده الحق، فلم أزل قائما على قدمي، فلم ينقض إلا ساعة كما حده لي، حتى

رأيت الجدران والأبنية قد خرت إلى الأرض سجدا، وإذا أنا بسيدي (عليه السلام) وقد عاد إلى حبسه، وعاد الحديد إلى رجليه، فخررت ساجدا لوجهي بين يديه، فقال لي: ارفع رأسك يا مسيب، وأعلم أن سيدك راحل عنك إلى الله في ثالث هذا اليوم الماضي.

فقلت: مولاي، فأين سيدي علي؟

فقال: شاهد غير غائب يا مسيب، وحاضر غير بعيد، يسمع ويرى[21]

ترجمہ: ابو محمد مولا امام حسن بن علی الثانیؑ سے منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے اپنی شہادت سے تین دن پہلے مسیب کو بلایا اور اس سے فرمایا: میں آج تمہارے پاس سے کوچ کر کے اپنے ناناؐ کے شہر مدینہ جا رہا ہوں تا کہ اُس شخصیت کو عہدِ امامت سونپ آؤں جو میرے بعد امامت کی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے یہ عہد پورا کرے گا۔

---

(1) الهداية الكبرى - الحسين بن حمدان الخصيبي - الصفحة ٢٦٥

(2) دلائل الامامہ،صفحہ 315،عربی

معرفتِ آل محمدؐ صفحہ 313،اردو

مسیب کہتا ہے: یہ سن کر میں نے عرض کیا: اے میرے آقا و مولا! آپ مجھے کیسے یہ حکم دے رہے ہیں جبکہ محافظ سپاہی قید خانے کے دروازے پر موجود ہیں اور قید خانے کے تمام دروازے بند ہیں۔ میں کیسے آپؑ کیلئے دروازہ کھول سکتا ہوں جب کہ میرے ہمراہ درواوں پر محافظ سپاہی کھڑے ہوتے ہیں۔

یہ سن کر آپؑ نے فرمایا: اے مسیب! تمہارا اللہ اور ہم پر عقیدہ و یقین کمزور ہے۔ اس پر مسیب نے عرض کیا: اے میرے سید و سردار! آپؑ مجھے بتائیں کہ آپ کیسے تشریف لے جائیں گیں۔ آپؑ نے فرمایا: جب آج رات کا ایک تہائی حصہ گزر جائے تو تم دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھنا کہ میں کیسے جاتا ہوں۔

مسیب کہتا ہے: میں نے اس رات اپنے اوپر سونا حرام قرار دیا اور میں رکوع و سجود میں مشغول رہا اور اس بات کا منتظر تھا جو آپؑ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو مجھ پر اونگھ طاری ہو گئی اور میں بیٹھے بیٹھے ہی سو گیا۔

اتنے میں میرے سردار امام موسیٰ کاظمؑ میرے پاس تشریف لائے اور اپنے پاؤں کے ساتھ مجھے ہلایا اور میں ڈر کر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بلند و بالا عمارتیں اور مضبوط دیواریں اور ہمارے ارد گرد موجود محلات اور عمارات سب ہموار زمین میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ میں نے یہ سمجھا کہ میرے آقا و مولاؑ نے مجھے اس زندان سے باہر نکال دیا ہے جس میں وہ قید تھے لہذا میں نے آپؑ سے عرض کیا: اے میرے مولاؑ آپؑ پر اور مجھ پر ظلم کرنے والوں سے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے چھٹکارا دیجیے۔

اس پر آپؑ نے فرمایا: اے مسیب! تمہیں قتل ہو جانے کا ڈر ہے؟

میں نے عرض کیا: اے میرے مولاؑ آپؑ کے ہمراہ مجھے قتل ہونے کا کوئی ڈر نہیں ہے۔

اس پر آپؑ نے فرمایا: اے مسیب! تم پر سکون ہو جاؤ، میں ایک گھنٹے گزرنے کے بعد تمہارے پاس واپس آجاؤں گا اور جب میں تمہاری نظروں سے او جھل ہو جاؤں گا تو یہ قید خانہ اپنی اصل حالت میں لوٹ آئے گا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے مولاؑ! جو زنجیریں آپؑ نے پہن رکھی ہیں ان کا کیا کریں گیں؟

آپؑ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے! اے مسیب! اگر اللہ کے نبی داؤدؑ کیلئے لوہا موم ہو سکتا ہے تو ہمارے لیے لوہے کا موم ہونا کیونکہ مشکل ہے۔

مسیب کہتا ہے: پھر آپؑ نے قدم بڑھایا اور میرے سامنے ایک قدم چلے تھے اور پھر مجھ کچھ معلوم نہیں کہ آپؑ کیسے میری نظوں سے غائب ہو گئے۔ پھر عمارتیں دوبارہ بلند ہو گئیں اور محالات اپنی پہلی حالت میں واپس لوٹ آئے۔ پھر مجھے یقین ہوا کہ آپکا وعدہ حق ہے۔

پس! میں اپنے قدموں پر کھڑا رہا یہاں تک کہ ایک گھنٹہ پورا ہوا جیسا کہ آپؑ نے مجھے فرمایا تھا تو میں نے دیکھا کہ تمام عمارتیں اور دیواریں زمین پر سجدہ ریز ہو گئی ہیں اور میرے سید و سردار قید خانے میں واپس لوٹ آئے ہیں اور زنجیریں آپکے پیروں میں واپس آ گئیں۔

یہ دیکھ کر میں سجدے میں گر گیا جبکہ اس وقت میرا چہرہ آپؑ کی طرف تھا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے مسیب! اپنا سر اٹھائو اور جان لو کہ تمہارا یہ سید و سردارؑ تین دن کے بعد تم سے جدا ہو کر اللہ کی بارگاہ میں چلا جائے گا۔

یہ سُن کر میں نے عرض کیا: مولا علی رضاؑ کہاں ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ شاہد ہیں، غائب نہیں ہیں، وہ حاضر ہیں دور نہیں ہیں، وہ سنتے اور دیکھتے ہیں۔

15۔ عن محمد بن حمدان، عن إبراهيم بن بلطون، عن أبيه قال: كنت أحجب المتوكل، فأهدي له خمسون غلاما " من الخزر فأمرني أن أتسلمهم وأحسن إليهم، فلما تمت سنة كاملة كنت واقفا " بين يديه إذ دخل عليه أبو الحسن علي بن محمد النقي عليهما السلام، فلما أخذ مجلسه أمرني أن أخرج الغلمان من بيوتهم، فأخرجتهم، فلما بصروا بأبي الحسن عليه السلام سجدوا له بأجمعهم، فلم يتمالك المتوكل أن قام يجر رجليه حتى توارى خلف الستر، ثم نهض أبو الحسن عليه السلام

فلما علم المتوكل بذلك خرج إلي وقال: ويلك يا بلطون، ما هذا الذي فعل هؤلاء الغلمان؟ فقلت: لا والله، ما أدري. قال:

سلهم. فسألتهم عما فعلوا فقالوا: هذا رجل يأتينا كل سنة فيعرض علينا الدين، ويقيم عندنا عشرة أيام، وهو وصي نبي المسلمين۔

فأمرني بذبحهم، فذبحتهم عن آخرهم۔

فلما كان وقت العتمة صرت إلى أبي الحسن عليه السلام، فإذا خادم على الباب فنظر إلي، فلما بصر بي قال: " ادخل " فدخلت، فإذا هو - عليه السلام - جالس فقال: " يا بلطون ما صنع القوم؟ " فقلت:

يا ابن رسول الله ذبحوا والله عن آخرهم، فقال لي: "كلهم؟ " فقلت:

إي والله۔

فقال عليه السلام: " أتحب أن تراهم؟ " قلت: نعم، يا ابن رسول الله. فأومأ بيده أن ادخل الستر، فدخلت فإذا أنا بالقوم قعود وبين أيديهم فاكهة يأكلون۔[1]

ترجمہ: ابراہیم بن بلطون اپنے والد سے نقل کرتا ہے کہ اس نے کہا: میں متوکل عباسی کے دربانوں میں سے ایک دربان تھا، ایک دن اسے خزر کی طرف سے پچاس غلام بطور ہدیہ بھیجے گئے، اس نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اپنی تحویل میں لے لوں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں۔

---

(1) الثاقب فی المناقب صفحہ 529

اس واقعہ کو پورا ایک سال گزر گیا، ایک دن متوکل کے دربار میں میں موجود تھا کہ اچانک امام ہادیؑ تشریف لائے، جب آپؑ اپنی جگہ پر تشریف فرماں ہوگئے تو متوکل نے حکم دیا کہ ان غلاموں کو حاضر کیا جائے۔

میں نے اسکے حکم پر عمل کیا، جب وہ داخل ہوئے اور ان کی نگاہیں امام علی نقیؑ کے چہرے پر پڑیں تو تمام کے تمام سجدے میں گر گئے۔

جب متوکل نے یہ ماجرا دیکھا تو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا، غصے سے اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا پردے کے پیچھے جا کر چھپ گیا، اس کے بعد امام علی نقیؑ وہاں سے اٹھے اور باہر چلے گئے۔

جب متوکل کو معلوم ہو گیا کہ آپؑ وہاں سے تشریف لے جا چکے ہیں، وہ پردے کے پیچھے سے آیا اور آکر کہتا ہے: اے بطلون! تیرے اوپر افسوس ہو، غلاموں نے یہ کیسا کام انجام دیا ہے؟

میں نے کہا اللہ کی قسم، مجھے معلوم نہیں ہے۔

اس نے کہا ان غلاموں سے پوچھو؟

میں نے غلاموں سے پوچھا کہ تم لوگوں نے یہ کیا کام انجام دیا ہے؟

انہوں نے کہا: وآقاؑ یہاں تشریف فرماں تھے، وہ سال میں دس دن ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے سامنے دین کے مسائل بیان فرماتے ہیں وہ مسلمانوں کے پیغمبر کے جانشین ہیں۔

متوکل جب انکی پوری داستان سن چکاتواس نے حکم دیا کہ تمام غلاموں کو قتل کر دیا جائے میں نے بھی اس کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے تمام کو قتل کر دیا۔

شام کے وقت میں امام علی نقیؑ کی خدمتِ اقدس میں شرفیاب ہوا، آپ کا خادم دروازے پر کھڑا مجھے دیکھتا رہا، جب اس نے مجھے پہچان لیا تو کہتا ہے کہ اندر چلے جاؤ، میں اندر گیا، امام ہادیؑ بیٹھے ہوئے تھے وہ میری طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں:

بطلون! ان غلاموں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے؟

میں نے عرض کیا: یابن رسول اللہؐ اللہ کی قسم سب کو قتل کر دیا گیا ہے۔

مولاؑ نے فرمایا: کیا تمام کو قتل کر دیا گیا ہے؟

میں نے عرض کیا: ہاں۔

مولاؑ نے فرمایا: کیا انہیں دیکھنا پسند کروگے؟

میں نے عرض کیا: جی بلکل میرے مولاؑ

امام ہادیؑ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ اس پردے کے پیچھے جاؤ میں پردے کے پیچھے گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ تمام کے تمام غلام بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے سامنے پھل وغیرہ پڑے ہوئے یں، کہ جنہیں وہ کھانے میں مصروف ہیں۔

16ـ حدثنا أبو عبد الله الحسين بن أحمد العلوي من ولد محمد بن علي ابن أبي طالب، قال: حدثنا أبو الحسن علي بن أحمد بن موسى، قال: حدثنا أحمد بن علي، قال: حدثني أبو علي الحسن بن إبراهيم بن علي العباسي، قال: حدثني أبو سعيد عمير بن مرداس الدولقي ، قال: حدثني جعفر بن بشير المكي، قال: حدثنا وكيع، عن المسعودي رفعه، عن سلمان الفارسي (رحمه الله)، قال: مر إبليس بنفر يتناولون أمير المؤمنين (عليه السلام)، فوقف أمامهم، فقال القوم: من الذي وقف أمامنا؟

فقال: أنا أبو مرة. فقالوا: يا أبا مرة أما تسمع كلامنا؟ فقال: سوءة لكم، تسبون مولاكم علي بن أبي طالب! فقالوا له: من أين علمت أنه مولانا؟ فقال: من قول نبيكم: من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه، وانصر من نصره، واخذل من خذله. فقالوا له: فأنت من مواليه وشيعته؟ فقال: ما أنا من مواليه ولا من شيعته، ولكني أحبه، وما يبغضه أحد إلا شاركته في المال والولد

فقالوا له: يا أبا مرة، فتقول في علي شيئا؟ فقال لهم: اسمعوا مني معاشر الناكثين والقاسطين والمارقين، عبدت الله عز وجل في الجان اثني عشر ألف سنة، فلما أهلك الله الجان شكوت إلى الله عز وجل الوحدة، فعرج بي إلى السماء الدنيا،

فعبدت الله عز وجل في السماء الدنيا اثني عشر ألف سنة أخرى في جملة الملائكة، فبينا نحن كذلك نسبح الله عز وجل ونقدسه إذ مر بنا نور شعشعاني، فخرت الملائكة لذلك النور سجدا، فقالوا: سبوح قدوس، نور ملك مقرب أو نبي مرسل، فإذا النداء، من قبل الله عز وجل: لا نور ملك مقرب ولا نبي مرسل، هذا نور طينة علي بن أبي طالب[1]،[2]،[3]،[4]،[5]

ترجمہ: سلمان فارسی سے روایت ہے کہ ایک دن شیطان چند بندوں کے پاس سے گزرا کہ جو علیؑ کے بارے میں بری گفتگو کر رہے تھے تو شیطان ان کے برابر میں سامنے آکر کھڑا ہو گیا تو ان لوگوں نے کہا کہ تو کون ہے جو ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا ہے؟ شیطان نے جواب دیا میں ابو مرہ ہوں۔ اُنہوں نے کہا تو نے ہماری باتیں سنی ہیں؟ شیطان نے جواب دیا کہ بد بختی ہے تم لوگوں کیلئے تم مولا علیؑ کے بارے میں بکواس کر رہے تھے۔ ان لوگوں نے کہا کہ تجھے کیسے پتا کہ وہ ہمارے مولا ہیں؟

---

(1) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٣٩ - الصفحة ١٦٢

(2) كشف المهم في طريق خبر غدير خم - السيد هاشم البحراني - الصفحة ٣٦

(3) علل الشرائع - الشيخ الصدوق - ج ١ - الصفحة ١٤٤

(4) شجرة طوبى - الشيخ محمد مهدي الحائري - ج ٢ - الصفحة ٢٢٣

(5) الامالی شیخ صدوق صفحہ 347

شیطان نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا: جس جس کا میں مولا پس اُسی کا علیؑ مولا ہے یا اللہ جو علیؑ سے محبت رکھے تو بھی اُس سے محبت رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے تو بھی اُس سے دشمنی رکھ جو علیؑ کی مدد کرے تو بھی اُسی کی مدد کر، جو اسکو ذلیل وخوار کرے تو بھی اُسی کو ذلیل وخوار کر۔

ان لوگوں نے کہا کیا تو بھی علیؑ کے دوستوں اور انکے شیعوں میں سے ہے؟

شیطان نے جواب دیا: کہ میں اسکےؑ موالی اور شیعوں میں سے نہیں ہوں، لیکن اس سے محبت کرتا ہوں اور جو شخص اس سے دشمنی کرے میں اُس دشمن کے مال اور اولاد میں شامل ہو جاتا ہوں۔

ان لوگوں نے کہا: اے ابو مرہ! تو کوئی چیز علیؑ کے بارے میں بیان کر سکتا ہے؟

شیطان نے جواب دیا: سنو اے گروہ ناکثین، قاسطین اور مارقین! میں نے جنوں میں 12 ہزار سال اللہ کی عبادت کی ہے تو جب اللہ نے جنوں کو ہلاک کر دیا تو میں نے اپنی تنہائی کا اللہ سے شکوہ کیا۔ تو اللہ نے مجھے آسمان کی طرف بلند کر دیا اور میں نے دنیا کے آسمان پر 12 ہزار سال اللہ کی عبادت کی۔ اور فرشتوں کے ساتھ اللہ کی عبادت میں مصروف رہا۔ اور ہم اللہ کی تسبیح و تحلیل بیان کرتے تھے کہ ایک نور ہم نے دیکھا کہ تمام فرشتے اسکے سامنے زمین پر سر رکھے ہوئے سبوح قدوس کی تسبیح کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ فرشتہ مقرب ہے یا نبیِ مرسل کا نور ہے تو اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ نہ یہ فرشتہ مقرب کا ہے نہ ہی نبی مرسل کا بلکہ یہ نور علیؑ کی طینت کا ہے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا:انا باب السجود[1،2،3]

ترجمہ: میں سجدوں کا در ہوں۔

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿الإنشقاق: ٢١﴾

ترجمہ: جب ان پر القرآن پڑھا جاتا ہے تو یہ سجدہ نہیں کرتے۔

قال الامام الصادق : اين ما كُنتَ وسمعتَ اسم امير المؤمنين علي وُجِبَ عليك السجود[4]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں: تم جہاں بھی ہو اوراسمِ امیر المومنین علیؑ سنو تم پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

---

(1) مجمع النورين - الشيخ أبو الحسن المرندي - الصفحة ٣٣٩
(2) خطب النادره امیر المومنین،خطبہ افتخاریہ،صفحہ 193،عربی
(3) مشارق أنوار اليقين - الحافظ رجب البرسي - الصفحة ٢٦١
(4) كتاب / فضائل الحيدريه

قبلہ

ہم نے باب مسجود تک بات کی تو سوچا کہ یہاں پر قبلہ پر بھی ایک باب باندھ دیا جائے کہ حقیقی قبلہ و کعبہ کون ہیں جن کی طرف رخ کر کے ہمیں سجدہ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے:

وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰى وَاَخِيۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِكُمَا بِمِصۡرَ بُيُوۡتًا وَّاجۡعَلُوۡا بُيُوۡتَكُمۡ قِبۡلَةً وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ‌ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ [1]

ترجمہ: ہم نے وحی بھیجی موسیٰ اور اسکے بھائی کو کہ مصر میں چند مکان اپنی قوم کیلیئے مہیا کرو اور اپنے ان مکانوں کو قبلہ قرار دو اور صلاۃ قائم کرو اور اہل ایمان کو بشارت دے دو۔

اللہ نے موسیٰ اور ہارونؑ کے گھروں کو اُنکی قوم کیلیئے قبلہ قرار دیا اور رسول اللہؐ فرما رہے ہیں

يا علي أنت مني بمنزلة هارون من موسى (صحیح بخاری)

ترجمہ: یا علیؑ تیری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کی موسیٰؑ سے تھی۔

آیت واضح کر رہی ہے کہ موسیٰ اور ہارونؑ کا گھر اُنکی قوم کیلیئے قبلہ ہیں اور حدیث منزلت بتا رہی ہے کہ جیسے ہارون اور موسیٰؑ کا تعلق تھا امیر المومنینؑ اور رسول اللہؐ کا بھی وہی تعلق ہے تو ان کے گھر بھی عالمین کیلیئے قبلہ ہیں۔

---

(1) (سورہ یونس آیت نمبر 87)

یہاں ایک جملہ کہوں گا:

"میرے نبیؐ کے پسینے کے دو قطرے (موسیٰ وہارونؑ) کا گھر اُنکی امت کیلئے قبلہ ہو سکتا ہے تو یہ بات سوچنی چاہیے کہ محمدؐ کا خون جو ثار اللہ ہے وہ خون کیا ہو گا"

زیارت جامعہ کے جملے ہیں:

یہ جملے اُس وقت کے ہیں جب زائر قبر معصومؑ پر سر رکھتا ہے اور کہتا ہے:

بِأَبِی أَنْتُمْ وَ أُمِّی یَا آلَ الْمُصْطَفَی إِنَّا لا نَمْلِکُ إِلا أَنْ نَطُوفَ حَوْلَ[1]

ترجمہ: میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اولاد مصطفیؐ ہم کچھ نہیں کر سکتے سوائے اس کہ آپ کے نورانی مقبروں کا طواف کرتے ہیں۔

تبھی رسول اللہؐ نے فرمایا:

قال رسول الله صلّى الله عليه و آله و سلم: يا على أنت بمنزلة الكعبة[2]

ترجمہ: یا علیؑ تیری منزلت کعبہ کی سی ہے۔

ایک روایت میں ہم دیکھتے ہیں کہ:

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 1124

(2) اہل سنت کتاب، کنوز الحقائق صفحہ 203

قال رسول اللّٰہ علیه و آله و سلم: مثل علیّ فیکم أو قال: فی ھذه الامة کمثل الکعبة المشرفة النظر إلیھا عبادة و الحج إلیھا فریضة[1]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: علیؑ کی مثال اس امت میں کعبہ کی سی ہے، اسؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے اور اسکیؑ طرف حج کیلئے جانا فریضہ ہے۔

قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه و آله و سلم، أنت بمنزلة الکعبة تؤتی و لا تأتی، فان أتاک ھؤلاء القوم فسلّموھا إلیک یعنی الخلافة فاقبل منھم و إن لم یأتوک فلا تأتھم حتّی یأتوک[2]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: اے علیؑ تمہاری منزلت کعبہ کی ہے، لوگ کعبہ کے پاس جاتے ہیں وہ لوگوں کے پاس نہیں جاتا۔ اگر یہ امت تم کو اپنا خلیفہ تسلیم کرلے تو تم بھی ان کی حاکمیت قبول کرلینا اور اگر یہ لوگ تمہارے پاس نہیں آتے تو تم بھی ان کے پاس مت جانا، جب تک وہ خود تمہارے پاس نہیں آتے۔

مزید چند احادیث کعبہ و قبلہ کے حوالے سے پیش کرتے ہیں:

---

(1) کتاب المناقب، علام عبد اللہ الشافعی، باب فضیلتِ امیر المومنینؑ

(2) اہل تسنن کتاب ذیل اللئالی، علامہ الشیخ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی صفحہ 42

1۔قال سیدة النساء العالمینؑ : أنا البیت المعمور[1]

سیدہ بنت محمدؐ حجاب اللہؑ نے فرمایا: میںؑ بیت المعمور ہوں۔

بیت المعمورؑ وہ ہے کہ جسکا طواف فرشتے کرتے ہیں۔

2۔قال أمیرالمؤمنین : أنا البیت المعمور[32]

ترجمہ: مولا علیؑ فرماتے ہیں میں بیت المعمور ہوں۔

---

(1) الفضائل ، لابن شاذان القمي،صفحہ 82
(2) ينابيع المودة لذوي القربى - القندوزي - ج ٣ - الصفحة ٢٠٧
(3) مشارق أنوار اليقين - الحافظ رجب البرسي - الصفحة ٢٦١

3۔ باسناده إلى الفضل بن شاذان، عن داود بن كثير، قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أنتم الصلاة في كتاب الله عز وجل وأنتم الزكاة، [وأنتم الصيام]، وأنتم الحج؟

فقال: يا داود نحن الصلاة في كتاب الله عز وجل، ونحن الزكاة، ونحن الصيام، ونحن الحج، (ونحن الشهر الحرام)، ونحن البلد الحرام، ونحن كعبة الله ونحن قبلة الله، ونحن وجه الله، قال الله تعالى: (فأينما تولوا فثم وجه الله)[1،2،3]

ترجمہ: اسناد کے ساتھ فضل بن شاذان سے مروی ہے کہ داؤد بن کثیر نے مولا صادقؑ سے پوچھا کہ (مولاؑ) کیا آپؑ اللہ کی کتاب میں صلاۃ ہیں؟ اور کیا آپؑ زکوۃ ہیں اور کیا آپؑ صیام (روزے) ہیں اور کیا آپؑ حج ہیں اللہ کی کتاب میں؟؟

مولا صادقؑ نے فرمایا اے داؤد ہم اللہ کی کتاب میں صلاۃ ہیں، اور ہم ہی زکوۃ ہیں اور ہم ہی صیام (روزے) ہیں اور ہمؑ ہی حج ہیں اور ہم ہی شہر حرام ہیں اور ہم ہی اللہ کا کعبہ ہیں اور ہمؑ ہی اللہ کا قبلہ ہیں اور ہم وجہ اللہ ہیں جسکے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ تم جدھر بھی رخ کروگے وجہ اللہ کو پائوگے۔

---

(1) تفسیر کنز الدقائق و بحر الغرائب،جلد 1 صفحہ 4

(2) بحار الانوار جلد 24 صفحہ 30

(3) البرھان فی تفسیر القرآن جلد 1 صفحہ 52

جب مولاؑ نے فرمادیا کہ قرآن میں نماز، روزہ، حج، زکوۃ، کعبہ، قبلہ سے مراد ہمؑ ہیں تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ جہاں بھی قرآن میں نماز، روزہ، حج، زکوۃ، کعبہ، قبلہ کا ذکر آیا وہاں سے مراد محمد و آل محمدؑ ہیں۔

4۔عن الصادق (علیه السلام) قال: نحن قبلة الله ونحن کعبة الله [1]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں ہم ہی اللہ کا قبلہ ہیں اور ہم ہی اللہ کا کعبہ ہیں۔

5۔قال موسی بن جعفر: قبلة العارفین[2]

ترجمہ: مولا موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں کہ امیر المومنینؑ معرفت رکھنے والوں کا قبلہ ہیں۔

6۔قال امیر المؤمنین: أنا أنزلت الکتاب المسطور فی رق المنثور وأنا صاحب البیت المعمور و عندی علم الساعة لا یعلمها الا أنا وأعلم ما فی الارحام[3]

ترجمہ: میں وہ ہوں جس نے کتابِ مسطور کو رقِ منشور پر نازل کیا اور میں ہی بیت المعمور کا مالک ہوں اور میرے پاس ہی الساعتہ (ظہورِ امام زمانہؑ) کا علم ہے جسکو سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا۔

---

(1) مستدرك سفينة البحار، الشيخ علي النمازي الشاهرودي ، جلد 8 صفحہ 404

(2) مصباح المتهجد جلد 2 صفحہ 767

(3) کتاب الطاعة متی تقدم الساعة صفحہ 361

7۔ قال امیر المؤمنین:انا صاحب القبلیتین[1،2،3]

ترجمہ: مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں علیؑ دونوں قبلوں کا مالک ہوں۔

8۔ قال أمیرالمؤمنین : أنا باطن الحرم[4]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میںؑ حرم کا باطن ہوں۔

9۔ وَّاَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا [5]

ترجمہ: اور مسجدیں خاص اللہ کیلئے ہیں تو تم نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو۔

---

(1) الخصائص الفاطمیہ،الشیخ محمد باقر الکجوری،جلد 2 صفحہ504

(2) بحار الانوار،جلد 25 صفحہ 33

(3) مشارق الانوار الیقین،صفحہ 270

(4) مشارق الانوار الیقین،صفحہ 261

(5) (سورہ جن آیت 18)

عنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ: عَن مولانا الإمام الرِّضَا صلوات الله علیه فِي قَوْلِهِ وَ أَنَّ الْمَساجِدَ لِلَّهِ فَلا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداً قَالَ الْمَسَاجِدُ الْأَئِمَّةُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ[1،2]

ترجمہ: حسین ابن خالد سے روایت ہے کہ مولا رضاؑ نے اس آیت کہ مسجد اللہ کیلئے خاص ہیں تو تم اللہ کے ساتھ کسی کو نا پکارو کی تفسیر میں فرمایا کہ مساجد سے مراد آئمہؑ ہیں۔

10۔ مولا عباسؑ نے کعبہ کی چھت پر بلند ہو کر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اُسکی پہلی سطر میں مولاؑ نے فرمایا:

الحمد الله الذی شرف هذا بقدوم ابیه من کان بلا مس بیتا اصبح قبلة[3]

ترجمہ: حمد خاص ہے اللہ کیلئے جس نے اس گھر (کعبے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) امام حسینؑ کے والد امیر المومنینؑ کے قدموں سے فضیلت عطا کی۔

11۔به امام باقر عرض کردند : اشتراک ما با اهل عامه چی است ؟

حضرت باقر فرمودند : فقط یک قبله است که آن هم موقع ظهور ، وقتی حضرت مهدی بیایید به سمت کربلا تغییر پیدا می کند[4]

---

(1) البرهان فی تفسیر القرآن جلد صفحه 512

(2) تفسیر القمی جلد 2 صفحه 390

(3) مناقب ساداة الکرام سید عین العارفین هندی

(4) کتاب احکام قبله صفحه 75

ترجمہ: امام محمد باقرؑ سے کہا گیا کہ اہل عامہ کے ساتھ ہم کس بات میں مشترک ہیں؟

مولاؑ نے فرمایا: فقط ایک قبلہ ہونے میں ہم مشترک ہیں لیکن جب ظہورِ امام زمانہؑ ہو گا تو مولاؑ کربلا کو کعبہ بنا دیں گیں۔

12۔در ایام ظهور حضرت مهدی سهم ، حج در کربلا برگزار می شود[1]

ترجمہ: ایامِ ظہور امام زمانہؑ میں حج کربلا میں کیا جائے گا۔

13۔زوبهذا الاسناد، عن المفضل بن عمر قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: كأني أنظر إلي القائم عليه السلام على منبر الكوفة وحوله أصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا عدة أهل بدر، وهم أصحاب الألوية وهم حكام الله في أرضه على خلقه، حتى يستخرج من قبائه كتابا مختوما بخاتم من ذهب عهد معهود من رسول الله صلى الله عليه وآله فيجفلون عنه إجفال الغنم البكم، فلا يبقى منهم إلا الوزير وأحد عشر نقيبا، كما بقوا مع موسى ابن عمران عليه السلام فيجولون في الأرض ولا يجدون عنه مذهبا فيرجعون إليه، والله إني لا عرف الكلام الذي يقوله لهم فيكفرون به[2]

---

(1) كتاب احكام قبله صفحه 75

(2) كمال الدين و تمام النعمه،شيخ صدوق، جلد 1 صفحه 701

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جب سرکار امام زمانہؑ ظہور فرمائیں گیں تو ممبر کوفہ پر تشریف فرماں ہونگے مولاؑ کے ارد گرد مولاؑ کے 313 اصحاب موجود ہونگے جو پوری زمین کے مالک ہونگے، وہ مولا کے قریب ہونگے اور مولاؑ اپنی عبا سے ایک کتاب برامد کریں گیں اُس کتاب میں سے مولاؑ ایک جملہ پڑھیں گیں اپنی شان میں، جیسے ہی 313 وہ جملہ سنیں گیں 313 وہ جملہ سننے کے بعد بھاگ جائیں گیں مولاؑ کے پاس سے صرف مولاؑ کے بارہ نقیب اور ایک وزیرؑ باقی رہ جائے گا وہ جہاں بھی بھاگ کر جائیں گیں اُنکے آگے دیواریں کھڑی ہو جائیں گیں آخر وہ تھک کر واپس امامؑ کی بارگاہ میں تشریف لائیں گیں اور پھر مولاؑ اُنکی معرفت میں اضافہ فرمائیں گیں تو وہ مولاؑ کی باتوں کو پھر برداشت کر پائیں گیں۔

شیخ زین العابدین نجفی در کتابش از شیخ صدوق از کتاب اکمال الدین نقل می کند در ذیل همین روایت (ولی در بعضی از نسخ مشاهده نشده است)

لعل المراد بالكلام الذي يذكره القائم لايه لاصحابه هو جعله كربلاء قبلة للناس[1]

ترجمہ: شیخ زین العابدین نجفی فرماتے ہیں کہ یہ جو روایت ہے شیخ صدوق کی کتاب اکمال الدین کی جو پہلے نقل کی گئی ہے جس میں مولاؑ اپنی عبا سے کتاب نکال کر ایک جملہ کہیں گیں وہ جملہ یہ ہو گا

(1) بیان الائمہ، زین العابدین نجفی، جلد 3 صفحہ 69

مولاؑ فرمائیں گیں اپنے اصحاب سے کہ

"میں آج سے کربلا کو تم لوگوں کا قبلہ قرار دیتا ہوں"

هُوَ

لفظ ھو قرآن میں دو طرح استعمال ہوا ہے۔ ایک مقام پر اللہ کا تعارف "ھو" سے کرایا گیا ہے اور دوسرے مقام پر "ھو" کا تعارف اللہ کے ذریعے کرایا گیا ہے۔

اللہ (اسم) ھو کا تعارف کروا رہا ہے اور ھو اللہ (معنی) کا تعارف کروا رہا ہے۔

اللہ جو اسمِ وجودی ہے اس پر تو ہم بات کر کے ثابت کر چکے ہیں کہ اللہِ وجودی محمد و آل محمدؐ ہیں۔

ھو پر ہم حدیث پیش کرتے ہیں پھر آگے بات کرتے ہیں:

حدثنا أبو محمد جعفر بن علي بن أحمد الفقيه القمي، ثم الإيلاقي رضي الله عنه، قال: حدثني أبو سعيد عبدان بن الفضل، قال: حدثني أبو الحسن محمد بن يعقوب بن محمد بن يوسف بن جعفر بن إبراهيم بن محمد بن علي بن عبد الله بن جعفر بن أبي طالب بمدينة خجندة، قال: حدثني أبو بكر محمد بن أحمد بن شجاع الفرغاني، قال: حدثني أبو الحسن محمد بن حماد العنبري بمصر، قال: حدثني إسماعيل بن عبد الجليل البرقي، عن أبي البختري وهب بن وهب القرشي، عن أبي عبد الله الصادق جعفر بن محمد، عن أبيه محمد بن علي الباقر عليهم السلام

في قول الله تبارك وتعالى: (قل هو الله أحد) قال:-----------------،
وهو اسم مكنى مشار إلى غائب[1]

ترجمہ: اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ مولا جعفر صادقؑ نے اپنے بابا مولا محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے قول: قل ھو اللہ احد (میں ھو کے بارے میں فرمایا کہ) ھو اسمِ مکنون (پوشیدہ اسم) ہے جو اشارہ کرتا ہے غائب کی طرف۔

کتاب شریف اقبال اعمال میں جو کہ مرحوم سید ابن طاووس کی خاص کتب میں سے ہے روز عیدِ قربان کی دعا میں بیان ہوا ہے کہ:

اللهم اني أسألك « باسمك » بسم الله الرحمن الرحيم ، و أسألك « باسمک » الذي لا إله الا هو الحي القيوم الذي لا تأخده سنة ولا نوم ، الذي ملأ السماوات و الارض[2]

ترجمہ: یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے اسم بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ذریعے سے اور سوال کرتا ہوں تیرے اسم لا الہ الا ھو کے ذریعے سے جو حی اور قیوم ہے نہ ہی جسکو نیند آتی ہے اور نا ہی اونگ اور لا الہ الا ھو ہی وہ اسم ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو اپنی تجلی سے پر کر دیا ہے۔

---

(1) کتاب التوحید تفسیر قل ھو اللہ احد صفحہ 88،عربی

(2) اقبال الاعمال(ط۔القدیمہ)جلد 1 صفحہ 445

مولا صادق جلا جلالہ فرماتے ہیں:-

هو المعنى ونحن أسماؤه[1]

ترجمہ:-ھو المعنی ہے اور ہم ھو کے اسماء ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ جو تمام اسماء ہیں اُن تمام کو ایک معنی جو ہے وہ اسم اللہ وجودی ہے۔

پہلے ہم نے محمدؐ و آل محمدؐ کا ایک مقام بتایا جس پر یہ اسماء ہیں۔

پھر دوسرا مقام بتایا جس پر یہ اللہِ وجودی ہیں۔

یعنی یہ تمام اسماء بھی ہیں اور تمام اسماء کے معنی بھی ہیں۔

اس حدیث میں مولاؑ فرما رہے ہیں کہ "ھو معنی ہے ہم ھو کے اسماء ہیں"

اب یہاں جو اسماء ہیں یہاں اسم سے مراد اللہ ہے جسکا معنی ھو ہے۔

یعنی اللہِ وجودی کا جو معنی ہے وہ ھو ہے اس پر ہم سورہ حشر کی آخری تین آیات دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

---

(1) کتاب صحیفة الأبرارجلد 5 صفحہ223

ترجمہ: ھو ہی اللہ ہے جو (ھو) لا الہ الا ھو ہے ھو ہی غیب کا جاننے والا ہے اور ھو ہی الرحمن الرحیم ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ‌ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ

ترجمہ: ھو ہی اللہ ہے جو (ھو) لا الہ الا ھو ہے ھو ہی قدوس کا مالک ہے ھو ہی سلامتی، امن دینے والا نگہبان العزیز، الجبار، المتکبر ہے۔ سبحان ہے اللہ اسے جو وہ شریک کرتے ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الۡخَـالِـقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَـهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى‌ ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ

ترجمہ: ھو ہی اللہ ہے ھو ہی خالق، باری، مصور ہے ھو ہی کیلئے ہیں اسماء الاحسنی۔ تسبیح کرتا ہے ھو کی جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور ھو ہی عزیز اور حکیم ہے۔

ان آیات نے یہ واضح کر دیا کہ اللہ سمیت جتنے بھی اسماء ہیں وہ تمام ھو کے ہیں یعنی ھو اُن کا معنی ہے۔

مولا علیؑ نے فرمایا:أنا ھو [1] ترجمہ: میں ھو ہوں۔

قال امیر المومنین: انا هُو فی الاهوت[2]

---

(1) کتاب اسرار الشریعہ

(2) کتاب الواحدہ، محمد بن حسن بن جمهور

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں لاھوت میں ھو ہوں۔

دعائے جوشن کبیر کے جملے ہیں:

يا من هو في قوته على[1]

ترجمہ: اے وہ ھو جو اپنی قوت میں علی ہے۔

مولاؑ سے پوچھتے ہیں کہ ھو کیا ہے؟؟؟؟؟

مولانے فرمایا: قال له السائل: فما هو؟ قال أبو عبد الله عليه السلام: هو الرب وهو المعبود وهو الله وليس قولي: الله إثبات هذه الحروف: ألف ولام وهاء، ولا راء، ولا باء ولكن ارجع إلى معنى وشئ خالق الأشياء وصانعها ونعت هذه الحروف وهو المعنى سمي به الله والرحمن والرحيم والعزيز وأشباه ذلك من أسمائه وهو المعبود عز وجل[2]

سائل نے سوال کیا مولاؑ سے کہ ھو کیا ہے؟

---

(1) بحار الانوار جلد 91 صفحہ 388

(2) اصول کافی، جلد 1 صفحہ 83، عربی

مولا صادقؑ نے فرمایا: ھُوَ رب ہے، ھو معبود ہے، ھو اللہ ہے، اور نہیں ہے میرا قول اللہ کا ثابت ہونا ان حروف سے الف لام اور ھا اور را اور ب سے لیکن اس سے مراد (ھُوَ) ہے جو خالقِ اشیاء ہے اور ان حروف کا بنانے والا ہے اور ان حروف کی نعت سے مراد وہ معنی ہیں جن کا اسم اللہ الرحمن الرحیم اور العزیز ہے اور یہ اسماء شبیہ ہیں ھو کے اسماء میں سے اور ھو معبود عزوجل ہے۔

ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صلوات الله عليه : اسم على صلوات الله عليه واقع على اللاهوت و على صلوات الله عليه هو الله والله هو على صلوات الله عليه[1]

ترجمہ: ابن سنان نے مولا صادقؑ سے روایت کی ہے کہ مولا صادقؑ نے فرمایا: علیؑ کا نام عالمِ لاھوت میں واقع ہے کہ علی اللہ ہے اور اللہ علی ہے۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه:لِي مَعَ الله وَقتٌ لَا يَسَعَنِي مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌ مُرسَلٌ هُوَ فِيه أَنَا وَأَنَا هُوَ[2]

---

(1) رسائل الحكمته العلويه صفحه 26

(2) شرح الخطبه تطنجيه جلد 2 صفحه 465

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں اللہ کے ساتھ ایسے وقت میں بھی ہوتا ہے کہ اُس حالت میں نا ملک مقرب وہاں موجود ہو سکتا ہے اور نا نبی مرسل وہ حالت برداشت کر سکتا ہے اُس وقت ھو (اللہ) میں ہوتا ہوں اور میں ھو (اللہ) ہو جاتا ہوں۔

اس حدیث کو وہی سمجھ سکتا ہے جس نے محمد و آل محمدؑ کے مقامات کو پڑھا ہے جو پیچھے بیان ہوئے ہیں کہ اسم اللہ وجودی ھو ہو جاتا ہے اور ھو اسم اللہ وجودی ہو جاتا ہے جو محمد و آل محمدؑ ہیں۔

قَالَ الْإِمَامِ الصَّادِق سلام الله عليه : لَنا مَعَ الله حالاتٌ هُوَ نَحنُ وَنَحنُ هُوَ وَهُوَ هُوَ وَنَحنُ نَحنُ[321]

ترجمہ: مولا صادقؑ نے فرمایا: ہمارے اللہ کے ساتھ کچھ حالات ایسے ہیں کہ ھو (اللہ) ہم ہیں، اور ہم ھو (اللہ) ہیں اور ھو ھو ہے اور ہم ہم ہیں۔

مولاؑ کی اس حدیث میں بہت سے راز چھپے ہیں ہم اسکی اپنی کم علمی تسلیم کرتے ہوئے تھوڑے سے الفاظ میں اسکی تشریح کرتے ہیں کہ:

---

[1] مکیال المکارم جلد 2 صفحہ295

[2] اللمعة البيضاء - التبريزي الأنصاري - الصفحة ٦٢

[3] الخصایص الفاطمیه {شیخ محمدباقر الکجوری}جلد 2 صفحہ236

مولاؑ نے اپنے اس حدیث پاک میں بس اور بس دو حالتیں بتائی ہیں انکی اللہ کے ساتھ کہ کبھی اللہ یہ ہوتے ہیں اور کبھی یہ اللہ ہوتے ہیں یعنی یہ کبھی بھی ایک دوسرے کے غیر نہیں لازمی ہے کہ کبھی اللہ علی ہو اور کبھی علی اللہ ہو اور مولاؑ نے ااس حدیث پاک میں اللہ کو ھو کہہ کر بلایا ہے اور ہم نے آپکو بتادیا احادیث پیش کرکے اوپر کے ھو کون ہیں۔ ھو بھی یہی ہیں، نحن بھی یہیؑ ہیں، اللہ بھی یہیؑ ہیں۔

کیونکہ ھو بھی انہیؑ کا مقام ہے، اللہ (وجودی) بھی انہی کا مقام ہے، اور نحن بھی انہی کا مقام ہے۔

مزید احادیث پیش کرتے ہیں یہ حدیث مزید واضح ہوجائے گی۔

أَنَا هُوَ الأَلِفُ وَالْيَاءُ، الْبِدَايَةُ وَالنِّهَايَةُ» يَقُولُ الرَّبُّ الْكَائِنُ وَالَّذِي كَانَ وَالَّذِي يَأْتِي، الْقَادِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ[1]

ترجمہ: خداوند فرماتا ہے کہ میں ھو ہوں میں ہی الف ہوں میں ہی اومیگا (ی) ہوں میں ہی ابتداء ہوں میں ہی انتہاء ہوں رب کہتا ہے میں ہی تھا میں ہی ہوں اور میں ہی آؤں گا اور میں ہی ہر شہ پر قادر ہوں۔

قال مولانا امیرالمؤمنین صلوات الله علیه:انا معنی کل هو فی کتاب الله تعالی[2]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں جہاں بھی ھو آیا ہے وہاں سے مراد میں علیؑ ہوں۔

---

(1) سفر رؤيا يوحنا اللاهوتي 1: 8

(2) کتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان صفحه 168

قَالَ رَسُولَ اللّه صلى الله عليه وآله:كل ما كان فى القرآن منه و هو و به و له فهو اميرالمؤمنين صلوات اللہ عليه[1]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قرآن میں جہاں بھی یہ ضمیریں استعمال ہوئی ہیں منه و هو و به و له وہاں سے مراد امیر المومنین ہیں۔

ویسے تو پورے قرآن میں یہ ضمیریں موجود ہیں میں قرآن کی چند آیات پیش کرتا ہوں جس میں یہ ضمیریں استعمال ہوئی ہیں اور اُن آیات کا ترجمہِ حقیقی کروں گا مولاؑ کی اس احادیث کو سامنے رکھ کر:

1۔هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ لَـكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ثُمَّ اسۡتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰٮهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ‌ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ[2]

ترجمہ: علیؑ ہی ہے جس نے خلق کیا تمہارے واسطے جو کچھ زمین میں ہے پھر اوپر کی طرف توجہ فرمائی اور سات آسمان استوار کیے اور علی ہی تو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

2۔ هُوَ الَّذِىۡ يُصَوِّرُكُمۡ فِى الۡاَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُ‌ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ[3]

---

(1) كتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان صفحہ 425

(2) سوره بقره آيت 29

(3) سوره آل عمران آيت 6

ترجمہ: علیؑ ہی تو ہے جو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں بناتا ہے جیسے وہؑ چاہتا ہے لا الہ الا علی اور علیؑ ہی زبردست حکمت والا ہے۔

3۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيۡرٌ[1]

ترجمہ: بے شک علیؑ ہر شی پر قادر ہے۔

4۔ وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الۡاَرۡضِ‌ؕ يَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ وَ جَهۡرَكُمۡ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ[2]

ترجمہ: اور علیؑ ہی اللہ ہے آسمان وزمین میں، علی جانتا ہے تمہارا ظاہر اور باطن اور جانتا ہے جو تم کماتے ہو۔

5۔ وَهُوَ الۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهٖ‌ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ[3]

ترجمہ: اور علیؑ ہی غالب ہے اپنے بندوں پر، اور علیؑ ہی حکیم و خبیر ہے۔

6۔ وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ‌ؕ وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ كُنۡ فَيَكُوۡنُ‌ؕ قَوۡلُهُ الۡحَـقُّ‌ؕ وَلَهُ الۡمُلۡكُ يَوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ‌ؕ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَ الشَّهَادَةِ‌ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ[4]

---

(1) سورہ مائدہ آیت 120

(2) سورہ الانعام آیت نمبر3

(3) سورہ الانعام آیت نمبر 18

(4) سورہ الانعام آیت 73

ترجمہ: علیؑ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے اور جس دن علیؑ کہے گا "کن" کہ حشر ہو جائے اسی دن ہو جائے گی اُسؑ کا ارشاد عین حق ہے اور جس روز صور پھونکا جائیگا اس روز بادشاہی علیؑ کی ہو گی، علیؑ غیب اور شہادت ہر چیز کا عالم ہے اور حکیم و خبیر ہے۔

7۔ لَا تُدۡرِكُهُ الۡاَبۡصَارُ وَهُوَ يُدۡرِكُ الۡاَبۡصَارَ‌ۚ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ[1]

ترجمہ: نگاہیں اُسکو نہیں پاسکتیں اور علیؑ نگاہوں کو پالیتا ہے، علیؑ نہایت باریک اور باخبر ہے۔

8۔ قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِىۡ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىۡءٍ‌ ؕ[2]

ترجمہ: کہہ دو کہ کیا میں اللہ کے علاوہ کوئی رب تلاش کروں اور بے شک علیؑ ہر شہ کا رب ہے۔

9۔ هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ[3]

ترجمہ: علیؑ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ھدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے غلبہ دے پورے دین پر خواہ مشرکین کو یہ بات کتنی ہی ناگوار گزرے۔

10۔ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ‌ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ‌ ۚ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ[4]

---

(1) سورہ الانعام آیت 103

(2) سورہ الانعام آیت 164

(3) سورہ توبہ آیت نمبر 33

(4) سورہ توبہ آیت 129

ترجمہ: پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دیں کہ مجھے کافی ہے اللہ کوئی الہ نہیں سوائے علیؑ کے، اور علیؑ عرش عظیم کا رب ہے۔

11۔ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ کُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ [1]

ترجمہ: علیؑ ہی ہے جس نے خلق کیا رات کو دن کو سورج کو اور چاند کو سب دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

12۔ وَهُوَ الَّذِیْٓ اَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ [2]

ترجمہ: علیؑ ہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی ہے، علیؑ ہے ہی تم کو موت دیتا ہے اور علی ہی پھر تم کو زندہ کرے گا سچ یہ ہے کہ انسان بڑا ہی منکرِ حق ہے۔

13۔ فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ [3]

ترجمہ: پھر حاصل کر لئے اپنے رب (علیؑ) سے آدمؑ نے کچھ کلمات پھر اس نے توبہ کی، جس کو اسکےؑ ربؑ نے قبول کر لیا، کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

14۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی [4]

---

(1) سورہ الانبیا آیت 33
(2) سورہ الحج آیت نمبر 66
(3) سورہ بقرہ آیت 37
(4) سورہ طہ آیت 8

ترجمہ: اللہ کہ کوئی الہ نہیں سوائے علیؑ کہ علیؑ کیلئے ہی ہیں تمام اسماء الحسنیٰ۔

ھو کو سمجھانے کیلئے ایک تحریر آپکے سامنے پیش کرتے ہیں جو عبد ھم مصطفیٰ نے لکھی ہے:

إنَّ كلمة (هو) هي إسم من أسماء الله تعالى ، فحين يريد الله أن يصف نفسه في القرآن الكريم يأتي بكلمة (هو) كما في سورة الحشر { هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ)

ترجمہ: یہ جو کلمہِ ھو ہے یہ اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے، پس جب اللہ نے ارادہ کیا کہ اپنے نفس کی توصیف کرے قرآن الکریم میں تو کلمہ ھو کو لے آیا اور ھو کے ذریعے اپنی توصیف کی جیسا کے سورہ الحشر میں ہے کہ ھو ہی اللہ ہے کہ کوئی الہ نہیں سوائے ھو کہ ھو مالک وقدوس ہے۔

من الخصائص لكلمة (هو) أنَّ محلَّها القلب ، فإذا نطقت بالكلمة فإنَّها لن تخرج من اللسان بواسطة الشفتين كما الكلام بل ستخرج مباشرة من الصدر

ترجمہ: کلمہِ ھو کے خصائص میں سے ہے کہ ھو کا محل دل ہے، پس جب آپ ھو کہتے ہو تو یہ خارج نہیں ہوتا زبان سے ہونٹوں کے ذریعے بلکہ یہ خارج ہوتا ہے سینے کی مشاورت کے ساتھ۔

الهاء هي أول الحروف الباطنية النوريَّة ، و الواو آخر الحروف الظاهرية ،
لذلك الهاء منبعها القلب و خروجها من القلب ، و الواو لا يمكن أن تخرج إلا

عبر الشفاه ، و إذا لفظنا الهاء فإنها مجردة لا تتعلق بشيء و لا تدل على شيء ، أما إذا لفظناها مع الواو فتكون إسم إشارة

ترجمہ: ھو دو حروف کا مجموعہ ہے "ھ" اور "و" کا، یہ "ھ" حروفِ باطنیہ نوریہ کا اول حرف ہے اور "و" حروفِ ظاہریہ کا آخری حرف ہے یہ اس لئے ہے کہ "ھ" کا منبع دل ہے اور "ھ" دل سے خارج ہوتی ہے اور "و" کیلئے ممکن نہیں ہے خارج ہونا سوائے یہ کہ ہونٹوں کے ابھار کے ذریعے، اور جب اور جہاں ہم لفظِ "ھ" کہتے ہیں تو پس لفظِ "ھ" مجرد یعنی تنہا ہوتا ہے اور کسی شی سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ کسی شی کے متعلق نہیں ہوتا اور اسی طرح جب کہیں بھی لفظ "ھ" کے ساتھ "و" آجائے تو یہ اسمِ اشارہ ہوتا ہے۔

فالباطن لا يعرف إلا بظاهره ، و الظاهر لا يكون إلا بباطنه

و هذا معنى الآية (هُوَ الْأَوَّلُ وَ الْآخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ)

ترجمہ: پس باطن پہچانا نہیں جاتا مگر اپنے ظاہر کے ذریعے سے، اور ظاہر ظاہر نہیں ہوتا مگر اپنے باطن کے ذریعے سے اور اس آیت کا یہی معنی ہے کہ ھو ہی اول، آخر، ظاہر اور باطن ہے۔

الهاء ضمير غائب ، و الواو ضمير غائب ، كلاهما يشيران إلى ضمير مفرد مذكر الغائب

ترجمہ: ھ ضمیر غائب ہے اور و بھی ضمیر غائب ہے اور دونوں مزکر، مفرد غائب کی ضمیریں ہیں۔

فالـ (هو) هو الإسم الباطن لله الذي لا يدرك و لا يعرف و لا يحاط به علم لأنَّه غيب في الأزل و ظاهره إسم (الله) الذي به ظهر للوجود و عرف به

ترجمہ: پس جو ھو ہے وہ اللہ کو وہ اسمِ باطن ہے جسکا ناہی ادراک ہو سکتا ہے ناہی معرفت ہو سکتی ہے اور نہ ہی ھو کا احاطہ کیا جاسکتا ہے علم کے ذریعے سے کیوں کہ ھو غیب الازل میں ہے اور ھو کا ظاہر اسم

"اللہ" ہے جسکے ذریعے سے وجود ظاہر ہوا ہے اور اس اسم "اللہ (وجودی)" کے ذریعے سے "ھو" کی پہچان ہوئی۔

فالإسم الباطن (هو) و الظاهر (الله) فكان (هو الله) (هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ)

ترجمہ: جو اسم باطن ھو ہے اسکا ظاہر اللہ ہے تبھی ھو اللہ ہوا جیسا کہ قرآن کی آیت ہے کہ ھو اللہ ہے کہ کوئی الہ نہیں سوائے ھو کے۔

الـ (ه) عدد حروفها بحساب الأبجد خمسة ، و الهاء و الخمسة تكتب دائرة ، و من خصائص الدائرة أنَّ في وسطها نقطة ، هذه النقطة تكون متصلة بجميع زوايا الدائرة ، و هي نقطة توحيد الدائرة

ترجمہ: ھو میں "ھ" کے عدد ابجد کے حساب سے وہ پانچ ہیں، اور جب آپ ھ اور عدد ۵ کو عربی میں لکھو گے تو وہ دائرہ بن جائے گا، (یعنی عربی کا ھ اور گنتی کا ۵ ملتے جلتے ہیں)، اور دائرہ کے خصائص میں سے ہے

کہ جو دائرے کا وصف ہوتا ہے جو اسکا درمیان ہوتا ہے وہ نقطہ ہوتا ہے اور یہ نقطہ تمام دائرے کے زاویوں سے متصل / ملاہوا ہوتا ہے اور یہ نقطہ ہی دائرہِ توحید کا نقطہ ہے۔

و هذه النقطة هي نقطة باء (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ)

ترجمہ: اور یہی وہ نقطہ ہے جو بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ب کے نیچے ہے۔

لأن البسملة هي الجامعة لكل الوجود الإمكاني و فيها إسم (الرحمن) الذي استوى على العرش و أحاط به ، و كل الوجود مصدره العرش و متنزل منه قال تعالى (الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى)

ترجمہ: بے شک یہ جو بسم اللہ ہے یہ تمام وجودِ امکانی کا جامع ہے اور اسی میں رحمن ہے جو عرش پر استوی ہے اور عرش کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور کُل وجود کا مصدر عرش ہی ہے اور اسی بارے میں اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ الرحمن وہ ہے جو عرش پر استوی ہے۔

و النقطة جامعة لكامل البسملة ، عن أمير المؤمنين صلوات الله عليه : انّ جميع أسرار الكتب السّماوية في القرآن ، و جميع ما في القرآن في الفاتحة ، و جميع ما في الفاتحة في البسملة ، و جميع ما في البسملة في باء البسملة ، و جميع ما في باء البسملة في النّقطة الَّتى هي تحت الباء

ترجمہ: اور کامل بسم اللہ کیلئے جامع نقطہ ہے یعنی جو مکلم بسم اللہ ہے اسکا کل کا کل نقطہ ہے اسلیئے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ تمام کتب آسمانی کا اسرار قرآن میں ہے اور تمام اسرار جو قرآن میں ہیں وہ فاتحہ میں ہیں اور وہ تمام اسرار جو فاتحہ میں ہیں وہ بسم اللہ میں ہیں اور تمام بسم اللہ ب میں اور تمام جو ب میں ہیں وہ ب کے نیچے والے نقطے میں ہیں اور جو نقطہ ب کے نیچے ہے۔

فالدائرة هي الوجود بأكمله ، و النقطة هي قطب هذا الوجود و المحيطة به بجميع جهاته ، و هي الفاصلة بين الذات الأزلية و بين الذات المخلوقة المقدسة و هو قول رسول الله صلوات الله عليه و آله : بِالبَاءِ ظَهَرَ الوُجُودُ وَ بِالنُقْطَةِ تَمَيّزَ العَابِدُ عُنْ المَعْبُودِ

ترجمہ: پس جو دائرہ ہے وہ اپنے وجود میں اکمل ہے اور یہ نقطہ کتب ہے اُس وجود کا اور یہ نقطہ تمام جہت سے اُس دائرے پر محیط ہے اور یہ نقطہ حدِفاصل ہے ذاتِ ازلیہ اور ذاتِ مخلوقاتِ مقدسہ کے درمیان اور اس پر رسول اللہؐ کا وہ قول دلیل ہے کہ بسم اللہ کی ب سے وجود ظاہر ہوئے اور نقطے سے تمیز قائم ہوئی عابد و معبود میں۔

النقطة هي أمير المؤمنين صلوات الله عليه سواء في الوجود التدويني الذي هو القرآن الكريم ، أو الوجود التكويني حيث قال صلوات الله و سلامه عليه : أَنَا النّقْطَةُ الَّتِي تَحْتَ الْبَاء

ترجمہ: یہ نقطہ امیر المومنینؑ ہیں جن کے ذریعے قرآن کو وجود ملا اور مخلوق کو تکوینی وجود ملا اسی لئے مولاؑ نے فرمایا: میں وہ نقطہ ہوں جو ب کے نیچے ہے۔

و النقطة متصلة بجميع زوايا الدائرة عبر الخط و هو قول أمير المؤمنين صلوات الله عليه : أَنَا النُّقْطَةُ ، أَنَا الْخَطُّ ، أَنَا الْخَطُّ ، أَنَا النُّقْطَةُ ، أَنَا النُّقْطَةُ وَ الْخَطُّ

ترجمہ: اور نقطہ ملا ہوا ہے دائرے سے تمام زاویوں سے اور یہ قول امیر المومنینؑ اس پر دلیل ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا میں نقطہ ہوں، میں خط ہوں میں خط ہوں میں نقطہ ہوں اور میں نقطہ اور خط ہوں۔

و هذه النقطة التي هي قطب الوجود و محوره و متصلة به بجميع جهاته هي واسطة فيضه ، أي هي الفيَّاضة على كل الوجود و فيضها من الذات الإلهية مباشرة لأنَّها ممسوسة في الذات القديمة الازليَّة لقول النبي صلوات الله عليه و آله : لَا تَسُبُّوا عَلِيّاً فَإِنَّهُ مَمْسُوسٌ فِي ذَاتِ اللَّهِ

ترجمہ: یہی وہ نقطہ ہے جو وجود کا قطب اور محور ہے اور تمام جہتوں سے وجود سے متصل ہے اور یہی واسطہ فیض ہے یا یہی نقطہ کُل وجود کیلئے فیاض ہے (یعنی فیض پہنچانے والا ہے) اور اس نقطے کا فیض ذاتِ الٰہیہ سے ملا ہوا ہے اور بے شک یہ نقطہ ممسوس ہے ذاتِ قدیم الازلی میں اسکے لئے رسول اللہؐ نے فرمایا" کہ علیؑ کو برا مت کہو کہ علی اللہ کی ذات میں ممسوس کیا ہوا ہے۔

كلمة (هو) مؤلفة من حرفين الهاء و الواو ، الهاء عددها بعلم الحروف (5) و الواو (6) مجموعها (11)

ترجمہ: لفظ ھو دو حروف سے مل کر بنا ہے "ھ" اور "و" سے ھ کے عدد علمِ حروف میں 5 اور و کے 6 ہیں ان کا مجموعہ 11 ہے۔

و من أسمائه تعالى (العليّ)

إسم عليّ في حساب الأبجد عدده (110) ع = 70 - ل = 30 – ي = 10 مجموعها : 110

ترجمہ: اور اللہ کے اسما میں سے جو علی ہے ابجد کے حساب سے علی کے عدد 110 ہیں۔

ع کے 70

ل کے 30

ی کے 10

توانکو جمع کرو تو آتا ہے 110۔

الـ (هو) إذا نريد أن ننزلها بالقوس النازل نضع لها صفر تصبح 110 (علي) (وَ إِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ)

ترجمہ: جو ھو ہے کہ جب ہم ارادہ کریں کہ ھو نازل ہو قوسِ نزولی کے ذریعے سے تو عدد اُسکے 110 ہوتے ہیں یعنی ھو علی ہوتا ہے۔ یعنی ھو جب نازل ہوتا ہے تو علی ہوتا ہے۔

جس کے بارے میں قرآن نے فرمایا: اور بے شک وہ ام الکتاب میں ہمارے پاس العلی الحکیم ہے۔

سورہ زخرف آیت 4

و لو رفعنا إسم علي للقوس الصاعد يصبح 11 (هو) (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

إذاً في الصعود (هو) و في النزول (عليّ)

ترجمہ اور اگر اسمِ علی بلندی ہوتا ہے قوس صاعد کی طرف جاتا ہے تو علیؑ کے عدد 11 ہو جاتے ہیں یعنی علی ھو ہو جاتا ہے جیسے قل ھو اللہ احد کہہ دو علی اللہ ہے جو احد ہے۔

فكلمة (هو) في العوالم العلوية تشير إلى (الله) أي الإسم الذي به تعالى أوجد الوجود و به عُرِف و في العوالم السفلية تشير إلى (عليّ) لأنَّه وجه الله الذي به يتوجه إليه و به عبد تعالى

ترجمہ: پس کلمہ ھو عالم علویہ میں تشیر کرتا ہے اللہِ معنی کی طرف وہ جو ھو کیلئے معنی ہو یا اس اسم کی طرف جسکے ذریعے سے اللہ تعالی کا وجود پایا جاتا ہے اور اس ھو کے ذریعے سے پہچانا جاتا ہے عالم سفلیہ میں یعنی پست عالم میں، یعنی پست عالم میں کلمہ ھو تشیر کرتا ہے علی کی طرف اور بے شک علی ھو کا وہ چہرہ ہے جسکے ذریعے سے ھو کی طرف متوجہ ہوا جاتا ہے اور جسکے ذریعے سے ھو کی عبادے کی جاتی ہے۔

فمعنى (علي) في القرآن في مقام الترفيع (هو)

و معنى (هو) في القرآن في مقام التنزيل (علي)

ترجمہ: پس معنی یہ ہوا کہ قرآن میں مکام بلندی پر علی ھو ہے اور معنی ھو قرآن میں مقام نزول پر علی ہے۔

في آية الكرسي (وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ)

و في آية 30 من سورة لقمان (وَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ)

جیسا کہ آیت کرسی میں ہے کہ ھوالعلی العظیم ہے اور سورہ لقمان آیت 30 میں ہے کہ بے شک اللہ ھو ہے جو العلی ہے۔

قرآن میں ارشاد ہوا:

وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ(سورہ شوری آیت28)

ترجمہ: ھو ولی الحمید ہے۔

قل ھو اللہ احدا(سورہ توحید)

ترجمہ: کہہ دو کہ ھو اللہ ہے جو احد ہے۔

پہلی آیت میں ھو کے بعد ولی دوسری آیت میں ھو کے بعد اللہ یعنی قرآن بتا یہ رہا ہے کہ اللہ چھپ جائے تو ھو ہوتا ہے ھو ظاہر ہو جائے تو ولی ہوتا ہے۔

ھویت غیب مطلق ہے اور اس ھویت کو قائمؑج کہتے ہیں یعنی قائمؑج ہے بھی اور غیب میں بھی ہے۔

یعنی جب قائمؑج ظہور کریں گیں تب دنیا کو پتا چلے گا ھو کیسا ہوتا ہے۔۔۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں: انا مسمی الاسماء و مبدیها[1]

ترجمہ: میں تمام اسماء کا مسمی ہوں اور تمام اسماء کو ایجاد کرنے والا بھی میں علیؑ ہوں۔

اسم ھو بھی ہے اسم اللہ بھی ہے اور مولاؑ فرما رہے ہیں کہ اسماء کو ایجاد یعنی بنانے والا میں علیؑ ہوں۔۔۔

---

(1) کتاب منهج العلم والبیان ونزهة السمع والعیان، صفحہ 219

قل ھو اللہ احد

پورا قرآن جس میں ہر شے کا علم ہے وہ نقطے میں بند ہے اور نقطہ بسم اللہ میں بند ہے یعنی پھر ثابت ہوا بسم اللہ نے تجلی ماری تو قل ھو اللہ احد سامنے آئی۔ سورہ توحید بسم اللہ کی تجلی کا نام ہے جو اُس میں چھپا ہے وہ اِس میں ظاہر ہے۔

ب ہے، اسم ہے، اللہ ہے، الرحمن ہے، الرحیم ہے۔

قل ھو اللہ احد

نقطہ ھو ہے، "ب" کی تجلی اللہ ہے اسم کی تجلی احد ہے، اللہ کی تجلی اللہ الصمد ہے رحمن کی تجلی لم یلد ولم یولد ہے رحیم کی تجلی ولم یکن لا کفوا احد ہے۔

اللہ کو احد بتانے والوں قل ھو اللہ احد بتا رہی ہے احدیت کا درجہ تیسرا ہے۔ قل ھو اللہ احد میں پہلے ھو پھر اللہ پھر احد۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں انا رجب بلا جیم انا احمد بلا میم

ترجمہ: میں رجب ہوں ج کے بغیر میں احمد ہوں م کے بغیر۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:اھل آسمان نام مرا احد مرقوم گردانند[1]

ترجمہ: آسمان والوں میں میرا نام احد ہے۔

اب قل ھو اللہ احد کا ترجمہ پڑھیے

کہہ دو ھو اللہ ہے جو احد ہے۔ ھو والے باب میں بتایا تھا کہ قرآن میں جہاں بھی ھو آئے وہاں سے مراد علیؑ ہے۔ پھر یقیناً اس آیت کا ترجمہ ایسے ہو گا

کہہ دو علیؑ اللہ ہے جوؑ احد ہے۔

بہت سے کوتاہ فہم یہ سوال کرتے ہیں کہ مولا کیونکہ اَحد ہو سکتے ہیں جبکہ اس سورہ میں تو یہ بھی ہے کہ "نہ وہ کسی سے پیدا ہوا نا اُس سے کوئی پیدا ہوا"، اور یہ بھی ہے کہ اُسکا کوئی کفو نہیں۔ جبکہ مولاؑ تو ابو طالبؑ کے بیٹے تھے، حسنین کے باپ تھے اور جنابِ سیدہ کے کُف تھے؟ اُن جاہلوں کو یہ نہیں پتا کہ یہ وہ ہستی ہیں جو ستر ہزار حجابات سے گزر کر اس عالم بشریت میں آئی تھی۔ انؑ کے مقامات اتنے ہیں کہ جو شمار میں نہیں آسکتے اور ہر مقام پر انؑ کی ایک نئی شان ہے۔

---

(1) کتاب مناقب مرتضوی صفحہ284،فارسی

جیسا کہ قرآن کہہ رہا ہے

كُلَّ يَوۡمٍ هُوَ فِيۡ شَاۡنٍ [1]

ترجمہ: ہر روز علیؑ نئی شان میں جلوہ گر ہے۔

سورہ اخلاص خود ہماری بات پر دلیل ہے جہاں فرمایا گیا

لَم یلِد ولَم یولَدوَلَم یکن له کفو ا احد

یہاں تینوں مقامات پر نہیں کیلیئے لَم استعمال کیا گیا ہے اور لَم جب "نہیں" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے تو اسکا تعلق ماضی سے ہوتا ہے۔ اس طرح اس آیت کا ترجمہ ایسے ہو گا کہ

"نہ تو وہؑ کسی سے پیدا ہوا تھا نہ کوئی اس سے پیدا ہوا تھا اور نا ہی کوئی اسکا کُف تھا"

آیت بتا رہی ہے کہ جب وہؑ چھپا ہوا خزانہ تھا تب نا اُس نے کسی کو جنا تھا نہ وہ کسی سے جنا گیا تھا اور تب نا ہی اُسکا کوئی کُف تھا۔ معلوم ہوتا ہے اب اُس نے کسی کو جن بھی لیا ہے اور وہ خود بھی بظاہر کسی سے جنا گیا ہے اور اُسکی کفؑ بھی موجود ہے جو خود اُس نے خود ہی سے ظاہر کی۔

---

[1] (سورہ رحمان آیت ۲۹)

یہاں سے آگے مومنین اپنی اپنی معرفت کے مطابق غور و فکر کرتے جائیں مزید راز عیاں ہوتے جائیں گیں ویسے ہمیں یہاں محمد و آل محمدؐ کو مصداقِ سورہ توحید ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم اللہ اور ھو انہیں ثابت کر چکے ہیں مومنین کے یقین میں اضافے کیلیئے ہم دلائل پیش کرتے ہیں:

1۔رسول اللہؐ فرماتے ہیں:یا أبا الحسن مثلك في أمتي مثل قل هو الله أحد[321]

ترجمہ: یا علیؑ آپکی مثال میری امت میں قل ھو اللہ احد کی طرح ہے۔

قرآن میں 114 سورتیں ہیں جن میں سے 113 سورتوں میں مخلوق کا بھی ذکر ہے فقط سورہ توحید ایسی ہے جسمیں فقط اللہ کا ذکر ہے، چودہ سو سال پہلے مسجد نبوی میں رسول اللہؐ نے بتادیا تھا کہ علیؑ اور انسانوں میں اتنا ہی فرق ہے جتنا مخلوق اور اللہ میں ہوتا ہے۔

---

(1) کوکب دری صفحہ156
(2) مشارق الانوار الیقین صفحہ 86،عربی
(3) بحار الانوار جلد 39 صفحہ 258

2۔و قد سئل عن مولانا الباقر صلوات الله علیه عن نسبه الرب؟

فقال خمس کلمات الله أحد و محمد الحمد و فاطر لم تلد الحسن و الحسین و لم تولد من محمد و لم یکن لمولانا امیرالمؤمنین صلوات الله علیه کفوا احد[1]

ترجمہ: مولا امام محمد باقرؑ سے سوال کیا گیا کہ الرب کا نسب کیا ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: الرب کا نسب پانچ کلمات ہیں۔

1. اللہ احد ہے۔
2. محمد کامل حمد مجسم ہیں۔
3. سیدہؑ وہ ہیں جن سے حسن اور حسین ظاہر نہیں ہوئے تھے پھر بعد میں ظاہر ہوئے۔
4. نا ہی سیدہؑ محمدؐ سے ظاہر ہوئی تھیں۔
5. ایک بھی ایسی ہستی نہیں تھی جو امیر المومنینؑ کا کف ہوتی۔

3۔قال الصادق منه السلام ان نسبه امیرالمؤمنین صلوات الله علیه قل هو الله احد[2]

ترجمہ: مولا جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ مولاؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ کا نسب قل ھو اللہ احد ہے۔

---

(1) کتاب منهج العلم والبیان ونزهة السمع والعیان صفحه 87

(2) رساله الامیر ناصح الدولة 439

4-وقد روينا عن ادريس عن الحسن بن علي الخشاب عن محمد بن سنان عن المفضل عن جابر قال، قال مولانا الباقر منه السلام: ما من سورة في القرآن إلا العلي صلوات الله عليه فيها ذكر.

فقال له رجل: فأين ذكره في: قل هو الله أحد؟

قال مولانا الباقر صلوات الله عليه للرجل: جئت بالكارة إن سورة قل هو الله أحد كلها ذكر أمير المؤمنين صلوات الله عليه وانه أحد صمد[1]

ترجمہ: محمد بن سنان نے مفضل سے اور مفضل نے جابر سے روایت کی ہے کہ مولا محمد باقرؑ نے فرمایا: قرآن کا کوئی ایسی سورۃ نہیں ہے جس میں امیر المومنینؑ کا ذکر نہ ہو۔

ایک بندے نے مولاؑ سے کہا: سورہ قل ھو اللہ احد میں مولاؑ کا ذکر کہاں ہے؟؟؟؟

مولاؑ نے جواب دیا: پوری سورہ قل ھو اللہ احد میں علیؑ کا ہی تو ذکر ہے علیؑ ہی احد ہیں علیؑ ہی صمد ہیں۔

5-قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: أنا الواحد الأحد لم الد و لم أولد و لم يكن لى كفواً أحد و إنما ظهرت لهم بصورة التأنيس حتى أثبت الحجة عليهم و الزمتهم الدعوة[2]

---

(1) كتاب الجوهر صفحہ 224

(2) كتاب الطاعة متى تقوم الساعة صفحہ 380

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میںؑ الواحد ہوں میںؑ الاحد ہوں میںؑ نا کسی سے جنا گیا تھا اور نا میں نے کسی کو جنا تھا اور میںؑ ہی وہ تھا کہ جسکا کوئی کف نہیں تھا اور میں اس صورت میں اس لئے ظاہر ہوا ہوں تا کہ لوگ مجھ سے مانوس اور محبت کر سکیں یہاں تک کہ میں لوگوں پر حجت تمام کر دوں اور لوگوں پر میری دعوت لازم ہو جائے۔(یعنی جو میں علیؑ خود کے مقامِ غیب کی دعوت دینے آیا ہوں وہ لازم ہو جائے۔)

6۔قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: انا الذى لا أتجسد فی جسد ولم أتبعض فی قسم ولم أدخل فی عدد[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میںؑ وہ ہوں کہ جو کسی بھی جسم میں مجسم ہو کر نہیں آتا اور میں وہ ہوں کہ جسکو تقسیم نہیں کیا جا سکتا میں قابل تقسیم نہیں ہوں اور مجھے عدد / گنتی میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

7۔عن محمد بن علي، عن أبي يحيى الصنعاني قال: كنت عند أبي الحسن الرضا عليه السلام فجيئ بابنه أبي جعفر عليه السلام وهو صغير، فقال: هذا المولود الذي لم يولد مولود أعظم بركة على شيعتنا منه[2]

ترجمہ: مولا رضاؑ نے اپنے بیٹے مولا جوادؑ کے بارے میں فرمایا یہ مولود وہ ہے کہ جو کسی سے پیدا نہیں ہوا اسکیؑ عظیم ترین برکات ہیں ان پر جو ہمارے شیعہ ہیں۔

---

(1) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة 380

(2) کتاب اصول کافی جلد 1 صفحہ 321

8۔مولا باقرؑ نے فرمایا: الصمد القائم بنفسه[1]

ترجمہ: الصمد وہ ہوتا ہے جو نفس اللہ سے قائم ہوتا ہے۔

9۔مولا سجادؑ نے فرمایا: الصمد الذي لا شريك الصمد الذي لم يلد ولم يولد[2]

ترجمہ: الصمد وہ ہوتا ہے جو لا شریک ہو، الصمد وہ ہوتا ہے جو لم یلد ولم یولد ہو۔

10۔قال الامام الباقر : الصمد فاطمة[3]

ترجمہ: مولا باقرؑ نے فرمایا: الصمد سیدہؑ ہیں۔

11۔قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صلوات الله عليه: انا لم نلد كما تولدون و لا نحمل فى البطون.[4]

ترجمہ: مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا: ہم اُس طرح دنیا میں نہیں آتے جس طرح تم آتے ہو اور جسطرح تم ماؤں کے شکموں میں رہتے ہو بطور حمل ہم ماؤں کے شکموں میں حمل پزیر نہیں ہوتے۔

---

(1) التوحيد صفحہ 90

(2) التوحيد صفحہ 90

(3) كتاب / الشموس الزاهرة

(4) اکسیر اعظم(تفرشی) صفحہ 1322

12۔ولا نلد ولا نولد فی البطون[1]

ترجمہ: ہم پیٹ سے جنم نہیں لیتے اور نہ ہی ہم پیدا ہوتے ہیں۔

13۔ أنا خلاصة الإخلاص[2]

ترجمہ: امیر المومنین مولا علیؑ فرماتے ہیں میں اخلاص (سورہ قل ھو اللہ احد) کا خلاصہ ہوں۔

14۔قال امیر المؤمنین:لا یتنفّس احد من الملائكة إلّا بأذني ، ولا تسقط قطرة من السماء الّا بأذني ، ولا ینبت نبات في الارض الّا بأذني ، ولا یموت احد ولا یولد طفل الّا بحضوري[3]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: ملائکہ میں سے ایک ملک بھی سانس نہیں لیتا میری اجازت کے بغیر، آسمان سے ایک قطرہ بھی نہیں گرتا میری اجازت کے بغیر، زمین کچھ بھی نہیں اُگاتی مجھ علیؑ کے حکم کے بغیر، کوئی بھی مرنے والا تب تک مرتا نہیں اور کوئی بھی پیدا ہونے والا اُس وقت تک پیدا نہیں ہوتا جب تک میں وہاں موجود نہ ہوں۔

---

(1) مشارق الانوار الیقین صفحہ 257

(2) الزام الناصب فی اثبات الحجت الغائب،الشیخ علی الیزدی الحائری،جلد 2صفحہ 202

(3) (مخطوط) مبكي العیون صفحہ 424

15-وإلى ما ذكر ما في المحكي عن ناسخ التواريخ في شأن النبي الأعظم صلَّى اللَّه عليه وآله ففيه عن أمير المؤمنين سلام الله عليه أنه قال حين جعل جسد النبي صلَّى اللَّه عليه وآله في القبر : " اللهم هذا أول العدد ، وصاحب الأبد ، نورك الذي قهرت به غواسق الظلم ، وبواسق العدم ، وجعلته بك ومنك وإليك وعليك دالا دليلا ، روحه نسخة الأحدية في اللاهوت ، وجسده صورة معاني الملك والملكوت ، وقلبه خزانة الحيّ الذي لا يموت ، طاووس الكبرياء[1،2]

ترجمہ: ناسخ التواریخ میں رسول اللہؐ کی شان میں آیاہے کہ جب امیر المومنینؑ نے رسول اللہؐ کے جسد اطہر کو لحد میں رکھاتو امیر المومنینؑ نے فرمایا: یااللہ یہ عدد اول یعنی واحد ہے، یہ ازل کا مالک ہے، یہؐ تیرا وہ نور ہے جسکے ذریعے سے تونے ظلمات کی گہرایوں کو ختم کیاہے، اور یہ گمنامی کو ختم کرنے والاہے، یہ وہ اولِ عدد ہے جسکو تونے قرار دیا اپنے ذریعے سے، اپنے سے، اپنی طرف سے اور اپنے اوپر دال اور دلیل قرار دیا، اور یہ محمد مصطفیؐ وہ ہیں جو عالمِ لاھوت میں احدیت کا نسخہ ہیں، اور انکاؐ جسد اطہر عالم ملکوت میں بصورت معنی ہے، اور اسکاؐ دل تیرا وہ خزانہ ہے جسے موت نہیں آتی، یہ وہ ہے کہ جسکی اڑان تک کوئی پہنچ نہیں سکتا۔

---

(1) اللوائح اللاهوتية والكلمة المحمدية(للسيد عبد الرحيم بن إبراهيم الحسيني اليزدي، من تلاميذ الشيخ الأنصاري) به نقل از الذريعه 375/18

(2) الانوارالساطعه(شيخ جواد كربلايي) 285/5.(از ناسخ التواريخ)

کل لنا واحد

یہاں پر یہ باب باندھنا اسی لئے ضروری سمجھا کیونکہ کچھ لوگ محمد و آل محمدؑ کو الگ الگ سمجھتے ہیں آپس میں جبکہ انہیں معلوم ہی نہیں کہ یہ تمام ایک ہیں۔

یا سلمان أنا والهداة من أهل بيتي سر الله المكنون، وأولياؤه المقربون، كلنا واحد، وسرنا واحد، فلا تفرقوا فينا فتهلكوا، فإنا نظهر في كل زمان بما شاء الرحمن، فالويل كل الويل لمن أنكر ما قلت، ولا ينكره إلا أهل الغباوة، ومن ختم على قلبه وسمعه وجعل على بصره غشاوة[1]

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: اے سلمانؑ میں اور میرےؑ اہل بیتؑ سے ہادی اللہ کا چھپا ہوا راز ہیں اسکے مقرب اولیا ہیں، ہم سب واحد ہیں، ہمارا راز بھی واحد ہے ہم میں فرق نا کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے میںؑ ہی ہوں جو ہر زمانے میں مختلف صورتوں میں رحمان کی مشیعت سے ظاہر ہو تا رہا، ویل ہے مکمل ویل ہے جو میں نے کہا اسکے انکار کرنے والے پر اسکا انکار نہیں کرے گا مگر جو اہلِ الغباوۃ میں سے ہو گا جن کا دل اور سماعت پر مہر لگ چکی ہے اور اسکی بصارت پر پردہ پڑ چکا ہے۔

---

(1) کتاب مشارق الانوار الیقین صفحہ 257،عربی

زیارتِ جامعہ کبیرہ کے جملے ہیں:و انا ارواحکم و نورکم و طینتکم واحدۃ[1]

ترجمہ: بے شک آپؑ سب کی روحیں آپ کے نور اور آپ کی اصل ایک ہے۔

فقال الإمام (علیه السلام): لا تعجبوا من قدرة الله أنا محمد ومحمد أنا

مولا سجادؑ نے فرمایا قدرت اللہ سے تعجب نہ کرو میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں۔

وقال محمد: يا قوم لا تعجبوا من أمر الله أنا علي وعلي أنا

امام باقرؑ نے اے لوگوں اللہ کے امر پر تعجب نہ کرو میں علیؑ ہوں اور علیؑ میں ہوں۔

وكلنا واحد من نور واحد وروحنا من أمر الله، أولنا محمد وأوسطنا محمد وآخرنا محمد وكلنا محمد[2]

ہم سب واحد ہیں ایک نور سے ہیں اور ہماری روح امر اللہ سے ہے ہمارا پہلا بھی محمدؐ ہے درمیان والا بھی محمدؐ ہے اور آخری بھی محمدؐ ہے۔ ہم سب کے سب محمد ہیں۔

كلنا واحد أولنا محمد وآخرنا محمد وأوسطنا محمد وكلنا محمد، فلا تفرقوا بيننا[1]

---

(1) مفاتيح الجنان صفحہ 1057

(2) بحار الأنوار ، جلد 26 صفحہ 16

ترجمہ: مولاؐ نے فرمایا: ہم سب واحد ہیں ہمارا اول بھی محمد آخر بھی محمد درمیان والا بھی محمد ہم سارے محمد ہیں، ہم میں فرق نا کرو۔

وعن الإمام الصادق (عليه السلام): " علمنا واحد وفضلنا واحد ونحن شئ واحد[2]

ترجمہ: مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: ہمارا علم واحد ہے فضیلت واحد ہے ہم شی واحد ہیں۔

عن رسول الله (صلى الله عليه وآله): " أولنا كآخرنا وآخرنا كأولنا[3]

رسول اللہؐ نے فرمایا: ہمارا اول آخری کی طرح ہے اور ہمارا آخری اول کی طرح ہے۔

---

(1) حقيقة علم آل محمد (ع) وجهاته ، السيد علي عاشور،صفحہ 175

(2) حقيقة علم آل محمد (ع) وجهاته ، السيد علي عاشور،صفحہ 175

(3) حقيقة علم آل محمد (ع) وجهاته ، السيد علي عاشور،صفحہ 175

مولا حسن جلا جلالہ نے فرمایا:

فقال نحن الأولون والآخرون ونحن الآمرون ونحن النور ننور الروحانيين بنور الله ونروّحهم بروحه فينا مسكنه والينا معدنه الآخر منا كالأول والأول منا كالآخر[4321]

ترجمہ: فرمایا ہم ؑ اول ہیں ہم آخر ہیں، ہم ہی حکم دینے والے ہیں، ہم النور ہیں اور ہم نے ہی اللہ کے نور کے ذریعے روحانیین کو منور کیا اور انہیں اللہ کی روح کے ذریعے روحیں عطا کیں، ہم ہی اللہ کا مسکن ہیں ہماری ہی طرف اللہ کا معدن ہے ہمارا آخری ہمارے پہلے جیسا ہے، اور ہمارا پہلا ہمارے آخری جیسا ہے۔

یہاں ایک بات واضح کرنا ضروری سمجھوں گا کہ محمد و آل محمد ؑ کی کُل میں تمام شامل ہیں یہاں لوگ کُل لنا محمد سے مراد فقط 14 معصومین ؑ لیتے ہیں جب کہ ایسا نہیں سارے کے سارے محمد ؑ ہیں جو جو اہلِ بیت ؑ میں آتے ہیں یہ ؑ خود ہی کبھی ایک حقیقت کے جز ہو جاتے ہیں اور کبھی خود کُل ہو جاتے ہیں لہذا ان میں فرق کر کے سوچنا جہالت ہے کیونکہ عقل کے خالق کبھی بھی عقل میں نہیں آسکتے۔

---

(1) مدینتہ المعاجز ،السید ھاشم البحرانی جلد 3 صفحہ 2237

(2) دلائل الامامہ صفحہ 168

(3) مسند الامام حسن ،الشیخ عزیز اللہ عطاری صفحہ 114

(4) نوادر المعجزات ،محمدبن جریر الطبری ،صفحہ 103

توحید

سورہ الروم میں ارشاد ہورہا ہے:

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ: پس اے رسول(ص) اپنا رخ دین(حق) کی طرف رکھیں یعنی اس اللہ کی فطرت کی طرف جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہے یہی دین القیم ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں اللہ کی صادق زبان فرمارہی ہے کہ:

عن أبي عبد الله عليه السلام، قال: قلت: (فطرة الله التي فطر الناس عليها)؟ قال: التوحيد[21]

ترجمہ: راوی کا بیان ہے کہ میں نے مولا صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا: توحید خالص پر اللہ کی یہ وہی فطرت و سنت ہے خود جس فطرت و سنت اور قانون پر اللہ نے لوگوں کو خلق و ایجاد کیا ہے تو مولا صادقؑ نے فرمایا: یہ اللہ کی فطرت ہی توحیدِ خالص ہے۔

---

(1) بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٣ - الصفحة ٢٧٧

(2) الشيخ الكليني - ج ٢ - الصفحة ١٢ - الكافي

قال حدثنا علي بن موسى الرضا عليه السلام عن أبيه عن جده محمد بن علي بن الحسين عليهم السلام في قوله (فطرة الله التي فطر الناس عليها) قال هو لا إله إلا الله محمد رسول الله علي أمير المؤمنين ولي الله إلى ههنا التوحيد[1]

ترجمہ: راوی کا بیان ہے کہ مولا رضاؑ اپنے والد گرامی امام موسی کاظمؑ اور اپنے آباؤاجداد امام محمد باقرؑ سے خود اللہ کے اس قول: اللہ کا دین و فطرت اور سنت خود وہی ہے جس فطرت پر اللہ نے لوگوں کو خلق کیا ہے کی تفسیر میں مولا رضاؑ نے فرمایا: وہ فطرت توحید ہے یعنی لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ اور علی امیر المومنینؑ ہے: مولا رضاؑ نے پھر اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہاں تک توحید خالص خود کامل ہوتی ہے۔

تفسير الإمام العسكري: قال الإمام عليه السلام: إن موسى عليه السلام لما انتهى إلى البحر، أوحى الله عز وجل إليه: قل لبني إسرائيل: جددوا توحيدي، وأمروا بقلوبكم ذكر محمد سيد عبيدي وإمائي، وأعيدوا على أنفسكم الولاية لعلي أخي محمد وآله الطيبين[2]

ترجمہ: مولا امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں کہ جب موسی دریا کے کنارے پر پہنچے تو اللہ نے ان پر وحی کی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ از سر نو میری توحید کی شہادت دیں اور محمدؐ جو میرے بندوں کے سردار ہیں اس

---

(1) تفسیر قمی جلد 2 صفحہ 155، عربی

(2) بحار الانوار جلد 91 صفحہ 6

محمدؐ کے ذکر کو اپنے دلوں میں بسالیں اور اسکے بھائی علیؑ اور اسکی آلؑ کی ولایت کا اپنے نفسوں میں اعادہ کریں۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: انا فاطر فطرتی التی فطرت علیها خلقی وهی اسمی المحمدیة وأن الحسن و الحسین سلام الله علیهم و سائر الاسماء نور واحد وهم یقبسون من نور ذاتی وأنا المنفرد بها[1]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: میںؑ نے ہی تمام خلق کو اپنی فطرت پر خلق کیا ہے اور اسمِ محمدیہ میں ہوں اور بے شک حسن اور حسین اور باقی تمام اسماء نورِ واحد ہیں اور وہ تمام اسماء میرے ہی نورِ ذات کا حصہ ہیں اور میں اُن تمام اسماء سے منفرد ہوں۔

لوگوں کو توحید محمد مصطفیٰؐ کی رسالت اور علی امیر المؤمنین کی گواہی کی فطرت پر پیدا کیا گیا ہے پتہ چلا اب جو کسی بھی مقام پر علی ولی اللہ کی گواہی کا منکر ہے وہ کافر بھی ہے اور مشرک بھی ہے بلکہ انسانی شکل میں مسخ کیا ہوا جانور ہے کیونکہ یہ اپنی فطرت سے انحراف کر رہا ہے۔

اگر دیکھا جائے تو یہ تین گواہیاں حقیقت میں ایک ہی ہیں کیونکہ حدیث قدسی ہے میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا مجھے پسند آیا کہ میں ظاہر ہو جاؤں میں نے اے محمدؐ تجھے خلق کر دیا لہذا تخلیق محمدؐ خود ظہور خداوندی ہے یعنی اللہ اپنی ظاہری اور مشھودی صورت میں محمدؐ ہیں۔

---

(1) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 380

اسی لیے محمدؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے محمدؐ کی بیعت اللہ کی بیعت ہے محمدؐ کاذکر اللہ کا ذکر ہے محمدؐ کو دیکھنا اللہ کو دیکھنا ہے توپتہ چلا توحید حقیقت محمدیہ ص میں ظاہر ہوئی علان ولایت کیلئے اسی لئے توحید اور رسالت کی گواہیاں ولایت پر قائم ہیں اگر ولایت نہیں تو رسالت نہیں اور اگر رسالت نہیں تو پھر توحید ثابت نہیں ہو سکتی۔

أمالي الصدوق: الطالقاني، عن محمد بن جرير الطبري، عن الحسن بن محمد، عن الحسن بن يحيى الدهان قال: كنت ببغداد عند قاضي بغداد واسمه سماعة، إذ دخل عليه رجل من كبار أهل بغداد، فقال له: أصلح الله القاضي إني حججت في السنين الماضية، فمررت بالكوفة فدخلت في مرجعي إلى مسجدها، فبينا أنا واقف في المسجد أريد الصلاة إذا أمامي امرأة أعرابية بدوية مرخية الذوائب، عليها شملة وهي تنادي وتقول: يا مشهورا في السماوات يا مشهورا في الأرضين يا مشهورا في الآخرة يا مشهورا في الدنيا، جهدت الجبابرة والملوك على إطفاء نورك وإخماد ذكرك فأبى الله لذكرك إلا علوا ولنورك إلا ضياء وتماما ولو كره المشركون، قال: فقلت: يا أمة الله ومن هذا الذي تصفينه بهذه الصفة؟ قالت: ذاك أمير المؤمنين، قال: فقلت لها: أي أمير المؤمنين هو؟

قالت: علي بن أبي طالب الذي لا يجوز التوحيد إلا به وبولايته، قال: فالتفت إليها فلم أر أحدا[1،2،3،4]

ترجمہ: میں بغداد میں سماعہ نامی قاضی کی خدمت میں حاضر ہوا یہ بغداد کے بزرگوں میں سے تھا اسکے پاس ایک آدمی آیا اور یوں بولا: "اے قاضی میں گزشتہ سال حج کیلئے گیا تھا اور واپسی پر میں مسجدِ کوفہ میں داخل ہوا اس دوران میں مسجد کوفہ میں نماز ادا کرنا چاہتا تھا کہ میں نے دیکھا ایک عربی خاتون جو بیابان کی رہنے والی تھی اسکے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے لیکن جسم پر لباس مکمل تھا۔ وہ یوں کہہ رہی تھی "اے جو آسمانوں پر بھی مشہور ہے اور دنیا اور آخرت میں بھی مشہور ہے، اور دنیا کے جابروں کی کوشش رہی ہے کہ تیرے نور کو خاموش کر دیں اور تیرے ذکر کو ختم کر دیں لیکن وہ اللہ تیرے نور کی روشنی اور تیرے ذکر کی بلندی کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا، اگرچہ یہ بات مشرکوں کو پسند نہیں ہے"۔ وہ بزرگ بیان کرتا ہے کہ میں نے کہا: "اے اللہ کی کنیز وہ کون شخص ہے جس کے تو اسطرح اوصاف بیان کر رہی؟ اُس نے شخص امیر المومنینؑ ہیں۔ بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کہ وہ امیر المومنینؑ کون جواب دیا کہ وہ ہیں؟ اُس نے جواب دیا کہ علیؑ ہیں، ان کے اور انکی ولایت کے بغیر اللہ کی توحید بھی ممکن نہیں ہے، اس نے کہا کہ جب میں نے دوبارہ اُسکی طرف نظر کی تو میں نے اسکو نہیں دیکھا کہ وہ کہاں گئی"۔

---

(1) الانوار البهيه ،الشيخ عباس قمی،صفحہ 71

(2) الامالی شیخ صدوق،صفحہ 493،عربی

(3) الاختصاص،الشیخ المفید،صفحہ 19

(4) بحار الانوار جلد 39 صفحہ 163

وعن سعيد بن جبير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: جحود نعمة الله كفر وجحود نبوتي كفر، وجحود ولاية علي كفر، لأن التوحيد لا يبنى إلا على الولاية[1]

ترجمہ: سعید بن جبیر نے رسول اللہؐ کا فرمان نقل کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ کی نعمت ٹھکرانا کفر ہے اسی طرح میری نبوت کو ٹھکرانا کفر ہے اور علیؑ کی ولایت کو بھی ٹھکرانا کفر ہے، کیونکہ توحید صرف ولایت علیؑ کی بنیاد پر اٹھائی گئی ہے۔

اب تک قرآن کی آیات اور قول معصوم سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ کی توحید کو محمد و آل محمدؐ کہتے ہیں اگر اب بھی کوئی شک میں ہے تو آیے پھر چلتے ہیں قرآن کی طرف سورہ الفتح آیت 26 میں ارشاد ہو رہا ہے

فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

ترجمہ: اللہ نے اپنے رسول اور صاحبانِ ایمان پر سکون نازل کر دیا اور ان پر کلمہ تقویٰ لازم کر دیا اور وہ اسی کے حقدار اور اہل بھی تھے اور اللہ تو ہر شے کا جاننے والا ہے۔

---

(1) مشارق الانوار الیقین، صفحہ 79، عربی

فأنزل الله سكينته على رسوله وعلى المؤمنين وألزمهم كلمة التقوى... - [يحيى الشجري] [قال: وبالاسناد] عن أبي حمزة، عن علي بن الحسين، وعن أبي جعفر وزيد بن علي (عليهم السلام) * (كلمة التقوى) * قال: التوحيد[1]

ترجمہ: جب اللہ کی صادق زبان سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی تو آپؑ نے فرمایا کلمہ تقویٰ سے مراد التوحید ہے۔

ہماری کتابیں بھری پڑی ہیں جن میں یہ فرمان موجود ہے نحن کلمہ تقویٰ ہم ہی تو کلمہ تقویٰ ہے جس کو مخلوق پر لازم کر دیا گیا ہے زیارت وارثہ میں ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں

أَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِکَ کَلِمَةُ التَّقْوَى وَ أَعْلامُ الْهُدَى وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ الْحُجَّةُ[2،3،4]

ترجمہ: میں گواہی دیتاہوں آپ کی اولاد سے ائمہ کلمہ تقویٰ ہیں ہدایت کے نشان ہیں عروۃ الوثقہ ہیں اور اللہ کی حجت ہیں۔

---

(1) تفسیر ابی حمزہ الثمالی صفحہ 307،عربی

(2) المصباح،الکفعمی صفحہ 502

(3) بحار الانوار جلد 98 صفحہ260

(4) مصباح المتھجد ،الشیخ طوسی،صفحہ 789

اسی طرح مالکؑ کا فرمان بیشتر کتب میں موجود ہے جہاں مولاؑ نے فرمایا:

نحن كلمة التقوى[1،2]

ترجمہ: ہم ہی کلمہ تقوی ہیں۔

اب اپنے اپ کو شیعہ کہلوانے والوں کے پاس دو ہی راستے ہیں یا تو محمد و آل محمدؐ کو توحید مان کر فلاح پا جاؤ یا پھر اپنی خود ساختہ توحید لیکر شیطان کی رسی کو پکڑ لو۔

کلمہ تقویٰ کو ہی توحید کہتے ہیں اور یہ ہی ولایت کا کلمہ ہے جو یوم الست سے لیکر ماں کی گود تک اور پھر ماں کی گود سے لیکر لحد تک محمد و آل محمدؐ نے لازمی قرار دیا ہے جس کے بغیر نہ تو کوئی نماز مکمل ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی عبادت، عبادت تو دور کی بات اس کے بغیر ولادت مکمل نہی ہوتی پتہ چلا علی ولی اللہ ہی حقیقی توحید ہے۔

جب بھی محمد و آل محمدؐ کے فضائل بیان کیے جائیں تو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کی توحید کو خطرہ ہے یہاں تک ہم ثابت کر چکے کہ توحید محمد و آل محمدؐ ہیں اب ہم چند احادیث پیش کرتے ہیں جہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ توحید جس اللہ کی ہے وہ اللہ بھی محمد و آل محمدؐ ہیں۔

---

(1) ميزان الحكمة - محمد الريشهري - ج ٤ - الصفحة ٢٨٢١

(2) التفسير الصافي - الفيض الكاشاني - ج ٥ - الصفحة ٤٤

قيل له يا مولانا لم سمى هؤلاء الخمسه أولى العزم من الرسل؟

.فقال صلوات الله عليه: لأنهم عزموا على توحيد اميرالنحل صلوات الله عليه[1]

ترجمہ: مولا صادقؑ سے کہا گیا کہ اے ہمارے مولاؑ یہ جو پانچ اوللعزم رسول ہیں انہیں اوللعزم کیوں کہتے ہیں؟

مولا صادقؑ نے فرمایا: کہ اسلئے انہیں کہتے ہیں اوللعزم کہ انہوں نے توحیدِ امیر المومنینؑ پہ قائم رہنے کا عزم دکھایا ہے۔

عن محمد بن سنان :و التوحيد أن تعلم أن الله قديم أزل قد ظهر بالعلويه صلوات الله عليه.[2]

ترجمہ:- محمد بن سنان سے روایت ہے کہ مولاؑ نے فرمایا کہ تو جان لے کہ توحید یہ ہے کہ اللہ قدیم جو ازل سے ہے ظاہر ہوا علیؑ بن کر۔

وقد نقل عن الثقّات عن مولانا اميرالمومنين سلام الله عليه فى خطبة مشهورة سمعها من حضر وعلمها أهل العقل و النّظر ، ومنها قوله:عندى علم السّاعة و

(1) كتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان صفحہ 92

(2) حقائق اسرار الدين،ابن شعبه حرانى، صفحہ 29

عليّ دلّت الرّسل وبتوحيدى نطقت الكتب وإلى معرفتى دعت الملل أنا سمكت سماءها وسطحت أرضها و أرسيت جبالها و أغرست أشجارها و أنرت قمرها ، أنا خلقت الخلق أنا بسطت الرّزق ، أنا ربّ الارباب ، أنا مالک الرّقاب ، أنا قرمّ من حديد ، أنا فی کلّ يومٍ من جديد و أنا المبدیء المعيد[1،2،3]

ترجمہ: کچھ ثقہ لوگوں سے نقل ہوا ہے کہ امیر المومنینؑ نے اپنے ایک مشہور خطبے میں فرمایا جسکو وہاں موجود صاحبانِ علم و عقل و نظر نے سنا مولاؑ نے فرمایا:

میرے پاس ظہور قائمؑ کے دن کا علم ہے، تمام رسول اور پیغمبر میری طرف ہی رہنمائی کرتے رہے ہیں اور آسمانی کتابوں میں مجھ علیؑ ہی کی توحید بیان ہوئی ہے اور تمام کو میری ہی معرفت کی طرف دعوت دی گئی ہے اور تمام آسمانوں کو میں نے ہی قائم کیا ہے اور تمام زمینوں کو میں نے ہی بچھایا ہے اور پہاڑوں کو میں نے ہی بلند کیا ہے اور تمام درختوں کو اگانے والا میں علیؑ ہوں اور چاند کو میںؑ نے ہی چمکایا ہے، اور میں نے ہی تمام مخلوق کو خلق کیا ہے اور تمام مخلوق کا رازق بھی میں علیؑ ہوں، میں علیؑ ربوں کا رب ہوں رب الارباب ہوں اور میں علیؑ ہی دوزخ کا مالک ہوں اور میں ہی ہر روز ایک نئی شان میں ہوں میں علیؑ ہی ایجاد کرنے والا ہوں اور تمام کی بازگشت میری طرف ہی ہے۔

(1) كتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان صفحہ 107،83

(2) هداية المسترشد و سراج الموحد،ابی صالح ديلمی صفحہ 6

(3) رسائل الحكمتہ الطويہ صفحہ 160

الہ

الہ کا ترجمہ معبود کیا جاتا ہے حالا کہ معبود خود عربی زبان کا لفظ ہے جیسے اللہ کا ترجمہ اللہ ہی ہوتا ویسے ہم یہاں الہ کو الہ ہی رہنے دیں گیں۔

علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النضر بن سويد، عن هشام بن الحكم أنه سأل أبا عبد الله عليه السلام عن أسماء الله واشتقاقها: الله مما هو مشتق؟ قال: فقال لي

يا هشام الله مشتق من إله[1]

ترجمہ: ہشام بن الحکم نے سوال کیا امام جعفر صادقؑ سے اسماء الہیہ کے اشتقاق کے متعلق اور یہ کہ لفظِ اللہ کس سے مشتق (نکلا) ہے۔ فرمایا اللہ مشتق (نکلا) ہے۔

اسم مشتق اسم کی ایک قسم ہے۔ مشتق کے معنی ہیں نکلا ہوا یعنی ایسا اسم جو کسی مصدر سے نکلا ہو اسے اسم مشتق کہا جاتا ہے جیسے پڑھنا سے پڑھائی، پڑھے گا، پڑھتا ہے، لکھنا سے لکھائی، لکھے گا، لکھتا ہے، کھیلنا سے کھیل، کھیلے گا، کھیلتا ہے، دوڑنا سے دوڑنے والا، دوڑے گا، دوڑتا ہے وغیرہ

---

(1) اصول کافی، جلد 1، باب المعبود

اللہ نکلا ہے الہ سے یعنی اللہ کا مصدر فرمان معصوم کے مطابق ہوا الہ

مصدر کا مطلب ہوتا ہے بنیاد، اصل، جڑ

ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی اصل، بنیاد، جڑ کو الہ کہتے ہیں۔ پھر یہ بات حقیقت ہے کہ الہ اللہ سے بڑا ہے کیونکہ الہ اللہ کی اصل ہے۔

قرآن اور تفسیر معصوم سے دیکھتے ہیں کہ الہ ہے کون؟؟؟

أَمَّن جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ [1]

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو قرار کی جگہ بنایا اور پھر اس کے درمیان نہریں جاری کیں اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان حد فاصل قرار دی کیا الہ کے ساتھ کوئی اور بھی اللہ ہے ہرگز نہیں اصل یہ ہے کہ ان کی اکثریت جاہل ہے۔

آئیں مولا سے پوچھتے ہیں یہاں الہ اور اللہ سے مراد کون ہے؟

روى علي بن أسباط عن إبراهيم الجعفري عن أبي الجارود عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى: " أإله مع الله بل أكثرهم لا يعلمون " قال

---

(1) سورہ نحل آیت نمبر 61

أي إمام هدى مع إمام ضلال في قرن واحد[1،2،3،4]

مولا صادقؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ الہ کے ساتھ اللہ بنانے سے مراد کسی بھی دور میں امام ھادی کے ساتھ کسی گمراہ کو امام بنانا ہے۔

کان مولانا الباقر صلوات اللہ علیه یقول فی دعائه: یاعلی، یا أمیرالنحل، یا من هو فی السماء اله و فی الأرض امام[5]

ترجمہ: مولا امام محمد باقرؑ نے اپنی دعا میں کہا "اے امیر المومنینؑ اے امیر النحل اے وہؑ ھو (علی) جو آسمانوں میں الہ ہے اور زمین کا الہ امام ہے۔

قرآن و حدیث سے ثابت ہو گیا کہ الہ محمد و آل محمدؑ ہیں۔

یعنی اپنےؑ ایک مقام پر یہ اللہ ہیں جن کی اصل الہ ہے اور ایک مقام پر الہ ہیں جس سے اللہ نکلا ہے۔

قرآن میں توحید کے چار درجوں کا ذکر ہے:

---

(1) تنزیه الشیعه الاثنی عشری عن الشبهات الواهیه ،أبو طالب التجلیل التبریزي، جلد 2 صفحه 13

(2) تاویل الایات ،شرف الدین الحسینی ،جلد 1 صفحه 401

(3) مستدرک سفینه البحار ،جلد 1 صفحه 171

(4) بحار الانوار جلد 23 صفحه 361

(5) کتاب منهج العلم و البیان و نزهة السمع و العیان صفحه 440

1. لاالہ الاھو
2. لاالہ الااللہ
3. لاالہ الاانت
4. لاالہ الاانا

کلمہ توحید کابلند ترین درجہ **لا الہ الاھو** ہے یہ وہ درجہ ہے کہ ھو کی گواہی خود اللہ (وجودی) دے رہا ہے کہ لا الہ الاھو کوئی الہ نہیں مگر ھواور یہ محمد و آل محمدؐ کے مقامِ غیب کی طرف اشارہ کر رہاہے جو قابلِ اظہار نہیں ہے اِس مقامِ غیب پر بھی محمد و آلِ محمدؑ الہ ہیں جیسا کہ اللہ قرآن میں فرمارہاہے:

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ [1]

ترجمہ: اور اللہ نے کہہ دیاہے کہ خبر دار دوالہ نہ بناؤ کہ الہ صرف ھو (علیؑ) ہے جو واحد ہے لہذا مجھ ہی سے ڈرو۔

ترجمے سے ہی معلوم ہو گیا کہ ھو ہی الہ ہے اور جو ھو کے علاوہ کوئی الہ مانے گا وہ ایسے ہی ہے جیسے اُس نے دو اللہ مانے کیونکہ ھو اللہ بھی ہے اور اس آیت نے ثابت کر دیا کہ ھو الہ بھی ہے۔

یہاں ثابت ہو گیاہے کہ الہ ھوہے مومنین کے یقین کامل میں اضافے کیلئے ہم اس آیت کی تفسیر فرمانِ معصومؑ سے پیش کرتے ہیں:

---

(1) سورہ نحل آیت نمبر 51

عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: (ولا تتخذوا الهين اثنين إنما هو اله واحد) يعنى بذلك: ولا تتخذوا امامين إنما هو امام واحد[4321]

ابو بصیر اس آیت کی تفسیر امام جعفر الصادقؑ سے بیان کر رہے ہیں کہ مولاؑ نے فرمایا" اس آیت میں دو اللہ بنانے سے مراد یہ ہے خبر دار دو امام مت بناؤ بس اور بس ھو ہی تمہارا امام واحد ہے"

وَهُوَ الَّذِىۡ فِى السَّمَآءِ اِلٰـهٌ وَّفِى الۡاَرۡضِ اِلٰـهٌ‌ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ[5]

ترجمہ: ھو (علیؑ) ہی وہ ہے جو آسمانوں میں بھی الہ ہے اور زمینوں میں بھی الہ ہے علیؑ ہی حکیم و العلیم ہے۔

---

(1) مستدرك سفينة البحار، الشيخ علي النمازي الشاهرودي،جلد1 صفحہ 171
(2) تفسیر عیاشی جلد 2 صفحہ 261
(3) تفسیر البرھان جلد 4 صفحہ 373
(4) بحار الانوار جلد 23 صفحہ 357
(5) سورہ زخرف آیت 84

در تفسیر آیه هو الذی فی السما اله و فی الارض اله

قال الصادق صلوات الله علیه ان المقصود من اله السماوات و اله الارض هو جدّنا امیرالمومنین صلوات الله علیه.

امام صادق فرمودند همانا مقصود از خدای آسمان ها و خدای زمین جدّ ما امیرالمومنین صلوات الله علیه است[1]

ترجمہ: مولاؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ ھو ہی الہ ہے آسمان وزمین میں کہ مولا صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ آسمانوں اور زمینوں کا الہ میرے جد امیر المومنین علیؑ ہیں۔

قَالَ الْإِمَامُ الصَّادِق سلام الله علیه: فی قوله اله فی السماء و اله فی الارض.یامفضل اله فی السماء هو محمد صلی الله علیه وآله و اله فی الارض هو علی سلام الله علیه و أنا الهک[2]

ترجمہ: مفضل نے مولا صادقؑ سے پوچھا کہ قرآن میں جو آیت ہے کہ ھو الہ آسمان وزمین ہے تو اسکی کیا تفسیر ہے؟

مولا صادقؑ نے فرمایا: آسمان کا الہ محمدؐ ہے اور زمین کا الہ علیؑ ہے اور اے مفضل میں تیرا الہ ہوں۔

---

(1) حسین سیدالشهدا حقیقه بلا انتها صفحه 74

(2) کتاب الهفت الشریف

اب جیسا کہ ہم محمد و آل محمدؑ کو باب ھو میں ھو ثابت کر آئے ہیں تو ہم یہاں قرآن کی چند آیات پیش کرتے ہیں جہاں ھو کو الہ کہا گیا ہے۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ‌ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ‌ۚ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ[1]

ترجمہ: پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دیں کہ مجھے کافی ہے اللہ کوئی الہ نہیں سوائے علیؑ کے، اور علیؑ عرش عظیم کا رب ہے۔

هُوَ الَّذِىۡ يُصَوِّرُكُمۡ فِى الۡاَرۡحَامِ كَيۡفَ يَشَآءُ‌ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ[2]

ترجمہ: علیؑ ہی تو ہے جو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں بناتا ہے جیسے وہؑ چاہتا ہے لا الہ الا علی اور علیؑ ہی زبردست حکمت والا ہے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ؕ لَـهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى[3]

ترجمہ: اللہ کہ کوئی الہ نہیں سوائے علیؑ کہ علیؑ کیلئے ہی ہیں تمام اسماء الحسنی۔

---

(1) (سورہ توبہ آیت 129)

(2) سورہ آل عمران آیت 6

(3) سورہ طہ آیت 8

دوسرا درجہ **لا الہ الا اللہ** کا ہے کہ ھو جو مقام غیب تھا جب وہؑ اظہار پر آیا تو اسم اللہ وجودی ہو گیا اور ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں کہ اسم اللہ وجودی بھی محمد و آل محمدؑ ہیں۔ محمد و آل محمدؑ اسم اللہ وجودی کے مقام پر بھی الہ ہیں اور اس کلمہ لا الہ الا اللہ میں اللہ سے مراد اللہِ وجودی ہے۔

زیارتِ امیر المومنینؑ کے جملے ہیں:

السلام على حروف لا إله إلا الله[1]

ترجمہ: لا الہ الا اللہ کے حروف پر میرا سلام۔

إن رجلا أتى أبا جعفر عليه السلام فسأله عن الحديث الذي روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله أنه قال: " من قال: لا إله إلا الله، دخل الجنة " فقال أبو جعفر عليه السلام: " الخبر حق " فولى الرجل مدبرا، فلما خرج أمر برده ثم قال: " يا هذا، إن للا إله إلا الله شروطا، وإني من شروطها[2]

ترجمہ: راوی کا بیان ہے کہ ہم روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقرؑ کے پاس ایک شخص آیا اور پھر اس نے امام محمد باقرؑ سے ایک ایسی حدیث کے بارے میں سوال کیا جو حدیث خود رسول اللہؐ سے مروی ہے کہ رسول

---

(1) بحار الانوار جلد 99 صفحہ 54

(2) فقہ الرضا، علی بن بابویہ صفحہ 390

اللہؐ نے فرمایا: جس بھی شخص نے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور یہ عقیدہ بھی اپنایا تو پھر وہ شخص خود جنت میں داخل ہو گا! تو پھر امام محمد باقرؑ نے فرمایا: یہ خبر و حدیث حق و سچ ہے! پھر وہ شخص خود پشت سر واپس ہوا! پھر جب وہ سائل شخص وہاں سے خارج ہوا! تو امام محمد باقرؑ نے اُس سائل شخص کو واپس آنے کا حکم دیا! اس کے بعد امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اے شخص سائل! بے شک اس قول و عقیدہ: لا الہ الا اللہ کیلئے شرط و شرائط ہیں! خبر دار سنو! درحالانکہ میںؑ خود اس کلمہ لا الہ الا اللہ کی شرط و شروط میں سے ہوں۔

حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل رضي الله عنه، قال: حدثنا أبو الحسين محمد بن جعفر الأسدي، قال: حدثنا محمد بن الحسين الصوفي، قال: حدثنا يوسف ابن عقيل، عن إسحاق بن راهويه، قال: لما وافى أبو الحسن الرضا عليه السلام بنيسابور وأراد أن يخرج منها إلى المأمون اجتمع إليه أصحاب الحديث فقالوا له: يا ابن رسول الله ترحل عنا ولا تحدثنا بحديث فنستفيده منك؟ وكان قد قعد في العمارية، فأطلع رأسه وقال: سمعت أبي موسى بن جعفر يقول: سمعت أبي جعفر بن محمد يقول:

سمعت أبي محمد بن علي يقول: سمعت أبي علي بن الحسين يقول: سمعت أبي الحسين ابن علي بن أبي طالب يقول: سمعت أبي أمير المؤمنين علي بن أبي طالب يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: سمعت جبرئيل

يقول: سمعت الله جل جلاله يقول: لا إله إلا الله حصني فمن دخل أمن من عذابي.

قال: فلما مرت الراحلة نادانا. بشروطها وأنا من شروطها[1]

ترجمہ: راوی کا بیان ہے کہ مولا امام رضاؑ نے نیشاپور میں لوگوں سے فرمایا کہ: میں نے اپنے والدؑ سے سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ میں نے اپنے والدؑ۔۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے اپنے بابا امیر ممکنات مولا علیؑ سے سنا انہوںؑ نے رسول اللہؐ سے سنا کہ رسول اللہؐ فرمارہے تھے کہ: میں نے جبرئیل سے سنا اور جبرئیلؑ نے اللہ سے سنا کہ اللہ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو بھی اس میں داخل ہو گا وہ شخص میرے عذاب سے محفوظ اور امن میں ہو گا! راوی کہتا ہے کہ جب مولا رضاؑ کی سواری چلی اور گزری تو پھر امام رضاؑ نے خود ہمیں ندادے کر فرمایا: یہ کلمہ توحید اپنی شرط اور شروط کے ساتھ خود اللہ کا قلعہ ہے اور میں رضاؑ خود اس کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی شرط میں سے ہوں۔

(1) التوحید، شیخ صدوق، صفحہ 25، عربی

قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يقول الله عز و جل: لا إله إلا الله حصني فمن دخل حصني أمن من عذابي[1]

ترجمہ: رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو بھی اس میں داخل ہو گا وہ شخص میرے عذاب سے محفوظ اور امن میں ہو گا۔

ایک اور حدیثِ قدسی میں اللہ نے فرمایا:

يقول الله عز وجل ولاية علي بن أبي طالب حصني فمن دخل حصني أمن من عذابي[2]

ترجمہ: اللہ نے فرمایا کہ ولایتِ علیؑ میرا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گا وہ شخص میرے عذاب سے محفوظ اور امن میں ہو گا۔

دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لا الہ الا اللہ اور ولایتِ علیؑ ایک ہی گواہی ہے

---

(1) التوحید،شیخ صدوق،صفحہ25،عربی
(2) عیون اخبار الرضا،شیخ صدوق ،جلد 1 صفحہ 146

سورہ بقرہ آیت 256 میں ارشاد ہوا:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

ترجمہ: دین میں کسی طرح کا جبر نہیں ہے. ہدایت گمراہی سے الگ اور واضح ہوچکی ہے. اب جو شخص بھی طاغوت کا انکار کرکے اللہ پر ایمان لے آئے وہ اس کی مضبوط رسّی سے متمسک ہوگیا ہے جس کے ٹوٹنے کا امکان نہیں ہے اور خدا سمیع بھی ہے اور علیم بھی ہے۔

يحيى الشجري [قال: وبالاسناد] قال حدثنا حصين، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر وزيد بن علي (عليهما السلام) * (فقد استمسك بالعروة الوثقى) * قال: كلمة لا إله إلا الله[1]

ترجمہ: اس آیت کی تفسیر میں مولا امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں العروۃ الوثقیٰ سے مراد کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

نحن عروة الله الوثقى، من استمسك بنا نجى[2]

ترجمہ: مولاؑ فرماتے ہیں ہم ہی تو عروۃ الوثقیٰ ہیں جس نے ہم سے تمسک کرلیا نجات پا گیا

دونوں احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد و آل محمدؐ ہی لا الہ الا اللہ ہیں

---

(1) تفسیر ابی حمزۃ الثمالی، صفحہ 119، عربی

(2) مستدرک سفینہ البحار، جلد 7 صفحہ 198

امیر ممکناتؑ فرماتے ہیں:

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه:أنا بسم الله الرحمان الرحيم، أنا لا اله الا الله[1]

ترجمہ: میں علیؑ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہوں میں علیؑ ہی لا الہ الا اللہ ہوں۔

قال الصادق صلوات الله عليه لما أراد مولانا اظهار قدرته و عقد ذاتيته قال يا سلمان تعرفنى و قد ظهر له بالصوره الهاشميه العلويه قال نعم أنت الله لا اله الا انت الازل القديم و ربى و رب الخلايق اجمعين ثم ظهر بصوره الحسن صلوات الله عليه وساير الصور الاماميه صلوات الله عليهم فكان كلما ظهر المولى لسلمان بصوره من الصور يقول يا سلمان تعرفنى؟

يقول نعم يا مولاى أنت أنت لا اله الا انت الازل و يسجد عند كل ظهور سجده حتى سجد اثنى عشر سجدتا و كان كلما سجد سجده انحله حرفا فتمت اثنى عشر حرفا لاثنى عشر سجده و هى حروف لا اله الا الله[2]

---

(1) انیس المحبین فی فضایل امیرالمؤمنین(احمد بن علی)(نسخه خطی) مقصد ششم ص 119

(2) رسالہ ناصح الدولہ صفحہ 262

ترجمہ: مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جس وقت مولا علیؑ نے اپنی ذات اور قدرت کا اظہار کیا تو ہاشمی اور علوی کی صورت میں ظاہر ہوئے اور جنابِ سلمانؑ سے فرمایا کہ اے سلمانؑ کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟

سلمانؑ نے کہا: ہاں! بے شک آپ ہی اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپ کے، آپؑ ازلی اور قدیم ہیں آپ میرے اور تمام خلائق کے رب ہیں۔

اسکے بعد امیر المومنینؑ مولا حسنؑ کی صورت میں ظاہر ہوئے ایک کے بعد ایک تمام آئمہؑ کی صورت میں مولاؑ ظاہر ہوئے اور جنابِ سلمانؑ سے فرمایا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟

سلمانؑ نے ہر دفعہ کہا آپ ہی میرے اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپ کے آپ ازل ہیں اور جب بھی امیر ممکنات ظاہر ہوتے مولاؑ کی ہر صورت میں سلمانؑ نے مولاؑ کو سجدہ کیا یہاں تک کہ سلمانؑ نے بارہ سجدے کیے اور ہر بار سجدہ کرنے پر مولا امیر المومنینؑ نے سلمانؑ کو ایک حرف عطا کیا، جناب سلمانؑ کے بارہ بار سجدہ کرنے کی بناپر بارہ حروف مکمل ہوئے جو حروفِ لا الہ الا اللہ ہیں۔

وعن أبي الحسين محمد بن على الجلي قال : حدثنا أبو القاسم بن الحسن بن عبد الرزاق قال : حدثنا عبد العزيز بن عبد الله بن يونس الموصلي عن محمد بن جعفر القرشي البزاز عن علي بن محمد قال : حدثنا أحمد بن عبد الجبار عن ابي محمد الحسين بن علي عن أبيه علي بن محمد عن أبيه محمد بن علي عن أبيه على بن موسي عن أبيه موسى بن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن على عن أبيه علي بن الحسين عن أبيه الحسين بن علي قال :

قال أمير المؤمنين منه السلام : يا بني لا إله إلا الله إثني عشر حرفا ، فاطمة بنت محمد إثني عشر حرفا الحسن والحسين إثني عشر حرفا صلى الله عليهم إثني عشر حرفا محبهم في الجنة إثني عشر حرفا ، عدوهم في النار إثني عشر حرفا

فقلت : يا مولاي ما معنى الإثني عشر حرفا وما باطنها ؟

قال : يا أبا عبد الله باطنها إثني عشر مقاما لله في ارضه وسمائه[1]

ترجمہ: مولا حسینؑ سے روایت ہے کہ مولا علیؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹے حسینؑ لا الہ الا اللہ کے بارہ حروف ہیں:

فاطمہ بنت محمد کے بارہ حروف ہیں، الحسن و الحسین کے بھی بارہ حروف ہیں، صلی اللہ علیہم کے بھی بارہ حروف ہیں، محبھم فی الجنۃ (ہمارے محب جنت میں ہیں) اسکے بھی بارہ حروف ہیں، عدوھم فی النار (ہمارے دشمن جہنم میں ہونگے) اسکے بھی بارہ حروف ہیں۔

مولا حسینؑ نے پوچھا: بابا جانؑ کیا معنی ہیں بارہ حروف کے باطن میں؟

مالک علیؑ نے فرمایا: بارہ حروف کا باطن یہ ہے کہ بارہ مقامات ہیں اللہ کیلئے زمین و آسمان میں۔

---

(1) كتاب مجمع الاخبار صفحہ 33

تیسرا درجہ **لا الہ الا انت** کا ہے اس کلمے میں جو لفظ انت ہے یہ تب استعمال کیا جاتا ہے جب کوئی سامنے ہو یعنی جو سامنے ہو گا اُسے مخاطب کرنے کیلئے انت کہا جاتا ہے۔

جتنے بھی عوالم ہیں ہر عوالم میں حقیقت اُس عالم کا لباس پہن کر مقامِ شہود پر آئی ہے جب اللہ مقامِ شہود پر آیا تو جس جس نے وہ مقام دیکھا حقیقت ؑ کا اپنی معرفت کے ساتھ اُس نے حقیقت ؑ کو لا الہ الا انت کہہ کر پکارا۔

ہم چند احادیث پیش کرتے ہیں جہاں محمد و آل محمد ؑ کو لا الہ الا انت کہہ کر پکارا گیا:

قال المفضل قال الامام الصادق سلام اللّٰہ علیه: ... و ان الحسین سلام اللّٰہ علیه لمّا خرج الی العراق و کان اللّٰہ محتجب به صار لاینزل منزلاً صلوات اللّٰہ علیه الا ویأتیه جبرئیل فیحدثه حتی اذا کان الیوم الذی اجتمعت فیه العساکر علیه و اصطفت الخیول لدیه و قام الحرب ، حینئذ دعا مولانا الحسین سلام اللّٰہ علیه جبرئیل و قال له:یا اخی من انا ؟

قال:انت اللّٰہ الذی لا إله الّا هو الحیّ القیوم و الممیت و المحی ، انت الذی تأمر السماء فتطیعک و الارض فتنتهی لامرک و الجبال فتجیبک و البحار فتسارع ...الی طاعتک و انت الذی لا یصل الیک کید کائد و لاضرر ضار

.قال الحسین سلام اللّٰہ علیه:یاجبرئیل

قال جبرئیل:لبیک یا مولای

قال الحسین سلام الله علیه:أفتری هذا الخلق المنکوس تحدثهم انفسهم ان یقتلوا سیدهم لضعفهم ، ولکنهم لن یصلوا الی ذلک ، ولا الی احد من اولیاء الله ، کما انهم لن یصلوا الی عیسی و الی امیرالمومنین علی سلام الله علیه ، ولکنهم عملوا ذلک لیحل علیهم العذاب بعد الحجة والبیان.

قال الحسین سلام الله علیه:یا جبرئیل انطلق الی هذا الملعون الضال الجاحد المنکوس ، وقل له:من ترید ان تحارب؟

قال فانطلق جبرئیل فی صورة رجل غریب مجهول ، فدخل علی عمربن سعد و هو جالس علی کرسیه بین قواده و حراسه و أبوابه ، فخرق صفوفهم حتی وصل الیه و وقف بین یدیه.

فاما نظر الیه عمربن سعد ارتاب منه ، وارتعب وقال له:من انت؟

قال جبرئیل:انا عبد من عبیدالله جئت اسألک عمن ترید ان تحارب؟

قال:ارید ان الحارب الحسین بن علی سلام الله علیه ، و هذا کتاب عبیدالله بن زیاد یأمرنی فیه ان اقتل الحسین بن علی سلام الله علیه و أوجه الیه رأسه و اعتزل العسکر.

فقال له:ویحک تقتل رب العالمین و اله الاولین و الآخرین و خالق السموات و الارض و ما بینهما[1]

ترجمہ: مفضل نے کہا کہ مولا صادق نے فرمایا اور بے شک حسینؑ جب مدینے سے عراق کی جانب روانہ ہوئے تو اللہ نے حجاب کی صورت میں جبریلؑ کو نازل کیا جو پورے راستے حسینؑ کے ساتھ رہا۔ یہ سفر جاری رہا حتیٰ کہ مقامِ کربلا میں لشکر جمع ہو گئے (حسینؑ اور یزید لعین کے) اور ان دونوں لشکروں کے درمیان جنگ لڑنے کیلئے جگہ خالی کر دی گئی۔ اُس وقت مولا حسین جلا جلالہ نے پکارا اے جبرئیلؑ اور جبرئیلؑ سے فرمایا: بتا جبرئیلؑ انہیں بتا کہ میں حسینؑ کون ہوں؟

جبرئیلؑ نے کہا: آپؑ ہی اللہ ہیں کہ حسینؑ کے سوا کوئی الہ نہیں مگر وہ آپؑ ہی ہیں جو ہر چیز کو زندگی دینے والے ہیں اور ہر شے کو قیام دینے والے ہیں اور ہر شے کو آپؑ ہی موت دینے والے ہیں اور ہر شے کو دوبارہ زندہ کرنے والے آپؑ ہی ہیں۔ آپؑ ہی وہ ہیں کہ جنہوں نے آسمانوں کو حکم دیا تو اُنہوں نے آپ کی اطاعت کی اور آپؑ ہی وہ ہیں کہ جنہوں نے زمین کو حکم دیا تو وہ انتہاِ مخلوقیت کو پہنچی آپؑ کے امر کے ساتھ، آپؑ نے پہاڑوں کو حکم دیا تو پہاڑوں نے بھی آپکوؑ جواب دیا اور آپؑ نے سمندروں کو حکم دیا تو پس سمندروں نے بھی آپکی اطاعت کرنے میں بہت زیادہ جلدی کی۔ آپ وہ ہیں کہ جس کے ساتھ کوئی فریبکاری نہیں ملی ہوئی اور نا ہی کوئی فریب کار آپؑ سے مل سکتا ہے اور آپ کے ساتھ کوئی نقصان نہیں ملا

---

(1) کتاب الهفت الشریف الباب الاربعون فی معرفته قتل الحسین علی الباطن فی زمن بنی امیه صفحه 97

ہوا اور نا ہی کوئی نقصان پہنچانے والا آپ سے مل سکتا ہے (یعنی نا آپکو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے نا فریب دے سکتا ہے۔)

مولا حسینؑ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ!

جبرئیلؑ نے عرض کیا: لبیک اے میرے مولا!

مولا حسینؑ نے فرمایا: یہ اندھی مخلوق ہے کہ اس مخلوق نے یہ نظریہ اپنے آپ سے گھڑ لیا ہے کہ یہ ہمیںؑ اور ہمارے ساتھیوںؑ کو قتل کر لیں گیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ضعیف ہیں اور ہم پر قابو پا لیں گیں!!!

لیکن وہ ایسا کبھی نا کر پائیں گیں اور نا ہی اللہ کے اولیاء میں سے کسی ایک کہ ساتھ یہ ایسا کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ وہ لوگ جنھوں نے عیسیٰ ابنِ مریمؑ اور امیر المومنین علیؑ کے ساتھ کیا تھا لیکن ان لوگوں نے قتل کرنے کا عمل تو کر دیا تھا ایسا اس لیے ہوا تا کہ حجت اور بیان قائم ہونے کے بعد اُن (ملعونین) پر عذاب آنا حلال ہو جائے۔

مولا حسینؑ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ چلا جا اس ملعون ذلیل جاہل کے پاس جو الٹ دماغ رکھنے والا ہے اور اُس (عمر ابن سعد) سے کہہ دے کہ کیا تیرا جنگ کرنے کا ارادہ ہے؟

پس جبرئیلؑ ایک غریب مرد کی شکل میں تبدیل ہوا اور چلا گیا عمر ابن سعد کے پاس اور داخل ہوا اس (لعین) کے دربار میں کہ پس اس نے دیکھا کہ عمر ابن سعد بیٹھا ہوا تھا کرسی پر جسکے ارد گرد لوگ زنجیریں پکڑے کھڑے تھے۔ عمر ابن سعد کی حفاظت کیلئے دربان کھڑے تھے ان تمام کے درمیان عمر

ابن سعد بیٹھاہوا تھا۔ پس جبریل انکی صفیں چیڑ تاہوا عمر ابن سعد پاس آیا حتی کے قریب تر ہو گیا عمر ابن سعد کے۔ پس عمر ابن سعد نے اس غریب مرد کی جانب دیکھا جو جبرئیل تھا پس جبرئیل کی طرف متوجہ ہوا اور جبرئیل پر ڑوب ڈالا اور جبرئیلؑ سے کہا کہ تو کون ہے؟

جبرئیلؑ نے کہا: میں اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں تیرے پاس آیاہوں کہ تجھ سے پوچھوں کہ تو کس سے جنگ کرنے کی تیاری میں ہے؟؟

عمر ابن سعد نے کہا: میرا ارادہ ہے کہ میں حسینؑ سے جنگ کروں یہ عبید اللہ ابن زیاد نے مجھے لکھ کر دیا ہے کہ حسینؑ سے جنگ کر عبید اللہ ابن زیاد نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں کربلا میں حسینؑ کا قتل کروں اور حسینؑ کا قتل کرکے حسینؑ کا سر اس (معلون) کے پاس بھیجوں پھر لشکروں کو کربلا سے واپس پلٹاؤں۔

جبرئیلؑ نے کہا:

اے ملعون کیا تو عالمین کے رب کو قتل کرے گا؟؟؟

اولین و آخرین کے الہ کو قتل کرے گا؟؟؟

اُس الہ کو جو آسمانوں اور زمینوں کا خالق ہے اور زمین و آسمان کے درمیان جو بھی ہے سب کا خالق ہے؟؟؟

وہی حسینؑ ہی تو ہے کیا تو اُسے قتل کرے گا؟

ابن شهر اشوب قال في دلالات البطائني: كان في مقدّم السرير جبرائيل و ميكائيل و إسرافيل و زمرة من الملائكة يسمع منهم: قدّوس قدّوس، أنت عزيز سلطان نافذ لأمرك، لا إله الّا أنت و نحمدك، لا إله الّا أنت ربّ العالمين[1]

ترجمہ :ابن شہر اشوب کہتے ہیں کہ دلالت البطائنی میں لکھاہے کہ: جب امیر کائناتؑ کو غسل دیا جارہا تھا تو جبرائیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ اور ملائکہؑ کا ایک گروہ اُنکےؑ پاس تھا سنا گیا کہ ملائکہ امیر المومنینؑ کے پاس یہ تسبیح پڑھ رہے تھے کہ تقدیس ہے تقدیس ہے کہ توؑ سلطانِ عزیز ہے تیرا امر ہی نافذ ہے کوئی الہ نہیں سوائے تیرے اور ہم تیریؑ حمد کرتے ہیں، کوئی الہ نہیں سوائے تیرےؑ تو عالمین کا رب ہے۔

---

(1) مدینہ معاجز لائمہ الاثنی عشر جلد 3 صفحہ 63،عربی

چوتھا درجہ **لا الہ الا انا** کا ہے یہ وہ درجہ ہے کہ حقیقتؐ نے جہاں سامنے آکر کہاں لا الہ لا انا کوئی الہ نہیں سوائے میرےؐ۔

اس درجے کا قرآن میں سورہ طہ آیت 14،13،12،11 یوں ذکر موجود ہے:

جب موسیؑ طور پر پہنچے:

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰىؕ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًىؕ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

ترجمہ: پس جب وہؑ وہاں آئے تو آواز آئی اے موسیؑ بے شک میںؐ تمہارا رب ہوں سو اتار لو اپنی جوتیاں بے شک تم وادی مقدسی طُویٰ میں ہو، اور میںؐ نے تجھے چن لیا ہے سُن جو جو وہی کیا جائے کہبے شک میں اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرےؐ پس اے موسیؑ میریؐ عبادت کرو اور میرے ذکر کیلئے نماز قائم کرو۔

عن الصادق صلوات اللہ علیہ نحن کنا تلک الشجرہ الخضراء التی قالت لا الہ الا انا[1]

ترجمہ: مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ہم ہی وہ ہیں جنہوں نے شجرہ الخضرا اسے موسیؑ کو ندا دی تھی کہ ہمارے علاوہ کوئی الہ نہیں۔

---

(1) کتاب حسین سید الشھدا حقیقت بلا انتہا صفحہ 140

عن حذیفه عن المقداد قال ، قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِين سلام اللّٰہ علیه:انا مکلم موسی من شاطی الوادی الایمن ان موسی انی انا اللہ لا اله الا انا فاعبدنی[1]

ترجمہ: حذیفہ سے روایت ہے کہ اُس نے مقداد سے روایت کی کہ مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا: موسیٰؑ سے کلام کرنے والا میں ہی ہوں میں نے ہی وادیِ مقدس میں موسیٰؑ سے کلام کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرے میری عبادت کرو۔

اب ہم چند احادیث مزید مومنین کے یقین میں اضافے کیلئے پیش کرتے ہیں:

1۔عن محمّد بن ابی عمیر عن عمربن شمّر عن جابر بن یزید قال:سمعت العالم سلام اللہ علیه یقول فی خطبة له کلاماً اوّله عبر و معانیه تختلف عن عقلی إشارتها ، و ذلک أنّه قال فی بعض کلامه : نحن الوجود و بیوت الدّیّان و السنة الرّبّ الاقدم ، و غیوبه فی کلّ مشهد ، نحن غایة و نهایة من رجاه ، أنا علّة العلل و غیبُ الازل ، البریء من المثل ، أنا کلّ ، أنا مخترع النّور ، لا یعلم من أنا الّا أنا العلیّ الکبیر.

فقلت:فی نفسی:أوّل الکلام یدلّ أنّه مربوبّ مألوهٌ ، وآخره یدلّ علی أنّه الاله الاحد لا اله هو لیت شعری ما أقول؟

---

[1] کتاب الواحده ،محمد بن حسن بن جمهور

فوالله ما استتمّ فی صدری ما فکّرت فیه حتّی ضرب بیده علیّ فأحسست ملمسه و تحقّقت منه.

و قال:یا جابر أنا الله العلیّ الکبیر ، و النّبأ العظیم الّذی أنتم فیه تختلفون وفیه تختصمون صراطٌ مستقیمٌ و حبلٌ منیعٌ ، و عروة لا انفصام لها ، و ردّ یدی و قبض علی زندی ومسح یده علی ذراعی وعضدی ذاهبا إلی وجهی ، فلم أجد لها حسّاً و لا کثافةٌ.

ثمّ قال:أنا العلیّ العظیم الأحد القدیم ، معنی الحقائق و غیب العقول ، لا أدرک بغایةٍ و لا أحدً بمعنی و أنا العلیّ العظیم ، أزلّ عند کلّ عظیمٍ ، أزلّ عند کلّ عظیمٍ ، و انا بکلّ شیءٍ محیطٌ.

قال جابر:فکدت أن أصعق صعقاً ، ثمّ استعنت به فقویت نفسی و زاد حسّی ، و لم یزل ذلک المعنی یختفی عن عیانی قلیلاً قلیلاً حتّی لن أراه و هو یقول:یاجابر ، نحن الصفّة الّتی لها نکروا والصوّرة الّتی علیها تجبّروا و بها کفروا ، لا یعلمنا إلّا القلیل ، فزد یا جابر تز داد ، وکن من الشاکرین.

قال جابر:وکان من مناجاتی فی قلبی و کانّه مکتوب فی صدری هذه الآیة:(إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ کَرِیم. ذي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَکین. مُطاعٍ ثَمَّ أَمین.)فنظر إلیّ ثمّ تبسّم وقال:

یا جابر:مطاعّ الغیب أمین و قال: (وَ یُرِیدُونَ أَنْ یُفَرِّقُوا بَیْنَ اللَّهِ وَ رُسُلِهِ وَ یَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ) ، (وَ قَدْ خابَ مَنِ افْتَرى)[1]

ترجمہ: جابر بن یزید کہتا ہے کہ میں نے مولا موسی کاظم جلا جلالہ سے ایک خطبہ سنا مولاؑ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اُس کلام کا اول عبرت تھا اور اُسکے معانی مختلف تھے میری عقل سے مولاؑ کے اُس کلام میں کیے جانے والے اشارے دور تھے اور جو کلام مولاؑ نے فرمایا کچھ اسمیں سے یہ ہے کہ مولاؑ نے فرمایا ہم الوجود ہیں، اور ہم ادیان (دین کی جمع) کے گھر ہیں۔ہمؑ ربِ قدیمؑ کے سال ہیں اور ہم اُسکا غیب ہیں ہر مشاہدے میں ہم اُسکا مقصد اور اُسکی انتہا ہیں اُسکی امیدی میں۔

پھر مولا موسی کاظمؑ فرماتے ہیں "میں علتوں کی علت ہوں اور غیبِ ازل ہوں۔ مجھ پر کسی چیز سے مثال نہیں دی جا سکتی (یعنی ہر مثال سے دور ہوں)۔ میں کُل ہوں (یعنی سب)، میں ہی نور کو اختراع (خلق) کرنے والا ہوں۔ کوئی بھی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں سوائے میرے میں العلی الکبیر ہوں"۔

جابر نے کہا دل میں کہ پس مولاؑ کا اول کلام اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مولاؑ اللہ کے بندے ہیں اور کلام کا آخر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مولاؑ الہِ احد ہیں اور مولاؑ کے علاوہ کوئی الہ نہیں (لا الہ الا موسی کاظم)، جابر کہتے ہیں کہ کاش میں جان جاتا کہ میں کیا کہوں جو ٹھیک ہو؟

---

(1) مجمع الاخبار صفحہ 16

جابر کہتا ہے کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اِس بات کے بارے میں یہ فکر اپنے دل میں کر ہی رہا تھا کہ مولاؑ نے اسکو جان لیا اور یہاں تک کہ مولاؑ نے اپنے ہاتھوں سے مجھے مارا اور مولاؑ نے کہا

اے جابر!" میںؑ اللہ ہوں جو العلی الکبیر ہے۔ اور میں عظیم خبر ہوں جس کے بارے میں تم لوگ اختلاف کرتے ہو اور مولاؑ نے کہا کہ اس آیت میں مجھے خاص کیا گیا ہے اور میں صراط مستقیم ہوں اور میں ہوں مضبوط رسی اور ناٹوٹنے والا کڑا لوگوں کیلیئے۔ جابر کہتا ہے پھر مولاؑ نے اپنا ایک ہاتھ مس کیا میرے چہرے کے ساتھ پس مولاؑ میرے سامنے سے غائب ہو گئے اور میں نے کسی بھی چیز کو محسوس نا کیا پھر مولاؑ نے فرمایا: میں علیؑ العظیم ہوں اور احد القدیم ہوں اور میں تمام حقیقتوں کا معنی ہوں اور میںؑ عقلوں میں نہیں آتا میری انتہا کا ادراک ممکن ہی نہیں۔

کسی ایک کو بھی میرے معنی کا ادراک نہیں ہو سکتا اور میں علیؑ العظیم ہوں اور میں ازل ہوں تمام صاحبانِ عظمت میں اور میںؑ ہر شے پر محیط ہوں۔

جابر کہتا ہے کہ قریب تھا کہ میں بے ہوش ہو جاتا پر مولاؑ نے میری مدد کی کہ میرا ظرف زیادہ ہو گیا اور یہ معنی کم سے کم ہیں جنکو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے یہاں تک کہ کسی اور نے نہیں دیکھا۔

مولاؑ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! ہم اُسکی وہ صفت ہیں کہ جو بھی اِسکا منکر ہوا اور ہم اُسکیؑ وہ صورت ہیں کہ جس نے بھی اس سے تکبر کیا وہ کافر ہو گیا کوئی نہیں جانتا ہمیں سوائے قلیل کے اے جابر! اپنی معرفت کو زیادہ کرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ۔

جابر نے کہا: کہ میں اپنے ہی دل میں مناجات کر رہا تھا کہ گویا میرے دل پر یہ آیت لکھی گئی

سورہ الحاقہ آیت 42،41،40

ترجمہ: یہ ایک رسول کریم کا قول ہے۔ کسی شاعر کا قول نہیں، تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو اور نا ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔

پس مولاؑ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اے جابر! پھر آیت پڑھی سورہ النساء آیت 150

بے شک جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ اور اُسکے رسولؐ کے ساتھ اور چاہتے ہیں کہ فرق کریں اللہ اور اُسکے رسولؐ میں اور کہتے ہیں ہم مانتے ہیں بعض کو اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں نکال لیں اسکے درمیان کوئی تیسرا راسطہ۔

پھر ایک اور آیت پڑھی سورہ طہ آیت 61

ترجمہ: اور وہ نامراد ہو جس نے جھوٹ باندھا

2۔وأما نداء يوم الغدير : إنما هو نداء الميم - منه السلام - وتصريحه للعالمين بصوت جاهر يسمعه كل حاضر وجميع من في السماء والأرض: هذا خالقكم هذا

إلهكم هذا الذي أشرت اليه وقلت لكم: هو الأول والأخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم[1]

ترجمہ: ایک ندا سنی گئی یوم غدیر کے دن جو محمدؐ کی طرف سے تھی اور وہ ندا تمام عالمین میں سنی گئی زمین و آسمان میں جو بھی ہیں ہر ایک نے اُس آواز کو سنا کہ رسولؐ نے علیؑ کی طرف اشارہ کر کے کہا: کہ یہ علیؑ ہی تمہارا خالق ہے اور یہ علیؑ ہی تمہارا الٰہی ہے یہیؑ وہ ہے جسکی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں اور تمہیں کہہ رہا ہوں کہ یہیؑ اول ہے یہیؑ آخر ہے یہیؑ ظاہر ہے یہیؑ باطن ہے اور یہیؑ ہر شے کو جاننے والا ہے۔

3۔قال المسيح انى ذاهب الى ربى و أبيكم و الهى و الهكم و قول الرسول صلى الله عليه وآله، على صلوات الله عليه ابوالآباء[2]

ترجمہ: عیسیٰؑ نے کہا: کہ بے شک میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں جو تمہارا باپ ہے اور میرا الٰہی ہے اور تمہارا بھی الٰہی ہے اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ علیؑ ابوالاباء ہیں۔

---

(1) رسالہ الحکمتہ العلویہ صفحہ 330

(2) کتاب الفحص صفحہ 256

4۔قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله فی حجه الوداع: ان الاهکم قد حضر فی موسمکم هذا علی جمل أورق متشحا بعباءه قطوانیه قال سیدنا سلمان فأعلمت الطلب فی هذا الموصوف فیلم أر غیر مولانا امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیه[1]

ترجمہ: حجت الوداع کے موقع پر رسول اللہ نے سلمانؑ سے کہا میں نے تمہارے الہ کو دیکھا ہے اس حال میں کہ وہ خاکی اونٹ پر سوار ہے اور اُسکیؐ چھوٹی ہے اور اُسکی عبا کا رنگ سفید ہے تو سلمانؑ کہتا ہے کہ جب میں نے نظر کی تو دیکھا کہ یہ نشانیاں جو رسول اللہؐ نے بتائی تھیں وہ امیر کائناتؑ کی تھیں۔

عن محمير بن عبير الله بن مهران الكرخي عن أسير بن إسماعيل عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال : دخل غلباء بن أحمد على مولانا أمير المؤمنين تقدست أسماؤه فقال له : يا مولاي أنت أنت ، فقال : نعم أنا الذي آمنت به بنو إسرائيل ، وأنا الذي ناداني نوح فنعم المجيب كنت له ، وأنا الذي ناداني ذا النون في الظلمات أن لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين ، وأنا الذي ناديت موسى إنني أنا الله لا إله إلا أنا ، وأنا الذي كلمه من الشجرة ، وأنا الذي أرسلت إلى مريم من نفخ فيها من روحنا ، وأنا الذي رفعت إدريس مكانا عليا ، وأنا الذي أظهرت عيسى ورفعته إلي ، وأنا الذي طلبتني القرون بعد القرون ، وأنا الرحمن على العرش استوى ، له ما في السموات وما في الأرض وما بينهما

---

(1) كتاب منهج العلم و البيان و نزهة السمع و العيان صفحه 79

وما تحت الثرى ، وأنا الذي لا إله إلا أنا لي الأسماء الحسني والمثل الأعلى ، والربوبية الكبرى والألوهية العظمى[1]

ترجمہ: جابر بن عبد اللہ الانصاری نے کہا کہ غلبا ابن احمد داخل ہوئے امیر المومنینؑ کے پاس تو دیکھا کہ مولاؑ تقدیس کر رہے تھے اللہ کے اسماء کی پس

غلبہ ابن احمد نے کہا: مولاؑ آپ آپ ہیں؟

مولاؑ نے کہا: ہاں! میں ہی وہ ہوں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں ہی وہ ہوں جسے نوحؑ نے نعم المجیب کہہ کر ندادی تھی اور میں ہی وہ ہوں جسے یونسؑ نے ظلمات میں لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہہ کر ندادی تھی اور میںؑ ہی وہ ہوں جس نے موسیؑ کو میں اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرے کہہ کر ندادی تھی میںؑ ہی وہ ہوں جس نے شجرہ طور سے موسیؑ سے کلام کیا تھا اور میںؑ ہی وہ ہوں جس نے مریمؑ کو عیسیؑ عطا کیا تھا میں ہی وہ ہوں جس نے ادریسؑ مقام بلندی پر رفعت دی تھی میں ہی وہ ہوں جس نے عیسیؑ کو ظاہر کیا اور اپنی طرف اٹھالیا اور میں ہو وہ ہوں کہ زمانوں کے بعد زمانے مجھ علیؑ کو طلب کرتے ہیں میں ہی الرحمن ہوں جو عرش پر استوی ہے میرے لیے ہی ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے انکے درمیان اور انکے نیچے ہے، میں ہی ہوں کہ کوئی الہ نہیں سوائے میرے میرے لئے ہی ہیں تمام اسماء الحسنی اور مثل اعلی، اور ربوبیت کبری اور الوہیت عظمی۔

---

(1) كتاب منهج العلم و البيان و نزهة السمع و العيان صفحه 682

5۔امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

إنني أنا الله لا إله إلا أنا ، أنا اظهرت كيف شئت، وأتمثل بأي بدن شئت، وأري نفسي كيف شئت بصغير الخلق وكبيره[1]

ترجمہ: بے شک میں ہی اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرے، میں جس طرح چاہوں ظاہر ہو سکتا ہوں، میں جس بدن میں آنا چاہوں اسکی تمثیل بن سکتا ہوں اور دیکھنے والوں نے میرے نفس کو ویسے ہی دیکھا جیسے میں نے چاہا بڑی مخلوق ہو یا چھوٹی مخلوق۔

6۔ماروی بالاسناد الصحیح مرفوعا إلى ميثم التمار أنه قال : عرضت لي حاجة إلى مولای أميرالمومنين فجئت إلى الباب فإستأذنت فأذن لي فدخلت فوجدته قاعدا على كرسي من خشب وبين يديه مائده عليها شيء من الطعام والحسين عن يمينه و محمد بن الحنفية و سفينة عن شماله فأوما بيده أن إجلس فجلست بين محمد بن الحنفية وسفينة فأكلت من ذلک الطعام .

(1) کتاب الانوار الحجب، محمد بن سنان الزاهری(صحابیِ مولا صادقؑ)، محمد بن سنان الزاهری(صحابیِ مولا صادقؑ)

فحدثتني نفسي بشيء من الوهم فقلت في سرى نأكل ويأكل ونشرب ويشرب وننكح وينكح ونتغوط ويتغوط ونموت ويموت فما الفرق بيننا فنظر إلى بجانب وجهه فعلمت أنه قد علم مافى سرى

فأطرقت هيبة و إجلالا مما جرى في سري ثم رفعت رأسي أنظر إليه فإذا به على سرير من الذهب و عليه ثياب من السندس وعلى راسه تاج من الدر والجوهر وبيده قضيب من الياقوت الأحمر يثبت أهل الجنة بالجنة و أهل النار بالنار

فقال لى يا ميثم تأكل وناكل وتشرب ونشرب وتنكح وننكح وتتغوط ونتغوط وتموت ونموت فأين الفرق بيننا فقلت يا مولاي أنت أنت لا إله إلا أنت .

فقال نعم أنا أنا وقرأ إني أنا الله لا إله إلا أنا فاعبدونى و أقم الصلاة لذكرى . قال ميثم : فلما أكلت خرجت أنا وسفينة فلما صرت خارج الدار قلت لسفينة يا سفينة هل رايت من مولاى ما رايت فقال سفينة ما رايته إلا يأكل .

فأمسكت و سرت بحاجتى شاهد ذلك قوله تعالى : وَاَسِرُّوۡا قَوۡلَـكُمۡ اَوِ اجۡهَرُوۡا بِهٖ‌ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ [1]

---

(1) هداية المسترشد و سراج الموحد،ابى صالح ديلمى صفحه ۱۷۷

ترجمہ: صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ میثم تمار نے کہا کہ مجھے امیر المومنینؑ سے حاجت تھی پس میں مولاؑ کے گھر آیا اور اجازت لے کر داخل ہو گیا میںؒ نے مولاؑ کو ایک سندل کی کرسی پر تشریف فرما دیکھا اور مولاؑ کے سامنے ایک برتن میں کھانا موجود تھا اور مولا حسینؑ مولا علیؑ کے دائیں جانب تشریف فرماں تھے اور سرکارِ محمد حنفیہؒ اور مولاؑ کا غلام سفینہ مولاؑ کے بائیں جانب تشریف فرماں تھے مولا علیؑ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے مجھے فرمایا کہ محمدِ حنفیہؒ اور سفینہ کے درمیان بیٹھ جاؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔

پس پھر سرکارِ میثمؒ نے خود ہی سے بطور سری طور پر اپنے آپؑ سے کلام کرنا شروع کیا اور میثمؒ نے خود سے کہا کہ ہم بھی کھاتے ہیں اور یہ لوگ بھی کھاتے ہیں ہم بھی پیتے ہیں اور یہ لوگ بھی پیتے ہیں ہم بھی نکاح کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی نکاح کرتے ہیں ہم بھی اپنا دفع کرتے ہیں یہ لوگ بھی اپنا دفع کرتے ہیں ہم بھی مرتے ہیں یہ لوگ بھی مرتے ہیں تو کیا فرق ہے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان؟

میثم تمارؒ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ سوال خود سے کئے تو مولاؑ نے میری طرف نگاہ کی پس میں یہ جان گیا کہ میرے دل میں جو مخفی حاجت تھی جو میں لے کر آیا تھا مولاؑ اُس سے خبر دار ہو گئے پس مولاؑ کا ہیبت و جلال مجھ پر چھا گیا پھر میں نے اپنے سر کو بلند کر کے مولاؑ کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مولاؑ ایک سونے کے بنے ہوئے ایک تخت پر تشریف فرماں ہیں اور اُن کے بدن پر سندس کا لباس ہے اور اُنکے سر پر جواہر سے مذین ایک تاج ہے اور اُنکے ہاتھ میں سرخ یاقوت کا بنا ہوا ایک عصا ہے جسکے ذریعے سے وہ اہلِ جنت کو جنت میں اور اہلِ جہنم کو جہنم میں بھیج رہے ہیں پس پھر مولا نے مجھ سے کہا اے میثمؒ تو بھی کھاتا ہے ہم بھی کھاتے ہیں تو بھی پیتا ہے ہم بھی پیتے ہیں تو بھی نکاح کرتا ہے اور ہم بھی نکاح کرتے ہیں تو بھی

اپنادفع کرتا ہے ہم بھی اپنادفع کرتے ہیں تم بھی مرتے ہو ہم بھی مرتے ہیں تو پس کیا فرق ہے ہمارے درمیان میثم کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ اے میرے مولاؑ آپ آپ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپ کے۔

مولاؑ نے کہا: ہاں میں میں ہوں اور میرے بارے میں ہی قرآن میں ہے کہ میں ؑہی اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرے میری عبادت کرو اور میرے ذکر کیلئے نماز قائم کرو۔

میثمؑ نے کہا جب ہم نے کھانا کھالیا اور مولاؑ کے گھر سے نکل آئے تو میں نے سفینہ سے کہا کہ کیا تو نے بھی مولاؑ کے گھر میں وہ دیکھا ہے جو میں نے دیکھا ہے ؟؟؟

سفینہ نے کہا: میں نے تو کچھ نہیں دیکھا سوائے مولاؑ کو کھانا کھاتے ہوئے۔

میثمؑ کہتا ہے کہ میں چپ ہو گیا کیونکہ میں نے اپنی حاجت کو اپنے دل میں چھپایا ہوا تھا اور اس بات پر قرآن کی یہ آیت گواہی دیتی ہے کہ:

وَاَسِرُّوۡا قَوۡلَـكُمۡ اَوِ اجۡهَرُوۡا بِهٖ‌ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ [1] ۞

ترجمہ: تم خواہ چپ کے سے بات کرو یا اونچی آواز سے وہ تو دلوں کے حال تک جانتا ہے۔

[1] سورہ ملک آیت13

7۔ أبي ره قال حدثني سعد بن عبد الله قال حدثني إبراهيم بن هاشم عن عمرو بن عثمان عن أحمد بن إسماعيل الكاتب قال : أقبل محمد بن علي عليہ السلام في المسجد الحرام فنظر إليه قوم من قريش فقالوا هذا إله أهل العراق[1]

ترجمہ: اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ احمد بن اسماعیل الکاتب نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ مولا باقرؑ ایک دن مسجد میں آئے تو دیکھا کہ قومِ قریش میں سے کچھ لوگوں کی جب مولا محمد باقرؑ پر نگاہ پڑی تو اُن لوگوں نے کہا کہ یہ ؑ الہ ہے عراق میں رہنے والوں کا۔

8۔ قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه:اعلم يا سلمان أنى جعلت للكافرين و المخالفين ملائكه موكلين فى عقاب المخالفين والجاحدين كلما خرجوا ردوا الى غيره فى المسوخية والعذاب و التردد والنكال ، فهذه هى النار المذمومة و أما النار المحمودة يا سلمان هى النار الهائلة وهى نور ذاتى العالية وصورتى الأنزعية التى تجليت بها لموسى من جانب الطور الايمن و هو اسمى و ناجيته منها وقلت له:انّى أنا الله لا إله الّا أنا فاعبدنى.فعند ذلک خر لى موسى ساجداً لجلال

(1) ثواب الاعمال و عقاب الاعمال صفحہ 245

هيبتي وتاب وخرت له سائر الملائكة والأكوان والعوالم ساجدين لجلال هيبتي ولعظم قدرتي[1]

مولا علیؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ کہ بے شک میں نے قرار دیے ہیں کافروں اور مخالفین کیلئے ایسے ملائکہ و موکلین کو جو سزا کیلئے لے جاتے ہیں مخالفین و منکرین کو دردناک مختلف عذاب کیلئے، پس یہ تمام عذاب بہت برے ہیں اور کُچھ آگ ایسی ہے جو پسندیدہ آگ ہے اور اے سلمان جو آگ پسندیدہ ہے یہ جدا ہوئی ہے میری نور ذات عالیہ سے اور میری صورت ہی تھی جس نے موسیٰؑ کیلئے کوہ طور کی طرف سے تجلّی کی تھی اور وہ میرا اس تھا جس کے ذریعے موسیٰؑ نے مجھ سے مناجات کی تھی اور میں علیؑ نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ میں اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرے میری عبادت کرو پس جب یہ ندا دی میں نے تو اتنا سن کر موسیٰؑ میرے جلالِ ہیبت کے سامنے سجدے میں گر گئے اور باقی تمام ملائکہ بھی میرے لئے سجدہ کرتے ہیں اور تمام عوالم میری جلالِ ہیبت کے سامنے اور میری عظیم قدرت کو سجدہ کرتے ہیں۔

---

(1) كتاب الطاعة متى تقوم الساعة صفحہ 400

معنی(نفس)

یہ نہایت ہی اہم باب ہے اور میری گزارش ہے اپنے قارئین سے کہ برائے مہربانی اس باب کو غور سے پڑھیں اور سمجھیں بے شک آپکو یہ باب ایک سے زائد بار ہی کیوں نہ پڑھنا پڑے۔

احادیث معصومؑ سے ہم نے آپکو دو اللہ بتائے ہیں:

ایک اللہ وہ ہے جو اپنی ہی معرفت کروانے کیلئے محمدؐ (کل لنا محمدؐ) کی صورت میں ظاہر ہوا جس کے فضائل پر ہم نے پچھلے تمام باب لکھے ہیں اس اللہ کو ہم نے اللہِ وجودی کہا جسکےؑ مقامات ہم نے اپنی کم عقلی کے مطابق آپ کے سامنے پیش کیے ہمیں بس اور بس ہمیں اسی اللہ وجودی کی معرفت کا حکم ہے اس سے آگے کا ادراک مخلوق کر ہی نہیں سکتی کیونکہ اسی اللہ وجودی کی معرفت ہمارے لئے اللہ معنی کی معرفت ہے۔

(یہاں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ اسم کے اللہ نے معنی کے اللہ کو سجدہ کیا اُس کی عبادت کی اُس سے دعا مانگی)

دوسرا اللہ وہ ہے جسے نفس (معنی) کہتے ہیں یہ وہ اللہ ہے جسے فقط اور فقط اسکا اسم "اللہ" جانتا ہے یعنی اس اللہ کو جاننے کیلئے اللہ ہونا ضروری ہے کیونکہ اس اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ فقط اور فقط اللہ ہی ہے۔ یہ وہ اللہ ہے جسکی محمد و آل محمدؐ جو کہ اللہ وجودی ہیں عبادت کرتے ہیں، سجدہ کرتے ہیں۔ یعنی اللہ کی عبادت اللہ

کرتا ہے اللہ کو سجدہ اللہ کرتا ہے۔جب آپ احادیث معصومینؑ کا توحید کے سلسلے میں غور سے مطالعہ کریں گیں تو آپ محسوس کریں گیں کہ مالکؑ کی احادیث میں کہیں اللہ بطور اسم (وجودی) استعمال ہوا ہے اور کہیں اللہ بطور نفس استعمال ہوا ہے ہم یہاں چند احادیث پیش کرتے ہیں جو ہمیں مدد کریں گیں اپنی بات سمجھانے کیلئے

قال المعصوم صلوات الله علیه : ما عرف الله غیر الله[1]

ترجمہ: اللہ کو اللہ کے سوا اللہ کا غیر نہیں جانتا۔

دوسری جگہ مالکؑ فرماتے ہیں

لا یعرف الله الا الله[2]

ترجمہ:-اللہ کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

---

(1) مشارق أنوار الیقین في أسرار أمیر المؤمنین علیه السلام 173

(2) کتاب اسرار الشریعه و اطوار الطریقه صفحه 109

ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ جہاں مولاؑ نے خود کو اللہ کہنے سے منع فرمایا ہے وہاں سے مراد یہ ہے کہ مقامِ اسماء الحسنی پر مولاؑ نے اسم کے اللہ کہنے سے منع فرمایا ہے یہ ایسے ہے کہ جس مقام پر محمد و آل محمدؐ جو بن کر ظاہر ہوئے انہیں اُنکے اُس مقام پر وہ کہہ دینا جو بن کر وہ اُس وقت ظاہر نہیں ہوئے۔ اب جو مولا کا مقام اسم اللہ ہے وہاں پر یہ اللہ ہیں جیسا کہ ہم نے قرآن و حدیث سے بیشتر قرآنی آیات تفاسیر اور احادیث پیش کر کے ثابت کر دیا اور یہ بھی بتاتا چلوں کہ جہاں مولاؑ نے رب کہنے سے منع کیا ہے وہاں سے مراد مطلقاً رب ہے یعنی ان پر مقامِ اسم اللہ پر ایک رب رکھو جو کہ مطلقاً رب ہے اور وہ رب معنی ہے جس کا ہم اس باب میں ذکر کر رہے ہیں۔

جو اوپر احادیث پیش کی گئی یہاں دو اللہ کا ذکر ہے پہلا اللہ ان دونوں احادیث میں نفس ہے جسکو دوسرے اللہ یعنی اسم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اسم، نفس کا تعارف کرواتا ہے کیونکہ نفس (معنی) کبھی ظاہر نہیں ہوتا وہ اسم کو ظاہر کرتا ہے اور اسم کی معرفت دراصل نفس (معنی) کی معرفت ہوتی ہے۔ اس بات کی دلیل پر ہم چند احادیث پیش کرتے ہیں۔

بم عرفت ربك؟ قال: بما عرفني نفسه، قيل: وكيف عرفك نفسه، قال: لا يشبهه صورة ولا يحس بالحواس ولا يقاس بالناس، قريب في بعده، بعيد في قربه، فوق كل شئ ولا يقال شئ فوقه، أمام كل شئ ولا يقال له أمام، داخل في

الأشياء لا كشئ داخل في شئ، وخارج من الأشياء لا كشئ خارج من شئ، سبحان من هو هكذا ولا هكذا غيره ولكل شئ مبتدء[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ سے کسی نے پوچھا آپ نے اپنے رب کو کیسے پہچانا فرمایا اُس سے جس سے اس نے اپنے نفس کا تعارف کروایا۔

سائل نے پوچھا مولا اُس نے اپنے نفس کا تعارف کیسے کرایا؟؟؟

اب مولاؑ اسکے نفس کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ کسی صورت سے مشابہ نہیں اور نہ حواس اسے محسوس ہوتا ہے نہ کسی شہ پر اُسکا قیاس کیا جاتا ہے وہ باوجود بعد کے قریب ہے اور باوجود قریب ہونے کے بعد ہے وہ ہر شے سے فوق ہے اُس سے مافوق کوئی شہ نہیں۔ وہ ہر شے سے الگ ہے اُس سے آگے کوئی شہ نہیں وہ اپنی قدرت سے اشیاء میں داخل ہے لیکن اس چیز کی مانند نہیں جو کسی شے میں داخل ہو وہ اشیاء سے خارج ہے لیکن اسطرح نہیں جیسے کوئی شے کسی چیز سے نکلتی ہے سبحان ہے وہ جو ایسی ہے اور غیر اسکا ایسا نہیں ہر شے کی ابتدا ہے۔

فانا بک ولک ولا وسیلة لنا الیک الا انت الهی[2]

---

(1) کتاب اصول کافی کتاب توحید باب 3 حدیث نمبر 1 صفحہ 169،اردو

(2) (مفاتیح الجنان صفحہ 252)

ترجمہ: ہم تیرے (اللہ) ساتھ اور تیرے (اللہ) لیے ہیں تیری بارگاہ میں ہمارا کوئی وسیلہ نہیں سوائے تیرے یاالٰہی!!

ما ورد بالنقل الصحیح عن مولاناالرضا علی بن موسی حیث قال: انما ظهر الله بذاته لیوخذ بآدابه،فما عملناه فاعملوه، وما رفضناه فارفضوه، والخبر بطوله[1]

ترجمہ: مولا رضاؑ نے فرمایا: اللہ ظاہر ہوا اپنی ہی ذات کیلئے تاکہ وہ حاصل کرے اپنے آداب کو۔

مولاصادقؑ نے فرمایا: ألا إنه قد احتج علیکم بما قد عرفکم من نفسه[2]

ترجمہ: یاد رکھو اللہ نے تمہیں اپنے نفس کی معرفت کروا کے تم پر اپنی حجت تمام کر دی ہے۔

جو اللہ معرفت کروارہاہے وہ اسم ہے اور جس اللہ کی معرفت ہو رہی ہے وہ معنی ہے۔

محمد بن یحیی، عن محمد بن الحسین عن الحسن بن علي بن یوسف بن بقاح عن سیف بن عمیرة، عن إبراهیم بن عمر قال: سمعت أبا عبد الله علیه السلام: یقول إن أمر الله کله عجیب الا انه قد احتج علیکم بما قد عرفکم من نفسه[3]

---

(1) کتاب منهج العلم والبیان ونزهة السمع والعیان صفحہ۱۴۴

(2) کتاب اصول کافی،التوحید باب 4،حدیث نمبر 3

(3) اصول کافی،جلد1،کتاب توحید،باب 4،حدیث 3 صفحہ 144

ترجمہ: ابراہیم بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: اللہ کا ہر ایک امر عجیب ہے لیکن اُس نے تم پر حجت تمام کی ہے اس چیز کے ذریعے جس سے اس نے اپنے نفس کا تعارف کروایا۔

سهل، عن محمد بن عيسى، عن إبراهيم، عن محمد بن حكيم قال: كتب أبو الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام إلى أبي: أن الله أعلا وأجل وأعظم من أن يبلغ كنه صفته، فصفوه بما وصف به نفسه، وكفوا عما سوى ذلك[1]

ترجمہ: محمد بن حکم سے مروی ہے کہ مولا موسی کاظمؑ نے میرے باپ کو لکھا کہ اللہ اعلیٰ واجل واعظم ہے اس سے کہ کوئی اسکی صفت کی حقیقت تک پہنچ سکے۔ پس اسکی وہی تعریف کرو جو اس نے اپنے نفس کی خود کی ہے اس کے سوا تعریف سے بچو۔

ان تمام احادیث میں دو اللہ ہیں ایک وہ اللہ ہے جو اسمِ وجودی ہے جو تعریف کر رہا ہے اور دوسرا وہ اللہ ہے جو نفس ہے جسکی تعریف ہو رہی ہے نفس اللہ کی دلیل اسم اللہ ہے نفس اللہ کا مظہر اسم اللہ ہے نفس اللہ کا آئینہ اسم اللہ ہے۔

---

(1) اصول کافی جلد 1، کتاب توحید، باب 10، حدیث 6، صفحہ 164

یہاں تک ہم ثابت کر چکے کہ اسماء الحسنیٰ کا اللہ اللہِ وجودی ہے اور اللہِ وجودی کا اللہ (نفس) ہے جسکی اللہِ وجودی تعریف کر رہا ہے جسکو اللہِ وجودی سجدہ کر رہا ہے

اللہ کا نفس ہی وہ اللہ ہے جسکو اللہ (اسم) سجدہ کر رہا ہے مولاؑ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کا نفس کون ہے؟؟؟؟

1۔وقد روي عن النبي أنه قال لعلي سبعة عشر اسما فقال ابن عباس أخبرنا ما هي يا رسول الله فقال اسمه عند العرب علي وعند أمه حيدرة و في التوراة إليا و في الإنجيل بريا و في الزبور قريا و عند الروم بطرسيا و عند الفرس نيروز و عند العجم شميا و عند الديلم فريقيا و عند الكرور شيعيا و عند الزنج حيم و عند الحبشة تبير وعند الترک حميرا و عند الأرمن كركر و عند المؤمنين السحاب وعند الكافرين الموت الأحمر وعند المسلمين وعد وعند المنافقين وعيد وعندي طاهر مطهر و هو جنب الله و نفس الله و يمين الله عزوجل قوله ويحذركم الله نفسه و قوله بل يداه مبسوطتان ينفق كيف يشاء[1]

ترجمہ: رسول اللہ نے فرمایا مالک علیؑ کے سترہ نام ہیں۔ ابن عباس نے کہا یارسول اللہؐ ہمیں بتائیں وہ کون سے اسماہیں؟

---

(1) الفضائل(الابن شاذان القمی) صفحہ 175

رسول اللہؐ نے فرمایا: علیؑ کا نام عرب میں علیؑ ہے اپنی ماں کے نزدیک حیدر ہے تورات میں ایلیا ہے انجیل میں بریا ہے زبور میں قریا ہے رومیوں کے نزدیک بظرسیا ہے ایرانیوں کے نزدیک نیروز ہے عجمیوں کے نزدیک شمیا ہے دیلم والوں کے نزدیک فریقیا ہے کرور والوں میں شیعیا ہے زنج والوں کے نزدیک حیم ہے حبشہ والوں کے نزدیک تبیر ہے ترکیوں کے نزدیک حمیرا ہے ارمن والوں کے نزدیک کرکر ہے مومنین کے نزدیک سحاب ہے کافروں کے نزدیک موت احمر ہے مسلمانوں کے نزدیک وعدہ ہے منافقین کے نزدیک وعید ہے میرے نزدیک طاہر و مطہر ہے علیؑ اللہ کا پہلو ہیں، **علیؑ اللہ کا نفس ہیں**، علیؑ یمین اللہ ہیں۔

قرآن میں ہے کہ اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے فرمایا بلکہ اُسکے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔[1]

(اس آیت میں ایک اللہ اسم ہے جو ڈرا رہا ہے اور دوسرا اللہ نفس سے جس سے ڈرایا جارہا ہے۔)

ایک اور جگہ ہے کہ بلکہ اُسکے ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔[2]

---

(1) سورہ آل عمران آیت 28،30

(2) سورہ مائدہ آیت 64

2-قوله: " ويحذركم الله نفسه " قال الرضا عليه السلام: علي خوفهم به[3][2][1]

ترجمہ: یہ جو اللہ کا قول ہے کہ وہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے۔[4]

اس آیت کی تفسیر میں مولا رضاؑ فرماتے ہیں کہ وہ تمہیں علیؑ سے ڈراتا ہے۔

3-وما روي في تأويل * (تعلم ما في نفسي ولا أعلم ما في نفسك) * أن المراد بنفس الله أمير المؤمنين[5]

ترجمہ: قرآن میں آیت ہے کہ عیسیٰؑ اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ تو جانتا ہے کہ میرے نفس میں کیا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ تیرے نفس میں کیا ہے۔[6]

اس آیت کی تفسیر میں مولاؑ فرماتے ہیں "نفس اللہ سے مراد امیر المومنینؑ ہیں"

---

(1) مستدرک سفینہ البحار،جلد 10 صفحہ 118
(2) مناقب آل ابی طالب،ابن شہر آشوب،جلد 3 صفحہ 63
(3) بحار الانوارجلد 39 صفحہ 88
(4) سورہ آل عمران آیت 28،30
(5) مکیال المکارم جلد 2 صفحہ 296
(6) سورہ مائدہ آیت 116

4۔ الكتاب العتيق الغروي: " زيارة صفوان الجمال لأمير المؤمنين عليه السلام ، السلام على نفس الله تعالى القائمة فيه بالسنن "[4321]

ترجمہ: کتاب العتیق میں زیارت صفوان الجمال میں امیر المومنینؑ کی زیارت ہے جسکے جملے ہیں کہ میرا سلام اُس پر جو عالمِ امکان میں نفس اللہ ہے۔

5- وفي زيارة أخرى له السلام على نفس الله العليا[5]

ترجمہ: امیر المومنینؑ کی آخری زیارت کے جملے ہیں کہ سلام ہو اللہ کے بلند ترین نفس پر سلام

---

(1) بحار الانوار جلد 97 صفحہ 331

(2) اللمعۃ البیضاء ،التبریزی الانصاری صفحہ 60

(3) تفسیر مرآۃ الانوار صفحہ 317

(4) مستدرک سفینہ البحار جلد 10 صفحہ 118

(5) مکیال المکارم جلد 2 صفحہ 296

6۔قال الامام المعصوم صلوات اللہ علیہ: نحن محال مشیت اللہ و السنہ ارادتہ و معانیہ[1]

ترجمہ: امامؑ نے فرمایا: کہ ہم اللہ کی مشیعت کا محل ہیں اور اُسکے ارادے کی زبان ہیں اور ہم اللہ کے معانی (معنی کی جمع) ہیں۔

7۔ما رواہ جابر بن عبد اللہ عن أبي جعفر علیہ السلام أنہ قال: یا جابر علیك بالبیان والمعاني قال: فقلت: وما البیان والمعاني؟ فقال علیہ السلام: أما البیان فھو أن تعرف أن اللہ سبحانہ لیس کمثلہ شئ فتعبدہ ولا تشرك بہ شیئا، وأما المعاني فنحن معانیہ ونحن جنبہ وأمرہ وحکمہ، وکلمتہ وعلمہ وحقہ، وإذا شئنا شاء اللہ، ویرید اللہ ما نریدہ، ونحن المثاني التي أعطی اللہ نبینا، ونحن وجہ اللہ الذي ینقلب في الأرض بین أظھرکم،

فمن عرفنا فأمامہ الیقین، ومن جھلنا فأمامہ سجین، ولو شئنا خرقنا الأرض وصعدنا السماء، وإن إلینا إیاب ھذا الخلق، ثم إن علینا حسابھم[32132]

---

(1) مصابیح الدجی(حسین الشیخ صالح) جلد1 صفحہ 373

(2) بحار الانوار جلد 26،صفحہ 14

(3) الھدایتہ الکبری،الحسین بن حمدان الخصیبی،صفحہ 230

ترجمہ: حضرت جابر ابن عبد اللہ انصاری نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ مولا امام صادقؑ نے فرمایا" اے جابر بیان اور معانی سے وابستہ رہو!"

جابر نے عرض کیا: مولاؑ بیان اور معانی کیا ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: بیان یہ ہے کہ تم جان جاؤ اللہ کی مثال کسی چیز سے نہیں دی جاسکتی لہذا اُس کو مثل و مثال سے دور رکھو اور اُسکے ساتھ شریک نہ بناؤ جبکہ معانی کے معنی یہ ہیں کہ ہم ہی اللہ کے معانی ہیں۔ اللہ کا جنب ہیں، اللہ کا امر ہیں، اللہ کا حکم ہے، اللہ کا کلمہ ہیں، اللہ کا علم ہیں، اللہ کا حق ہیں، جب ہم چاہتے ہیں تب اللہ چاہتا ہے، جب ہم ارادہ کرتے ہیں تب ہی اللہ ارادہ کرتا ہے، ہم وہ مثانی ہیں جو اللہ نے اپنے نبیؐ کو عطا فرمائیں ہیں ہم وہ اللہ کا چہرہ ہیں جو زمین پر تمہارے امور کی جانچ کرتا ہے پس جو ہمیں جان گیا اُس کے سامنے یقین ہے اور جو ہم کو نہیں جانتا اُسے کے سامنے سجین ہے اور اگر ہم چاہیں تو زمین کی فضاؤں کی چیر کر آسمان پر صعود کر جائیں، تمام مخلوقات کی بازگشت ہماری طرف ہے، پھر ہم ہی ان کا حساب لینے والے ہیں۔

---

(1) الزام الناصب فی اثبات الحجت الغائب ،جلد 1 صفحہ 37

(2) مستدرک سفینہ البحار ،جلد 7،صفحہ 461

(3) مشارق انوارالیقین ،رجب البرسی ،صفحہ 286،عربی

جیسا کہ ہم محمد و آل محمدؐ کے مختلف مقامات کا ذکر کرتے آئے ہیں ہم نے مقامِ اسم پر انہیںؑ اسم کا اللہ ثابت کیا اور انؑ پر ایک اللہ بتایا جو کہ معنیٰ تھا جس اللہ کی یہ اسم والا اللہ عبادت کرتا تھا اس باب معنیٰ میں ہم نے ثابت کر دیا کہ محمد و آل محمدؐ معنیٰ کے بھی اللہ ہیں۔

یعنی اس مقام پر محمد و آل محمدؐ مطلقاً اللہ ہیں۔

أحمد بن إدريس، عن الحسين بن عبد الله، عن محمد بن عبد الله وموسى بن عمر، والحسن بن علي بن عثمان، عن ابن سنان قال: سألت أبا الحسن الرضا عليه السلام

هل كان الله عز وجل عارفا بنفسه قبل أن يخلق الخلق؟ قال: نعم، قلت: يراها ويسمعها؟

قال: ما كان محتاجا إلى ذلك لأنه لم يكن يسألها ولا يطلب منها، هو نفسه ونفسه هو، قدرته نافذة فليس يحتاج أن يسمي نفسه، ولكنه اختار لنفسه أسماء لغيره يدعوه بها لأنه إذا لم يدع باسمه لم يعرف، فأول ما اختار لنفسه: العلي العظيم لأنه أعلى الأشياء كلها، فمعناه الله واسمه العلي العظيم، هو أول أسمائه، علا على كل شئ[1]

---

(1) اصول کافی، جلد 1، کتاب توحید، باب15، حدیث2، صفحہ 181

ترجمہ: سنان سے مروی ہے کہ میں نے مولا رضاؑ سے سوال کیا کہ کیا مخلوق کو خلق کرنے سے پہلے اللہ اپنے نفس کا عالم تھا؟

فرمایا: ہاں!!

میں نے کہا کہ اللہ اسکو دیکھتا اور سنتا تھا؟

فرمایا: وہ اسکا محتاج نہیں تھا کہ وہ اپنا نام لے کیونکہ وہ کسی شکل میں سوال کرنے والا اور کسی کا طلبگار نہیں اللہ ہی اپنا نفس خود ہے اور اُسکا نفس ہی اللہ ہے اسکی قدرت جاری ہونے والی ہے وہ اسکا محتاج نہیں کہ اسکے نفس کا نام رکھا جائے لیکن اس نے کچھ نام اپنے لیے منتخب کئے ہیں جو اسکے نفس کے غیر ہیں وہ (نفس) انہی ناموں (اللہ، ھو، خالق، مالک۔۔۔۔) سے پکارا جاتا ہے کیونکہ اگر وہ کسی نام سے، نہیں پکارا جاتا تو اسکی معرفت نہ ہوتی پس سب سے پہلے اپنا نام اس نے علی العظیم رکھا۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ کا نفس یعنی محمد و آل محمدؐ ہی مطلقا اللہ ہیں جس پر اسم کا اطلاق نہیں ہوتا محمد و آل محمدؐ نے اپنے لئے اسماء اسی لئے منتخب تا کہ ہمیں انکی معرفت ہو سکے۔ ورنہ محمد و آل محمدؐ وہ ہیں کہ جن پر اسم کا اطلاق ہی نہیں ہوتا۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: أنا العلي العظيم [1]

---

(1) مشارق الانوار اليقين، رجب البرسی، صفحہ 256، عربی

ترجمہ: میں ؑ العلی العظیم ہوں۔

علیؑ کو پہلا نام علیؑ نے علیؑ العظیم رکھا۔ اور یہ ہی وہ علیؑ ہے جو کہہ رہا ہے:

قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِين سلام الله عليه: أنَا المَعنَى الَّذي لَا يَقَعُ عَلَيّ أسمٍ وَلَا شَبَهٍ[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں وہ معنی ہوں کہ مجھ پر کسی اسم اور تشبیہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔

قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِين سلام الله عليه: أنَا الَّذي لَا يَقَعُ عليه اسم ولا صفة ظاهری امامة و باطنی غيب لايدرک۔[2]

ترجمہ: میں علیؑ وہ ہوں کہ جس پر نہ اسم کا اطلاق ہوتا ہے نہ صفت کا میرا ظاہر امامت ہے اور میرا باطن غیب ہے جس کا ادراک ممکن ہی نہیں۔

قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِين سلام الله عليه: أنَا الَّذي لَا يَقَعُ عليه اسم ولا رسم[3]

ترجمہ: میں علیؑ وہ ہوں کہ جس پر نہ اسم کا اطلاق ہوتا ہے نہ کسی صورت کا۔

---

(1) مشارق الانوار الیقین، رجب البرسی، صفحہ 270، عربی

(2) شرح زیارت جامعہ کبیر جلد دوم صفحہ 192 مطبوعہ ایران چاپ نو

(3) مواعظ کرمانی

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام اللہ علیه: انا المنزه عن الصورة الجسمانية وعن التشبيه و التحديدو لا انفرد بهذه الذات غيرى وهى صورتى النورانية [1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں صورتِ جسمانیہ، تشبیہ اور حدوں سے پاک ہوں اور میںؑ الگ ذات ہوں اپنے غیر سے اور یہ میری صورتِ نورانیہ ہے۔

اطلاق کا مطلب ہوتا ہے واقع ہونا، بولا جانا

یہ علیؑ کا وہ مقام ہے جس جگہ لفظِ اللہ کا بھی اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ اللہ ایک اسم ہے جو علیؑ کی مخلوق ہے پھر میرا کہنا درست ہو گا کہ

علیؑ تب بھی اللہ تھا جب اللہ بھی نہیں تھا

نہ علی کی کوئی صورت ہے نا علی پر کسی صفت کا اطلاق ہے۔

(1) کتاب الطاعة متى تقوم الساعة صفحہ 379

يؤيد ذلك ما ورد بالنقل الصحيح عن مولانا الرضا علي بن موسى حيث قال : إنما ظهر الله بذاته ليؤخذ بآدابه [1]

ترجمہ: مولا رضاؑ نے فرمایا: کہ اللہ ظاہر ہوا اپنی ہی ذات کیلئے تا کہ وہ پالے اپنے آداب کو۔

(یعنی علیؑ اللہ بن کر اپنے ہی معنی کی معرفت کروانے اسی لئے آیا تا کہ علیؑ اپنی ہی ذات کی پہچان کروا سکے کہ مجھے کیسے ماننا ہے)

(1) كتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان صفحہ 172

تب ہی تو امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

يَنْحَدِرُ عَنِّي السَّيْلُ وَ لَا يَرْقَى إِلَيَّ الطَّيْرُ [1]

ترجمہ: میں وہ علیؑ ہوں کہ جس سے فضیلتوں کے دریا بہہ کر نیچے گرتے ہیں کوئی اڑنے والا میری عظمت کے عروج کو نہیں پہنچ سکتا۔

مزید احادیث پیش کرکے اپنے اگلے باب کی طرف جاتے ہیں:

1۔قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه:لااله الا أنا يا سلمان اعرفنی حق معرفتی انا الذی لا يخلو منی مكان ، يا سلمان أين ما تطلبنی تجدنی ، أنا الحاضر الذی لا أغيب ولا أتغير عن كيانی ، يا سلمان انی أنا أعلم ما فی الضمائر جميعها ، يا سلمان وأنا علام الغيوب ومقلب القلوب والابصار، وأنا اللطيف الخبير وأنا على كل شیء قدير لی الحمد والثناء على سائرالعباد وأنا مبدی الخلق و معيدهم الى يوم الميعاد الیّ ترجع سائر الامور و أنا أنزلت الكتاب المسطور فی رق المنثور وأنا صاحب البيت المعمور و عندی علم الساعة لا يعلمها الا أنا وأعلم ما فی الارحام [2]

---

(1) نہج البلاغہ،خطبہ شقشقیہ

(2) كتاب الطاعة متى تقوم الساعة،صفحہ 361

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: کوئی الہ نہیں سوائے میرے، اے سلمانؑ مجھے پہچانو جیسا پہچاننے کا حق ہے میں وہ ہوں کہ کوئی مکان یا جگہ مجھؑ سے خالی نہیں ہے اے سلمانؑ جہاں کہیں بھی تو مُجھے طلب کرے گا تو مجھے پالے گا میں ایسا حاضر ہوں جو بلکل غائب نہیں ہوتا اور ناہی مُجھ میں کوئی تبدیلی واقع ہوتی ہے، اے سلمانؑ میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو کچھ لوگوں کے ضمیروں میں پوشیدہ ہے اے سلمانؑ میں غیبوں کا جاننے والا ہوں اور دلوں اور آنکھوں کو پھیرنے والا ہوں، میں باریک سے باریک چیز کی سب سے زیادہ خبر رکھنے والا ہوں میں ہر شے پر قادر ہوں، تمام بندوں کی تمام حمد و ثنا میرے لئے ہے تمام خلق کی ابتداء مجھ سے ہوئی ہے اور یومِ معیاد والے دن سب نے میری طرف پلٹ کر آنا ہے میرے طرف ہی تمام لوگوں کی امور لوٹتے ہیں اور میں نے ہی کتابِ مسطور کو رق منشور پر نازل کیا ہے میں بیت المعمور کا مالک ہوں میرے پاس ہی ظہور امام زمانہعج کا علم ہے اور اسے میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا میں وہ سب جانتا ہوں جو تمہارے اندر پوشیدہ ہے۔

2۔قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: انا المنزه عن الصورة الجسمانية وعن التشبيه و التحديد و لا انفرد بهذه الذات غيرى وهى صورتى النورانية و ذاتى الأنزعية و منها بدات اسمى و اسمى أبداک[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں پاک ہو جسمانی صورت سے، مُجھ سے کسی چیز کی تشبیہ نہیں دی جا سکتی، میں حدوں سے پاک ہوں یعنی لا محدود ہوں میرے علاوہ ذات میں اس طرح اور کوئی بھی منفرد

---

(1) كتاب الطاعة متى تقوم الساعة صفحہ 379

نہیں ہے اور یہ میری صورت نورانیہ اور ذات انزعی (خود ساختہ) ہے اور میری ذات سے ہی میرے اسم کی ابتداء ہوتی ہے۔

3۔ قال الحسن العسکری صلوات اللہ علیہ:بنا أبد الأبد و تم کل عدد[1]

ترجمہ: مولا حسن عسکری فرماتے ہیں: ہمیشگی ہمارے لئے ہے اور گنتی کا ختم ہونا بھی ہمارے سبب سے ہے۔

4۔محمد بن سنان, سمعت العالم صلوات اللہ علیہ: ھذہ الحجب ھی حجب بشریہ یحل فیھا روح اللاھوت[2]

ترجمہ: محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے مولا صادقؑ سے سنا کہ مولاؑ نے فرمایا: ہمارا جو حجاب حجابِ بشری ہے اسمیں موجود روحِ لاھوتی ہے۔

5۔روي عن محمد بن سنان عن المفضل قال: قال أبو عبد الله جعفر منه السلام: من أراد الله الموجود في خلقه الذي لا ضد له ولا ند له فأنا هو[3]

ترجمہ: مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جو کوئی بھی اُس اللہ کا ارادہ کرتا ہے جو خلق میں موجود ہے جسکی نا کوئی ضد ہے اور نا کوئی نظیر ہے تو پس وہ اللہ میں جعفر صادقؑ ہوں۔

---

(1) کتاب الجوھرۃ الطالقانیہ،ابی طاھر سابور صفحہ 414

(2) کتاب الانوار الحجب،محمد بن سنان الزاھری(صحابیِ مولا صادقؑ) صفحہ 28

(3) کتاب الجواھر صفحہ 280

6۔قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِين سلام اللہ علیہ: انا مأین الأین و مکیف الکیف و محیث الحیث وخالق سائر المخلوقات و صانع سائرالمصنوعات[1]

ترجمہ: مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں تمام معین چیزوں کا معین کرنے والا ہوں میں تمام حالتوں کو حالت عطا کرنے والا ہوں، میں تمام صاحبان حیثیت کو حیثیت عطا کرنے والا ہوں میں تمام مخلوقات کا خالق ہوں میں تمام بننے والی چیزوں کا بنانے والا ہوں۔

7۔قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام اللہ علیہ: انا الذی لا احول ولا ازول ولا اتجسد فی جسد ولا اتبعض فی عدد[2]

مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں علیؑ وہ ہوں کہ جسکو گھیرا نہیں جاسکتا اور جسکو کوئی زوال نہیں مجھے کسی جسد میں مجسم نہیں کیا جاسکتا اور مجھے گنتی میں بانٹا نہیں جاسکتا۔

8۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام اللہ علیہ: انا الذی بامری تتم الامور و الصالحات[3]

مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں وہ ہوں جسکے حکم سے تمام امور اور تمام نیکیاں مکمل ہوتی ہیں۔

---

(1) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 402

(2) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 409

(3) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 409

9۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام اللہ علیہ: انا غیبٌ لا أدراک و لا أحاط و لا أحصر[1]

امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں وہ غیب ہوں جسکا ادراک نہیں ہو سکتا نا میرا احاطہ نہیں کیا جا سکتا ہے میں لا محدود ہوں۔

10۔قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام اللہ علیہ: انا الذی لا أحول ولا أزول وأنا مفنی القرون [2]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں وہ ہوں کہ مجھے گھیرا نہیں جا سکتا مجھے زوال نہیں ہے اور میں علیؑ زمانوں کو فنا کرنے والا ہوں۔

11۔قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام اللہ علیہ: انا الظاهر بلا مثال والحاضر بلا زوال[3]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں ظاہر ہوں بغیر کسی مثال کے اور میں حاضر ہوں بغیر کسی زوال کے۔

12۔قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام اللہ علیہ:انا المنفرد بالواحدانية فی الذات العالية[1]

---

(1) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 379

(2) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 379

(3) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 379

ترجمہ: میں اکیلا ہوں واحدانیت میں ذاتِ عالیہ میں۔

13۔عن مفضل بن عمر قال قال مولای الصادق صلوات اللہ علیہ: کل ما کان فی القرآن فیه (اللہ) فالمعنی فیه امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیہ[2]

ترجمہ: مفضل سے روایت ہے کہ مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: قرآن میں جہاں بھی لفظِ اللہ آیا ہے وہاں سے مراد امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

14۔ قال الإمام الهادي : ليس ربي في القرآن الا و هوذات علی[3،4]

ترجمہ: امام ہادیؑ نے فرمایا: قرآن میں علیؑ کی ذات کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے۔

15۔قال الإمام الصادق : ما كان رب في القرآن الا و هو علي و ما كان وصف لله تعالى في القرآن الا وهو العلي[5]

---

(1) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 379

(2) کتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان، ابو عبداللہ محمد بن محمد بن الحسن بغدادی،صفحہ 425

(3) مناقب الحق،صفحہ 42

(4) کتاب الواحده(محمد بن حسن بن جمهور)صفحہ 31

5 مناقب الحق صفحہ 42

ترجمہ: مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: قرآن میں علیؑ کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے قرآن میں اللہ کا وصف نہیں بیان ہوا مگر وہ وصف علیؑ کیلئے بیان ہوا۔

16۔ و بالاسناد عن إدريس عن محمد بن يحيى عن محمد بن سنان قال:قال الصادق سلام الله عليه :ما قلنا لكم فی الله فهو فينا[1]

ترجمہ: محمد بن سنانؒ سے روایت ہے کہ مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: کہ جو کچھ بھی اللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے در حقیقت وہ ہمارے بارے میں ہے۔

17۔ قال الصادق صلوات الله عليه ما قيل فی الله ظاهرا فهو لنا و فينا باطنا[2]

ترجمہ: مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جو کچھ بھی اللہ کے بارے میں ظاہراً کہا جاتا ہے در حقیقت وہ ہمارے لئے ہے اور وہ باطن میں ہمارے بارے میں ہے۔

یہاں پر میں کہہ سکتا ہوں کہ جو بھی جہاں بھی چاہے وہ آدم ہو کہ جبرئیل جو کوئی بھی مخلوق اللہ کا جو جو جو ذکر کر رہی ہے وہ در حقیقت میں محمد و آل محمدؐ کا ہی ذکر کر رہی ہے۔۔۔

18۔قال اميرالمؤمنين: انا الموحي الي النبياء[3]

---

(1) كتاب حقايق اسرار الدين، ابن شعبه حرانی،صفحہ 96

(2) كتاب الرد على المرتد للطبرانی صفحہ 123

(3) مناقب الحق صفحہ 58

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: انبیاءؑ کی طرف وحی کرنے والا میں علیؑ ہوں۔

19۔ قال امیرالمؤمنین: انا الموحی الي الرّسل[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: رسولوںؑ کی طرف وحی کرنے والا میں علیؑ ہوں۔

20۔ عن ابن عباس قال:قال رسول الله ما مررت بسماء الا وجدت اهله مشتاقون الی علی بن ابیطالب و ما فی الجنة نبی الّا و هو مشتاق الی علی بن ابیطالب[2]

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں نے آسمان پر کسی کو نہیں پایا مگر پایا کہ آسمان والے علیؑ کے مشتاق ہیں اور جنت میں کوئی بھی نبی نہیں ہے مگر وہ علیؑ کے مشتاق ہیں۔

---

(1) مناقب الحق صفحہ 58

(2) مناقب الحق صفحہ 59

محمودِ مطلق

الحمد والے باب میں ہم نے محمد و آل محمدؐ کو محمود ثابت کیا تھا کہ تمام مخلوقات محمد و آل محمدؐ کی حمد و ثنا کرتی ہے۔

تمام مخلوق محمد و آل محمدؐ کی حمد کرتی ہے اور محمد و آل محمدؐ اسم اللہ وجودی ہو کر اللہِ معنی کی حمد کرتے ہیں ۔یعنی اللہ اللہ کی حمد کر رہا ہوتا ہے۔

فقال اليهودي: لأي شئ سميت محمدا وأحمد وأبا القاسم وبشيرا ونذيرا وداعيا؟

فقال النبي (صلى الله عليه وآله): أما محمد فإني محمود في الأرض، وأما أحمد فإني محمود في السماء[1،2،3]

ترجمہ: یہودی نے سوال کیا کہ آپ کا نام محمد، احمد، ابو القاسم، بشیر، نذیر اور داعی کیوں رکھا گیا ہے؟

---

(1) میزان الحکمتہ جلد 4 صفحہ 3187

(2) علل الشرائع،شیخ صدوق،جلد 1 صفحہ 127

(3) الامالی شیخ صدوق،صفحہ 256،عربی

آپ نے فرمایا: مجھے محمدؐ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ زمین پر میری حمد کی جاتی ہے مجھے احمد اسی لئے کہا جاتا ہے کیونکہ آسمان پر میری حمد کی جاتی ہے۔

قيل: فما تأويل أحمد؟ قال: حسن ثناء الله عز وجل عليه في الكتب بما حمد من أفعاله

قيل: فما تأويل محمد؟ قال: إن الله وملائكته وجميع أنبيائه ورسله وجميع أممهم يحمدونه ويصلون عليه[1،2]

ترجمہ: امام محمد باقرؑ سے سوال کیا گیا کہ مولاؐ احمد کی تاویل کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس کی تاویل یہ ہے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں محمدؐ کے افعال کی حمد کی ہے۔

پھر سوال ہوا مولاؐ محمد کی کیا تاویل ہے؟

فرمایا: اللہ اور اُسکے تمام ملائکہ اور تمام انبیا و مرسل اور انکی تمام امتیں محمدؐ کی حمد کرتے ہیں اور اس پر درود پڑھتے ہیں۔

---

(1) من لا یحضرہ الفقیہ، شیخ صدوق جلد 4 صفحہ 178، عربی

(2) الامالی شیخ صدوق صفحہ 129، عربی

الكليني عن أحمد بن محمد، عن معاوية بن حكيم: قال خطب الرضا عليه السلام هذه الخطبة: الحمد لله الذي حمد في الكتاب نفسه[1]

امام رضا جلا جلالہ نے اپنے خطبے کا پہلا جملہ فرمایا: حمد خاص اللہ کی ہے جس نے اپنی کتاب میں اپنے نفس کی حمد کی۔

جس اللہ کیلئے حمد خاص ہے وہ اللہ اپنے نفس کی حمد کر رہا ہے۔

یعنی حمد کرنے والا اللہ بھی محمد و آل محمدؑ ہیں اور جس نفس کی حمد ہو رہی ہے وہ نفس بھی محمد و آل محمدؑ ہیں۔

دعاوداع رمضان کے جملے ہیں: اللَّهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ بِمَحَامِدِکَ كُلِّهَا أَوَّلِهَا وَ آخِرِهَا مَا قُلْتَ لِنَفْسِکَ[2]

ترجمہ: یا اللہ حمد تیرے لیے خاص ہے اُن تمام تعریفوں کے اول و آخر کے ساتھ جو تو نے اپنے نفس کیلئے بیان کی۔

---

(1) اصول کافی، الشیخ الکلینی، جلد5 ، صفحہ 373

(2) مفاتیح الجنان صفحہ 1106

مفاتیح الجنان میں عید الفطر کے پہلے خطبے کے الفاظ ہیں:

نحمده کما حمد نفسه[1]

ترجمہ: ہم اُسکی حمد کرتے ہیں جیسے اُس نے اپنے نفس کی کی۔

و وصف نفسه بغير محدودية[2]

ترجمہ: مولاؑ فرماتے ہیں اللہ نے اپنے نفس کی تعریف بغیر محدودیت کے ساتھ کی ہے۔

سبحان هو کما وصف نفسه و الواصفين[3]

ترجمہ: سبحان ہے ھو، وہ اسی طرح کا ہے جیسا کہ اُس نے اپنے نفس کی کا وصف بیان کیا ہے۔

وخص نفسه بالوحدانية[4]

ترجمہ: اُس نے اپنے نفس ؐ کو وحدانیت سے مخصوص کرلیا ہے۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 1110،اردو

(2) کتاب التوحید،شیخ صدوق،باب التوحید و نفی التشبیہ حدیث 16 صفحہ 59

(3) کتاب التوحید،شیخ صدوق،باب التوحید و نفی التشبیہ حدیث 3 صفحہ 42

(4) کتاب التوحید،شیخ صدوق،باب التوحید و نفی التشبیہ حدیث 3 صفحہ 43

بما عرف نفسه من غير روية و اصفه بما وصف به نفسه[1]

ترجمہ: مولا رضاؑ فرماتے ہیں: میں اُسکے نفس کی تعریف اس طرح کرتا ہوں جیسا کہ اُس نے بغیر صورت کے اپنے نفس کی تعریف کی ہے۔

یعنی ہم نے محمد و آل محمدؐ کی حمد کرنی ہیں اور محمد و آل محمدؐ نے جب بھی حمد کی اپنے نفس کی کے جو کہ یہ خود ہے یعنی انہوں نے خود اپنی ہی حمد کی۔

دعا کے جملے ہیں:يا مَنْ كَبَسَ الأرْضَ عَلَى الْمآءِ وَ سَدَّ الْهَوآءَ بِالسَّماۤءِ وَاخْتارَ لِنَفْسِهِ احسن الاسماء[2]

ترجمہ: اے وہ جس نے زمین کو پانی پر جمایا ہوا کو آسمان کے ساتھ روکا اور اپنے نفس کیلئے اچھے نام پسند فرمائے۔

قَالَ الْإِمَامُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيُّ سلام الله عليه:كان رسول الله صلى الله عليه وآله حمد علياً فى كلّ الصلاة[3]

ترجمہ: مولا حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ ہر نماز میں علیؑ کی حمد کرتے تھے۔

---

(1) کتاب التوحید،شیخ صدوق،باب التوحید و نفی التشبیہ حدیث 9صفحہ 47
(2) مفاتیح الجنان صفحہ 1308
(3) کتاب مناقب الحق

ثواب الأعمال: أبي، عن سعد، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ابن بكير عن زرارة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن الله يمجد نفسه في كل يوم وليلة ثلاث مرات، فمن مجد الله بما مجد به نفسه، ثم كان في حال شقوة حول إلى سعادة فقلت له: كيف هو التمجيد؟ قال: تقول:

أنت الله لا إله إلا أنت رب العالمين أنت الله لا إله إلا أنت الرحمن الرحيم، أنت الله لا إله إلا أنت العلي الكبير أنت الله لا إله إلا أنت ملك يوم الدين أنت الله لا إله إلا أنت الغفور الرحيم أنت الله لا إله إلا أنت العزيز الحكيم أنت الله لا إله إلا أنت منك بدء كل شئ وإليك يعود أنت الله لا إله إلا أنت لم تزل ولا تزال أنت الله لا إله إلا أنت خالق الخير والشر أنت الله لا إله أنت خالق الجنة والنار، أنت الله لا إله إلا أنت الأحد الصمد [الذي] لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفؤا أحد أنت الله لا إله إلا أنت الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون أنت الله الخالق البارئ المصور لك الأسماء الحسنى يسبح لك ما في السماوات والأرض وأنت العزيز الحكيم أنت الله لا إله إلا أنت الكبير، والكبرياء رداؤك[1، 2]

---

(1) بحار الانوار ،علامہ مجلسی ،جلد 90 صفحہ 220

(2) ثواب الاعمال ،الشیخ صدوق ،صفحہ 13

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اللہ ہر شب و روز تین مرتبہ اپنے نفس (علیؑ) کی بزرگی بیان کرتا ہے جو اللہ کی اس طرح تمجید بجالائے گا، اگر وہ بدبخت ہے تو خوش بخت ہو جائے گا، میں نے عرض کیا کہ اللہ اپنے نفس کی بزرگی کیسے بیان کرتا ہے تو مولاؑ نے فرمایا:

(اب مولاؑ بتارہے ہیں کہ اللہ (جو اسم وجودی ہے) وہ اپنے نفس (علیؑ) کی بزرگی کیسے بیان کرتا ہے۔)

آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ عالمین کے رب ہیں، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ رحمن اور رحیم ہیں، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ العلی اکبیر ہیں، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ مالک یوم الدین ہیں، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ غفور اور رحیم ہیں، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ العزیز الحکیم ہیں، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ وہ ہیں کہ آپ سے ہر شے کا آغاز ہوا اور ہر چیز آپ کی طرف واپس پلٹے گی، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ کی ذات میں کوئی تغیر نہیں، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ خیر اور شر کے خالق ہیں، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ جنت اور جہنم کے خالق ہیں، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ احد اور صمد ہیں نا آپؑ کسی سے پیدا ہوئے تھے نا کوئی آپؑ سے پیدا ہوا تھا نا کوئی آپکا ہمسر تھا، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ الملک ہو القدوس ہو السلام ہو، المومن ہو المھیمن ہو العزیز ہو الجبار ہو، اللہ سبحان ہے جو شرک یہ کرتے ہیں، آپؑ اللہ ہیں خالق ہیں باری ہیں المصور ہیں، آپؑ ہی کیلئے ہی تو تمام اسماء الحسنیٰ ہیں، ہر شے زمین و آسمان میں آپؑ

ہی کی تسبیح کرتی ہے، آپ العزیز الحکیم ہیں، آپؑ اللہ ہیں کوئی الہ نہیں سوائے آپکے آپ کے آپؑ الکبیر المتعال ہو اور کبریائی آپؑ کا لباس ہے۔

اللہ جسکو اللہ کہے اُس بادشاہ کو علیؑ کہتے ہیں۔

مشہود

دعا کے جملے ہیں:اَشْھَدُ بِما شَھِدْتَ بِهِ عَلی نَفْسِکَ[1]

ترجمہ: میں گواہی دیتاہوں تیری جیسا کہ تونے اپنے نفس کی گواہی دی۔

زیارت جامع کبیرہ کے جملے ہیں:

أَشْھَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِیکَ لَهُ کَمَا شَھِدَ اللَّهُ لِنَفْسِهِ وَ شَھِدَتْ لَهُ مَلائِکَتُهُ وَ أُولُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ[2]

ترجمہ: میں گواہی دیتاہوں کہ نہیں ہے کوئی الہ سوائے اللہ کے جو واحد ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اللہ نے اپنے نفس (علیؑ) کیلئے گواہی دی اس کے ساتھ اس کے فرشتے اور اس کی مخلوق میں سے صاحبان علم بھی گواہ ہیں۔

دعا کے ان جملوں سے ثابت ہوتا ہے کہ: ہم نے محمد و آل محمدؐ کی گواہی دینی ہے اور محمد و آل محمدؐ نے جب بھی کہیں گواہی دی اپنے ہی نفس کی گواہی دی یعنی خود ہی کی گواہی دی۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 1416

(2) مفاتیح الجنان ،زیارت جامع کبیرہ،صفحہ 1054

تب ہی مولاؑ کے خطبے کے الفاظ ہیں:

أنا الشاهد المشهود[1،2،3]

ترجمہ: میں علیؑ گواہی دینے والا بھی ہوں اور میں علیؑ ہی وہ ہوں جسکی گواہی دی گئی۔

---

(1) مجمع النورین،الشیخ ابو الحسن المروندی،صفحہ 339

(2) الزام الناصب فی اثبات الحجت الغائب،جلد 2 صفحہ 187

(3) مشارق الانوا ر الیقین ،رجب البرسی صفحہ 261،عربی

خالقِ مطلق

قال الامام الناطق الصادق صلوات اللہ علیه: ان اللہ اخبرنی عنی من ذاته، و انا غیر منفصل عنه، اذ نور الشمس غیر منفصل عنها، ثم نادانی بی و خاطبنی منی،ثم قال لی؛ من انا منک؟ و من انت منی؟

فاجبته بلطافتی؛ انت کلی و اصلی. منک ظهرت، و فی اشرقت، انا کلمتک الازلیه, فطرتک الذاتیه، کیانی قدیم، و عیانی حادث، من عرفنی وصفک، و من اتصلنی عرفک، لا من شیٍ خلقتنی فیکون معادی الی ما سواک، کنتُ قبل رتقا، و فی ذاتک حقا، فاطلعتنی و لم تفصَلنی، فانت منی بلا تبعیض، و انا منک بلا حول، انت منی باطن، و انا منک ناطق، فبی تُحمَد و بی تعبد،و انا البعض، و انت الکل[1]

ترجمہ:- مولا صادقؑ فرماتے ہیں کہ باتحقیق اللہ (معنی) نے مجھے (اسم) خبر دی ہے میرے اُس تعلق کے بارے میں جو میراؑ اللہ کی ذات سے ہے کہ میں اُسکی ذات سے جدا نہیں ہوں (یعنی اسکا غیر نہیں ہوں) جیسے سورج کا نور خود سورج سے جدا نہیں ہوتا پھر اللہ (معنی) نے مجھے ندا دی میرےؑ ہی ذریعے سے

([1]) کتاب نوائب الدھور،علامہ میر جھانی،جلد 3 صفحہ 496

اور اللہ (معنیؑ) مجھ سے مخاطب ہوا میرے ہی ذریعے سے پھر کہا میرے لیے میری تجھ سے کیا نسبت ہے؟ اور تیری مجھ سے کیا نسبت ہے؟

مولا صادقؑ فرماتے ہیں: میں نے جواب دیا اللہ کو اپنی لطافت کے وسیلے سے کہ

تو (معنی) میرا (اسم) کل ہے اور اصل ہے۔ اور میراؑ ظہور تجھ سے ہوا ہے اور تو ہی میرے اندر طلوع پزیر ہوا (یعنی مجھے دیکھنا تجھے دیکھنا ہوا) میں تیرا کلمہِ ازلی ہوں اور میری فطرت تیری ذات ہے میری ذات قدیم ہے اور آنکھوں سے نظر آنے والا میرا جسم حادث ہے جس نے بھی میریؑ معرفت حاصل کرلی تو گویا اُس نے تجھے (معنی) کو پہچان لیا اور تیری توصیف کی اور جو کوئی بھی مجھؑ سے متصل ہوگیا گویا اُس نے تجھے پہچان لیا۔

پھر مولا صادقؑ فرماتے ہیں: میں نے کوئی بھی ایسی چیز خلق نہیں کی ہے جسکی بازگشت میرے ذریعے سے تیرے علاوہ کسی اور کی طرف ہو۔ میںؑ اس وقت بھی تھا جب وقت نہیں تھا اور میں تیری ذات کی حقیقت میں موجود تھا پس تو نے مجھے ظاہر کیا اپنی ذات سے اسطرح کہ تو (معنی) نے مجھے خود سے جدا نہیں کیا پس تو (معنی) مجھ (اسم) سے ہے بغیر تبعیض کہ (یعنی میں تیرا بعض یا علاوہ نہیں ہوں) اور میںؑ تجھ سے ہوں بغیر اس حالت کے کہ ہم دونوں کے درمیان آپس میں حالتوں کی تبدیلی نہیں ہوتی (یعنی ہم ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل نہیں ہوتے۔)

آگے مولا صادقؑ فرماتے ہیں: تیری (معنی) مجھؑ سے وہ نسبت ہے کہ تو میرا باطن ہے اور میرے تجھ سے یہ نسبت ہے کہ میں تیرا (معنی) ناطق ہوں پس میرے ذریعے سے تیری حمد ہوتی ہے اور میرے ہی ذریعے سے تیری عبادت ہوتی ہے میں البعض ہوں اور تو (معنی) کل ہے۔

یہ حدیث ہم پہلے بھی پیش کر چکے ہیں چونکہ ہم نے اب محمد و آل محمدؑ کو معنی ثابت کر دیا ہے تو یہ حدیث سمجھنے میں مزید آسانی ہو گی کہ جدا کرنے والےؑ بھی خود ہیں جدا ہونے والےؑ بھی خود ہیں۔

ابن سنان سَئلتُ ابا عبدالله:این کنتم قبل التکوین ؟

قال:یابن سنان کنا فی ذات الله ثم خلقنا التکوین[1]

ترجمہ: ابن سنان نے سوال کیا امام جعفر صادقؑ سے کہ جب کچھ بھی نا تھا تب آپ کہاں تھے؟

مولاؑ نے فرمایا: اے سنان تکوین سے پہلے ہم اللہ کی ذات میں رہتے تھے پھر خلق کیا گیا تکوین کو۔

جیسے کہ دعا کے جملے ہیں:

أَسْأَلُکَ بِمَا نَطَقَ فِیهِمْ مِنْ مَشِیَّتِکَ فَجَعَلْتَهُمْ مَعَادِنَ لِکَلِمَاتِکَ وَ أَرْکَانا لِتَوْحِیدِکَ وَ آیَاتِکَ وَ مَقَامَاتِکَ الَّتِی لا تَعْطِیلَ لَهَا فِی کُلِّ مَکَانٍ یَعْرِفُکَ بِهَا مَنْ عَرَفَکَ لا

---

(1) مناقب الحق صفحہ 39

فَرْقَ بَیْنَکَ وَ بَیْنَهَا إِلا أَنَّهُمْ عِبَادُکَ وَ خَلْقُکَ فَتْقُهَا وَ رَتْقُهَا بِیَدِکَ بَدْؤُهَا مِنْکَ وَ عَوْدُهَا إِلَیْکَ[1]

ترجمہ: سوال کرتا ہوں بواسطہ تیری اُس مشیعت کے جو انؑ کے حق میں گویا ہے پس تُو (معنی) نے بنایا انؑ (اسم اللہ) کو اپنی کلمات کی کانیں اوپنی توحید آیات اور مقامات کے ارکان کہ جو کسی جگہ بھی اپنے فرض کے ادا کرنے سے باز نہیں رہتے کہ جو تجھے پہچانتا ہے انؑ کے ذریعے پہچانتا ہے اور انؑ میں اور تجھ (معنی) میں کوئی فرق نہیں مگر یہ کہ وہؑ (اسم) تیرے بندے اور مخلوق ہیں کہ ان کی حرکت اور سکون تیرے حکم سے ہے ان کی ابتدا تجھ سے ہے ان کی انتہا تجھ تک ہے۔

جیسا کہ دعا کے ان جملوں میں موجود ہے کہ ان میں اور تجھ میں کوئی فرق نہیں مگر یہ تیرے بندے اور مخلوق ہیں (لفظِ عبد جو محمد و آل محمدؐ کیلئے استعمال ہوا اسپر ہم باب معبود المعبودین میں گفتگو کریں گیں یہاں ہم لفظ مخلوق پر بات کرتے ہیں کہ جو محمد و آل محمدؐ کیلئے استعمال ہوا۔) اگر محمد و آل محمدؐ کو ویسے مخلوق مانا جائے جیسے ہم مخلوق ہیں تو ہمیں اللہ جو معنی ہے اُسکو بھی مخلوق ماننا پڑے گا کیونکہ محمد و آل محمدؐ کی ابتدا بھی اللہ سے ہے اور انتہا بھی اللہ تک ہے اور ان (اسم) میں اور اللہ (معنی) میں فرق بھی کوئی نہیں تو پس جب ان کے لئے لفظِ مخلوق یا خلق استعمال ہو گا تو وہاں سے مراد ظاہر کرنا ہو گا۔ اگر وہاں سے مراد ہم پیدا کرنا لیں جیسا کہ ہمارے لئے استعمال ہوتا ہے تو ہمیں اللہ (معنی) کو مخلوق ماننا پڑے گا۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 272

وبإسناده إلى جابر الجعفي، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قال:

يا جابر كان الله ولا شئ غيره (و) لا معلوم ولا مجهول، فأول ما ابتدأ من خلق خلقه أن خلق محمدا صلى الله عليه وآله وخلقنا أهل البيت معه من نور عظمته فأوقفنا أظلة خضراء بين يديه حيث لا سماء ولا أرض ولا مكان ولا ليل ولا نهار ولا شمس ولا قمر يفصل نورنا من نور ربنا كشعاع الشمس من الشمس نسبح الله ونقدسه ونحمده ونعبده حق عبادته، ثم بدا لله أن يخلق المكان فخلقه وكتب على المكان (لا إله إلا الله محمد رسول الله عي أمير المؤمنين ووصيه به أيدته ونصرته)[1]

ترجمہ: مولاؑ نے فرمایا: اے جابر! اللہ (معنی) نہ تو شے تھا نہ ہی معلوم تھا اور نہ ہی نا معلوم تھا، پس اول میں جبکہ اس نے اپنے خلق کی ابتدا انہیں کی تھی خلق کیا محمدؐ کو اور اُنکی اہلبیتؑ کو اپنے نور اور عظمت سے اور یہ کہ اسکی طاقت کی فوقیت اسکے 'ہاتھوں' کے درمیان ہی رہی، جبکہ تب نہ آسمان و زمین تھے نہ مکان تھا نہ دن و رات تھے اور نہ سورج اور چاند تھا ہمارےؑ رب کے نورؑ میں سے جس کی روشنی سورج کی مانند تھی جیسے سورج میں سے ہوا کرتی ہے، تو پس پھر اللہ نے تسبیح کی اپنے تقدیس کی اور اپنی حمد کی اور اپنی عبادت کا حق

(1) بحار الانوار جلد 25 صفحہ 16

بیان کیا، پھر اللہ نے اپنے خلق میں سے مکان کو خلق کیا اور مکان پر لکھ دیا لا إله إلا الله محمد رسول الله علي أمير المؤمنين ووصيه به أيدته ونصرته۔

اس حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ محمد و آل محمدؐ اپنے معنی اللہ سے ظاہر ہوئے اور اسی معنی میں مخلوق کہلائے یعنی اسم معنی کی مخلوق کہلایا اللہ اللہ کی مخلوق کہلایا۔

ہم اپنی اس بات کو ثابت کرنے کیلئے ڈھیروں احادیث پیش کر سکتے ہیں ایک آخری حدیث پیش کر کے اپنے موضوع کو آگے بڑھاتے ہیں:

مولاؑ کا فرمان بیشتر کتب میں موجود ہے: نحن حجج الله[1،2،3،4]

ترجمہ: ہم اللہ کی حجتیں ہیں۔

---

(1) الاسرار الفاطمیہ، الشیخ محمد فاضل المسعودی صفحہ 17

(2) بصائر الدرجات، محمد بن الحسن الصفار، صفحہ 81

(3) الامالی، الشیخ صدوق، صفحہ 653

(4) بحار الانوار، جلد 23 صفحہ 35

مولاؑ سے حجت کی تعریف پوچھی گئی تو مولاؑ نے فرمایا:

الحجة قبل الخلق و مع الخلق و بعد الخلق[1،2،3،4]

ترجمہ: حجت خلق سے پہلے ہے خلق کے ساتھ ہے خلق کے بعد ہے۔

ایسے ہی ایک اور حدیث ہے کہ:

قال عنها الإمام أمير المؤمنين علي بن أبي طالب (عليه السلام):ما رأيت شيئا الا ورايت الله قبله و معه وبعده[5،6،7]

مولا علیؑ نے فرمایا: میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی مگر یہ کہ اللہ کو اس سے پہلے اسکے ساتھ اور اسکے بعد دیکھا۔

جو اللہ کو شہ سے پہلے دیکھے وہ کیسے مخلوق ہو سکتا ہے ؟؟؟

ایک اور حدیث ہے کہ:

---

(1) الاختصاص،الشیخ المفید،صفحہ 23

(2) کمال الدین و تمام النعمہ،جلد 1 صفحہ 32

(3) اصول کافی جلد 1 صفحہ 177

(4) بصائر الدرجات،صفحہ 507

(5) صحیفہ امام خمینی،جلد 18 صفحہ نمبر 517

(6) العقيدة الإسلامية على ضوء مدرسة أهل البيت (ع)،الشيخ جعفر السبحاني صفحہ 137

(7) شرح الاسماء الحسنی ،الملا ھادی السبزواری،جلد 1 صفحہ 78

قال رسول اللهؐ: رایت الله بعلي وفی علي و علی علي و من علي [1،2]

رسول اللہؐ نے فرمایا: میں نے دیکھا اللہ کو علیؑ کے ساتھ، علیؑ میں، علیؑ پر اور علیؑ سے۔

(جس سے اللہ ہو وہ کیسے مخلوق ہو سکتا ہے؟؟)

اب اگر محمد و آل محمدؐ کو حجت ماننا ہے تو خلق سے پہلے خلق کے ساتھ خلق کے بعد ماننا پڑے گا یعنی مخلوق سے پہلے مخلوق کے ساتھ مخلوق کے بعد جو مخلوق سے پہلے ہو مخلوق کے ساتھ ہو اور مخلوق کے بعد ہوں وہ کیسے مخلوق ہو سکتے ہیں؟ تو ثابت ہوتا ہے کہ جب بھی ان پاک ہستیوںؐ پر لفظ خلق کا اطلاق ہوا وہاں سے مراد ظاہر ہونا ہے۔

اب چونکہ اللہ (اسم) اللہ (معنی) سے ظاہر ہو رہا ہے تو محمد و آل محمدؐ وہ معنی ہیں جو اللہ کے خالق ہیں ظاہر کرنے کے معنی میں۔یعنی محمد و آل محمدؐ خود ہی کے خالق ہیں خود ہی کی مخلوق ہیں۔

---

(1) مناقب الحق صفحہ 50

(2) کتاب الواحدہ(محمد بن حسن بن جمهور)

تب ہی مولا حسن جلا جلالہ نے فرمایا:

فقال نحن الأولون والآخرون ونحن الآمرون ونحن النور ننور الروحانيين بنور الله ونروّحهم بروحه فينا مسكنه والينا معدنه الآخر منا كالأول والأول منا كالآخر[1،2،3،4]

ترجمہ: فرمایا ہمؑ اول ہیں ہم آخر ہیں، ہم ہی حکم دینے والے ہیں، ہم النور ہیں اور ہم نے ہی اللہ کے نور کے ذریعے روحانیین کو منور کیا اور انہیں اللہ کی روح کے ذریعے روحیں عطا کیں، ہم ہی اللہ کا مسکن ہیں ہماری ہی طرف اللہ کا معدن ہے ہمارا آخری ہمارے پہلے جیسا ہے، اور ہمارا پہلا ہمارے آخری جیسا ہے۔

مسکن کا مطلب ہوتا ہے رہنے کہ جگہ اللہ (اسم) جن میں رہتا ہوا نہیں محمد و آل محمدؑ کہتے ہیں۔

معدن کا مطلب ہے کان یعنی جہاں سے اللہ (اسم) نکلا ہو اُنہیں محمد و آل محمدؑ کہتے ہیں۔

اب چونکہ محمد و آل محمدؑ (معنی) نے اللہ (اسم) کو ظاہر کیا تو یہ اللہ کے خالق ہوئے۔

مولاؑ کے چند فرامین پیش کرتا ہوں جہاں مولاؑ نے خود کو خالق کہا ہے:

---

(1) نوادر المعجزات، محمدبن جرير الطبری، صفحہ 103

(2) مدینتہ المعاجز، السید هاشم البحرانی جلد 3 صفحہ 2237

(3) دلائل الامامہ صفحہ 168

(4) مسند الامام حسن، الشیخ عزیز اللہ عطاری صفحہ 114

۱۔ قال امیر المومنینؑ: انا اخلق و ارزق[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں خلق کرتا ہوں میں رزق دیتا ہوں۔

2۔قال الامام الصادق: ومبدع الخلق،ومکون کل مخلوق[2]

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: ہم خلق کو شروع کرنے والے ہیں اور تمام مخلوق کی تکوین کرنے والے ہیں۔

3۔قال امیر المومنین: انا خالق النون و القلم[3]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا میں نون اور قلم کا خالق ہوں۔

4۔قال امیر المومنین: انا الذی خلق من العدم[4]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں وہ ہوں جو کسی سے خلق نہیں ہوا یعنی میں خالقِ مطلق ہوں۔

---

(1) الزام الناصب فی اثبات الحجت الغائب ،جلد 2 صفحہ213

(2) کتاب فکر(توحید المفضل) صفحہ 230

(3) کتاب الواحدہ(محمد بن حسن بن جمھور)

(4) کتاب الواحدہ(محمد بن حسن بن جمھور)

5۔قال امیر المومنینؑ:انا خالق الخلق[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں خلق کا خالق ہوں۔

6۔قال امیر المومنینؑ : انا خلقت الخلق[2]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں نے خلق کو خلق کیا۔

7۔ قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِين سلام الله عليه: انا مأين الأين و مكيف الكيف و محيث الحيث وخالق سائر المخلوقات و صانع سائرالمصنوعات[3]

ترجمہ: مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں تمام معین چیزوں کا معین کرنے والا ہوں میں تمام حالتوں کو حالت عطا کرنے والا ہوں، میں تمام صاحبان حیثیت کو حیثیت عطا کرنے والا ہوں میں تمام مخلوقات کا خالق ہوں میں تمام بننے والی چیزوں کا بنانے والا ہوں۔

8۔قال امیر المومنین: انا الخالق[4]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں الخالق ہوں۔

---

(1) کتاب الواحدہ(محمد بن حسن بن جمھور)

(2) کتاب الواحدہ(محمد بن حسن بن جمھور)

(3) کتاب الطاعۃ متی تقوم الساعۃ صفحہ 402

(4) کتاب الطاعۃ متی تقوم الساعۃ صفحہ 393

9۔قال امیر المومنین: انا اقمت السموات السبع بنوری وقدرتی الکاملة[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں نے اپنے نور اور قدرتِ کاملہ سے ساتھوں آسمانوں کو قائم کیا۔

10۔قال علي بن الحسين (عليه السلام): أنا أول من خلق الأرض، وأنا آخر من يهلكها[2]

ترجمہ: مولا سجادؑ نے فرمایا: میں ہی وہ اول ہوں جس نے زمین کو خلق کیا اور میں ی وہ آخر ہوں کہ جو زمین کو ہلاک کروں گا۔

11۔قال امیر المومنینؑ : انا الذی خلقت الانس والجن وابدیتهم[3]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں ہی ہوں جس نے انسانوں اور جنوں کو خلق کیا اور انکی ابتدا کی۔

---

(1) مناقب مرتضوی، کشفی، صفحہ 144

(2) کتاب دلائل الامامہ صفحہ 199، عربی

(3) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 402

12۔قال امیر المومنین: انا الذی خلقت سائر الاشیاء من حیواناتھا و معادنھا و سائر المخلوقات بقدرتی[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں ہی وہ ہوں جس نے اپنی قدرت سے جانوروں، ان کی معدنیات اور باقی تمام چیزیں خلق کیں۔

13۔ قَالَ مِیرُالْمُؤْمِنِین:انا الذی أبنیت عرشھا من نور ذاتی واستویت علیه وأوسعت الکرسی بقدرتی و خلقت اللوح وأجریت القلم و کتبت ما قدرت علی سائر المخلوقات من خیر و شر

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں ہی وہ ہوں جس نے اپنے نور ذات سے عرش کو خلق کیا اور اسپر قابو پالیا اور میں نے اپنی قدرت سے الکرسی کو خلق کیا اور خلق کیا لوح کو اور میں نے قلم سے لکھا شروع کیا اور اپنی قدرت سے میں نے مخلوق کی اچھائی اور برائی لکھی۔[2]

---

(1) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 394

(2) کتاب الطاعة متی تقوم الساعة صفحہ 394

14۔ عَن مَولَانَا السَّجَّاد قال امیر المومنین: نحن خلقناهم(السموات و الارض) و خلقنا ما فيهما وما بينهما وما تحتهما[1]

ترجمہ: مولا سجادؑ سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: ہم نے خلق کیا آسمانوں اور زمینوں کو اور خلق کیا جو ان کے اندر ہے اور جو ان سے اوپر ہے جو انکے نیچے ہے۔

15۔ قال الإمام الصادق : يا مفضل ما كان في القرآن أنزلناه و إنا جعلنا و إنا أرسلنا و إنا أوحينا فهو قول الأنبياء و الرسل المخولين في بسائط ملكوت السماء و تخوم الأرض فهم نحن ولا خلق الله شيء شيئا بأكرم مما عنده ، و قد شرحته لك يا مفضل هذا فاشكر الله واحمده ولا تنسى (تنس) فضله إن فضله كان عليك كبيرا وما كان في كتابه العزيز أنا و إياي وخلقت ورزقت و أمت و أحييت وابديت و أنشأت وسويت وأطعمت و ارسلت فهي من نطق ذاته إلينا[2]

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اے مفضل ہر جگہ قرآن میں جہاں آیا ہے

---

(1) صحیفہ الابرار جلد 2 صفحہ 81

(2) الهدایتہ الکبری صفحہ 444

انزلنا" ہم نے نازل کیا"، وانا جعلنا" ہم نے قرار دیا"، وانا ارسلنا" ہم نے ارسال کیا"، وانا او حینا" ہم نے زندگی دی"، اور ایسے ہی انبیاؑ اور رسولوںؑ کے تمام اختیارات دینے کے حوالے سے جو قول ہیں قرآن میں اور اسی طرح ملکوت کی بساط کو بچھانا اور زمین میں بیج اُگانا پس جہاں بھی قرآن میں ہم کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے وہاں سے مراد ہم ہیں، اللہ نے کسی بھی چیز کو خود خلق نہیں کیا مگر ہمارے کرم کے ساتھ ہم اسکی ہم میں شامل ہیں اے مفضل میں تمہارے لئے اس بات کی شرع کرتا ہوں پس اس بات پر اللہ کا شکر بجالائو اور اُسکی حمد کو کہ تم پر یہ اللہ کا فضلِ کبیر ہے۔

پھر فرمایا مولاؑ نے کہ قرآن میں جہاں بھی انا (میں) (ہم) استعمال ہوا ہے اور قرآن میں جہاں بھی آیا ہے کہ میں نے خلق کیا، میں نے رزق دیا، میں موت دیتا ہوں، میں نے زندگی دی، میں نے شروع کیا، میں نے ارادہ کیا، میں نے بنایا، میں نے طعام دیا، میں نے ارسال کیا تو پس یہاں سے مراد ہم محمدؐ و آل محمدؑ ہیں۔

آخری حدیث اس باب کی پیش کرتے ہیں یہ حدیث فقط اُن لوگوں کو سمجھ آئے گی جو اسم و معنی کے باب پڑھ کر آئے ہیں:

16۔قال النبي خرقتُ الحجب و اصعد علي العرش و اذا نظرت بقلب العرش و لقد رأيت علياً يقسم الرزاق يخلق الخلَئق و يعيّن الْجال و يحيي و يميت و بيده الخير و يعزّ من يشاء و يذلّ من يشاء و ينزّل القرآن و يهبط بإذنه الفرقان۔[1]

(1) كتاب مناقب الحق صفحہ 58

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: کہ میرے سامنے سے آنکھوں پر سے حجاب ہٹ گئے اور میںؐ بلند ہو گیا عرش کی طرف اور جب میں نے اپنے قلب کے ذریعے سے عرش پر نظر کی تو میں نے دیکھا علیؑ کو کہ وہ رزق تقسیم کر رہے تھے اور مخلوق کو خلق کر رہے تھے اور تمام کی موت کو معین کر رہے تھے اور اُن کو زندگی دے رہے تھے اور انہیں موت دے رہے تھے اور علیؑ ہی وہ ہیں جن کے ہاتھ میں کُل خیر ہے جسے چاہتے ہیں علیؑ عزت دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں وہؑ ذلت دیتے ہیں علیؑ ہی وہ ہیں جنہوں نے قرآن نازل کیا اور علیؑ کے ہی حکم سے فرقان اترا۔

17۔قال الامام علي: انا خمرت طينة آدم بيدي و نفخت فيها من روحي[1]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: میں نے آدمؑ کی مٹی کو اپنے ہاتھوں سے خمیر کیا اور اُس میں اپنی روح میں سے روح پھونکی۔

---

(1) کتاب مناقب الحق صفحہ 64

معنی المعانی

جب محمد و آل محمدؐ مقام اسماء وصفاتِ الہیہ پر ہوتے ہیں تو اُس وقت محمد و آل محمدؐ کیلئے جو معانی ہوتا ہے وہ اللہِ وجودی ہوتا ہے تو تب محمد و آل محمدؐ اللہِ وجودی کی عبادت کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہِ وجودی تمام اسماء وصفاتِ الہیہ کا جامع ہے تو اللہِ وجودی اسماء وصفات کا معنی ہے۔

پھر جب محمد و آل محمدؐ اللہِ وجودی کے مقام پر ہوتے ہیں تو یہ اسم اللہِ وجودی ہو کر ھو کی عبادت کرتے ہیں کیونکہ اللہ ھو کا اسم ہے اسم اللہ وجودی کیلئے ھو معنی ہوتا ہے اور تب اللہِ وجودی اسم ہو جاتا ہے۔

پھر جب محمد و آل محمدؐ ھو کے مقام پر ہوتے ہیں تو یہ اُس مطلقاً اللہ کی عبادت کرتے ہیں جو معنی ہے جسکا ادراک فقط محمد و آل محمدؐ کے اور کسی کو نہیں ہے چونکہ ھو غیب کی طرف اشارہ کرتا ہے تو جو اللہِ معنی ہے وہ غیب ہی غیب ہے۔ اس مقام پر ھو اسم ہو جاتا ہے اور معنی اللہ ہو جاتا ہے جو غیب ہے۔

جب محمد و آل محمدؐ مقامِ اللہِ معنی پر ہوتے ہیں تو یہ مطلقاً اللہ ہوتے ہیں۔

اب جیسے کئی مقامات پر محمد و آل محمدؐ خود کے اسم بھی ہیں خود کے نفس (معنی) بھی ہیں تو یہ پھر معنی المعانی کہلائیں گیں۔

جیسا کہ مولاؑ فرماتے ہیں:

قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه:يا سلمان وأنا اليوم قد ظهرت لكم بذاتى فى هذه القبة وتسميت فيها بعلى بن أبى طالب وأنا الذى طلبتنى القرون بعد القرون ، أنا الهم ومعبودهم وماطلبونى الا الذين عرفونى وما أنكرنى الا الجاحدين وأنا الحاضر الموجود بينهم أسمع و أرى وأنا لاذى أتكنى بأنزع بطين وأميرالمومنين ويعسوب الدين و امام المتقين و اله العالمين وأنا اليوم قد ظهرت لكم بصورتى الانزعية الذاتية النورانية اللاهوتية وفيها تسميت بأنزع بطين لأنى أنا الذى نزعت الايمان من سائر المشركين و نزعت الشك و الشرك من قلوب المومنين و ركبت الحجة على القوم الجاحدين فى سائر الظهورات لما كنت أظهر لهم فى المعاجز و القدرة الباهرة ولم يومنوا بها وأنا الذى ما حلت عن كيانى ولا تغيرت عن مكانى وأنا معنى المعانى و رب المثانى[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ آج کے دن میں ظاہر کروں گا تم پر اپنی ذات کو اس گھر میں اور تو سنے کا اس میں علیؑ ابن ابی طالب کو کہتے ہوئے کہ میں ہی وہ علیؑ ہوں جسے زمانے کے بعد زمانے طلب کرتے ہیں، میں ہی تمام زمانے والوں کا الہ ہوں اور تمام زمانے والے میری ہی عبادت کرتے ہیں مجھے کوئی

(1) كتاب الطاعة متى تقوم الساعة،صفحہ 411

بھی طلب نہیں کرتا سوائے اُن لوگوں کے جو میری معرفت رکھتے ہیں اور کوئی بھی انکار نہیں کرتا میرا، سوائے اُن لوگوں کے جو کافر ہیں، میں علیؑ ہی ہر زمانے میں حاضر و موجود رہا ہوں، میں علیؑ ہی اُنکو سنتا ہوں دیکھتا ہوں اور میں علیؑ ہی اُنکی پناہ گاہ ہوں، میں ہی انزاع بطین ہوں، میں امیر المومنینؑ ہوں، میں یعسوب الدینؑ ہوں، میں امام المتقینؑ ہوں، ؑمیں علیؑ ہی عالمین کا الہ ہوں اور میں نے آج کے دن ظاہر کیا تمہارے لئے خود کو صورتِ خارجی میں ذاتی میں نورانیہ میں لاھوتی میں اس گھر میں جو تم نے سنا انزاع البطین کے بارے میں باتحقیق وہ میں ہی ہوں اور اسی بات سے میں نے یہ چاہا کہ مشرکین میں جو تھوڑا ایمان باقی ہے وہ بھی مٹ جائے اور جو تھوڑا بہت شک و شرک مومنین کے دلوں میں ہے وہ بھی اُن کے دل سے نکال دوں، میں حجت ہوں اور مختلف قوموں میں مختلف صورتوں میں ظہور کرتا رہا ہوں، ان تمام اظہار کے باوجود جو میں کر رہا ہوں کافر مجھ پر ایمان نہیں لاتے اور میں ہی وہ ہوں کہ نہیں سماتا میرا وجود کسی بھی مکان میں اور مجھ پر تغیر واقع نہیں ہوتا میں تمام معانی کا معنیٰ ہوں میں سورۃ حمد کا رب ہوں۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: انا معنى المعانى ورب المثانى وآنا الغاية القصوى والنهاية الكبرى[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں معنیٰ المعانی ہوں رب المثانی ہوں میں مقصدوں کی انتہا ہوں مُجھ سے بڑا کوئی مقصد نہیں اور میں سب سے بڑی انتہا ہوں۔

---

(1) کتاب الطاعة متى تقوم الساعة، صفحہ 379

قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه:و اعلم يا سلمان أنى أنا المعنى القديم الذى أظهرت الى حجبى وأبوابى و مراتب قدسى فى الصورة النورانية الأنزعية و الى سائر الخلق بأمثالهم و أنا المنفرد بالوحدانية فى الذات العالية وأنا الذى لا أتجسد فى جسد ولم أتبعض فى قسم ولم أدخل فى عدد.

وأنا الواحد الأحد لم ألد ولم أولد ولم يكن لى كفواً أحد وإنما ظهرت لهم بصورة التأنيس حتى أثبت الحجة عليهم والزمتهم الدعوة واعلم أنا فاطر فطرتى التى فطرت عليها خلقى وهى صورة اسمى المحمدية و أن الحسن والحسين و سائر الأسماء نور واحد وهم يقتبسون من نور ذاتى و أنا المنفرد بها[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: جان لو اے سلمانؓ! میں وہ معنی القدیم ہوں کہ ظاہر ہوا ہوں اپنے ہی حجاب اور ابواب کی طرف اور اپنے قدسی مراتب میں صورت نورانیہ میں ظاہر ہوا ہوں اور تمام مخلوق کی طرف اُنکی طرح ہو کر ظاہر ہوا ہوں میں وحدانیت میں اکیلا ہوں ذاتِ عالیہ میں، میں ہی وہ علیؑ ہوں جو کسی جسم میں مجسم ہو کر نہیں آتا اور میں جز جز میں تقسیم نہیں تھا اور نا ہی میں عدد میں داخل تھا۔

---

(1) کتاب الطاعة متى تقوم الساعة،صفحہ 380

میں واحد ہوں، میں احد ہوں میں وہ ہوں کہ جو نا کسی سے پیدا ہوا تھا اور نا مجھ علیؑ سے کوئی پیدا ہوا تھا اور کوئی احد بھی میرا کف نہیں تھا میں ظاہر ہوا ہوں اس صورت میں تاکہ لوگ مجھ سے مانوس ہو سکیں اور لوگوں پر حجت تمام ہو سکے اور اُن پر دعوت کو لازم ہو سکے، اے سلمان! جان لے میں ہی ہوں جسکی فطرت پر تمام مخلوقات کو خلق کیا گیا ہے اور یہ فطرت میرے اسم کی صورت ہے جو کہ محمدیہ ہے اور اسی طرح حسن اور حسین اور باقی تمام اسماء نورِ واحد ہیں اور اُن سب اسماء کو میں نے اپنے نورِ ذات سے اخذ کیا ہے اور میں اُن تمام سے منفرد ہوں۔

قال سلمان: لا أقول محمداً صلى الله عليه وآله مخلوق اعظاما و اجلالا و لكن أقول أن المعنى القديم فوقه[1]

سلمانؑ نے کہا: میں محمدؐ کو عظمت وجلالت کی خاطر یہ نہیں کہتا کہ محمدؐ مخلوق ہیں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ مخلوق سے بلند معنیٰ القدیم ہیں۔

قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: أنا المعنى القديم[2]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں معنیٰ القدیم ہوں۔

زیارتِ جامعہ کے جملے ہیں:

---

(1) اصحاب البدع صفحہ 17

(2) کتاب الطاعة متى تقوم الساعة، صفحہ 409

أَجْسَادُكُمْ فِي الْأَجْسَادِ وَ أَرْوَاحُكُمْ فِي الْأَرْوَاحِ وَ أَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوسِ[1]

ترجمہ: سلام ہو اُن ذوات پر جن کے جسم جسموں میں ہیں جن کی روحیں روحوں میں ہیں جن کے نفس نفسوں میں ہیں۔

وہ جسم جس میں یہ بطورِ جسم موجود ہیں وہ ارواح جس میں یہ بطور روح موجود ہیں وہ نفوس جس میں یہ بطورِ نفس موجود ہیں وہ یہ ؑ خود ہی ہیں۔

و نزيد ذلك إيضاحا بما رويناه عن محمد بن إدريس عن زيد بن طلحة عن الحكم عن جابر عن ميثم عن حجر بن عدي أنه قال : أتيت رسول الله منه السلام فقلت له : إنك تدعونا إلى الله فمن الله الذي تدعونا إليه ؟ فقال : أنا الله الذي أدعوكم إلى نفسي ، ألم تعلم يا حجر أن من دعا إلى الله فهو الله ولا يدع إلى الله إلا الله[2]

ترجمہ: روایت کی ہے محمد بن ادریس سے زید بن طلحہ سے طلحہ نے الحکم سے الحکم نے جابر سے جابر نے میثم سے میثم نے حجر بن عدی سے کہ حجر بن عدی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا پس میں نے اُن سے کہا کہ بے شک آپ ہمیں اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں تو پس وہ اللہ کون ہے جسکی طرف آپ ہمیں

---

(1) مفاتیح الجنان ،زیارت جامع کبیرہ صفحہ 1062
(2) کتاب الجواھر صفحہ 281

دعوت دیتے ہیں ؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: وہ اللہ میں ہوں جو تمہیں دعوت دیتا ہے اپنے نفس کی طرف اے حجر کیا تو نہیں جانتا کہ جو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے وہ اللہ ہوتا ہے اور اللہ کی طرف کوئی دعوت نہیں دیتا مگر اللہ خود۔

قال امیر المومنینؑ: فی الخطبة القهاریه:علمنی فعلمته رزقنی و رزقته[1]

ترجمہ: مولا علیؑ نے خطبہ قھاریہ میں فرمایا میں نے اللہ کو علم دیا اللہ نے مجھے علم دیا میں نے اللہ کو رزق دیا اللہ نے مجھے رزق دیا۔

---

(1) مناقب الحق صفحہ 51

قرآن

جب بھی علیؑ کے کسی بھی فضائل کی تلاوت کی جائے تو کہا جاتا ہے کہ یہ بات قرآن سے ثابت کرو آیئے مولاؑ سے پوچھتے ہیں کہ قرآن میں کہاں کہاں علیؑ ہے؟؟

1۔و عن زيد بن ثابت قال رسول اللهؐ اني تارک فيكم الثقلين كتاب الله و علي بن ابي طالب هو افضل لكم من كتاب الله لانه يترجم لكم كتاب الله[1]

ترجمہ: زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا علی ابن ابی طالب اور علیؑ اللہ کی کتاب سے افضل ہے کیونکہ علیؑ تم میں اللہ کی کتاب کا ترجمان ہے۔

2۔قال امير المومنين: أنا ذلك الكتاب الذي لا ريب فيه[2]

ترجمہ: میں علیؑ وہ کتاب ہوں جس میں کوئی شک نہیں۔

---

[1] إرشاد القلوب إلى الصواب(للديلمي) جلد 2 صفحہ 378

[2] مشارق أنوار اليقين في أسرار أمير المؤمنين عليه السلام صفحہ 263

3-قال امیر المومنینؑ: انا صاحب القرآن[1،2،3]

ترجمہ: قرآن کا مالک میں علیؑ ہوں۔

4-قال: امیر المومنین: أنا كلام الله الناطق[4]

ترجمہ: میںؑ اللہ کا بولتا ہوا کلام ہوں۔

5-قال امیر المومنینؑ: أنا مؤول القرآن

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں قرآن کا باطن ہوں۔

علیؑ قرآن کا باطن ہے تو لازمی ہے کہ علیؑ اُسکا بھی باطن ہے جو قرآن میں ہے اب چاہے وہ قل ھو اللہ احد ہو یا الہ الناس۔۔۔۔۔۔۔

---

1 مناقب مرتضوی صفحہ 650

2 الثاقب فی المناقب صفحہ 127

3 وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان - ابن خلكان - ج ٢ - الصفحة ٤٣٢

4 إلزام الناصب في إثبات الحجة الغائب - الشيخ علي اليزدي الحائري - ج ٢ - الصفحة ١٥٥

6۔قال امیر المومنین: انا مؤلف القرآن[1، 2]

ترجمہ: قرآن لکھنے والا میں علیؑ ہوں۔

جو اپنی مرضی سے قرآن لکھے اُسے علیؑ کہتے ہیں۔

7۔قال امیر المومنین: أنا ق و القرآن المجید[3]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا میں ق ہوں میں قرآن مجید ہوں۔

8۔قال امیر المومنین: نزل القرآن بفضائله[4]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: قرآن ہماریؑ فضیلت میں نازل ہوا۔

قرآن محمد و آل محمدؐ کی فضیلت میں نازل ہوا تو پس قرآن میں جو جو آیت ہے وہ محمد و آل محمدؐ کے فضائل میں نازل ہوئی ہے اب بے شک وہ آیت قل ھو اللہ احد ہو یا ھو العلی العظیم۔

---

[1] إلزام الناصب في إثبات الحجة الغائب - الشيخ علي اليزدي الحائري - ج ٢ - الصفحة ١٥٥

[2] مجمع النورين - الشيخ أبو الحسن المرندي – الصفحة 311

[3] الفضائل لابن شاذان القمي صفحہ 3

[4] الأصول الستة عشر(ط – دار الحديث) صفحہ 343

9۔ قال النبي خرقتُ الحجب و اصعد علي العرش و اذا نظرت بقلب العرش و لقد رأيت علياً يقسم الرزاق يخلق الخلَئق و يعيّن الْجال و يحيي و يميت و بيده الخير و يعزّ من يشاء و يذلّ من يشاء و ينزّل القرآن و تهبط بإذنه الفرقان۔1

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: کہ میرے سامنے سے آنکھوں پر سے حجاب ہٹ گئے اور میںؐ بلند ہو گیا عرش کی طرف اور جب میں نے اپنے قلب کے ذریعے سے عرش پر نظر کی تو میں نے دیکھا علیؑ کو کہ وہ رزق تقسیم کر رہے تھے اور مخلوق کو خلق کر رہے تھے اور تمام کی موت کو معین کر رہے تھے اور اُن کو زندگی دے رہے تھے اور انہیں موت دے رہے تھے اور علیؑ ہی وہ ہیں جن کے ہاتھ میں کُل خیر ہے جسے چاہتے ہیں علیؑ عزت دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں وہؑ ذلت دیتے ہیں علیؑ ہی وہ ہیں جنہوں نے قرآن نازل کیا اور علیؑ کے ہی حکم سے فرقان اترا۔

10۔قال الإمام الصادق : يا مفضل ما كان في القرآن أنزلناه و إنا جعلنا و إنا أرسلنا و إنا أوحينا فهو قول الأنبياء و الرسل المخولين في بسائط ملكوت السماء و تخوم الأرض فهم نحن ولا خلق الله شيء شيئا بأكرم مما عنده ، و قد شرحته لك يا مفضل هذا فاشكر الله واحمده ولا تنسى (تنس) فضله إن فضله كان عليك كبيرا وما كان في كتابه العزيز أنا و إياي وخلقت ورزقت و أمت و

---

(1) کتاب مناقب الحق صفحہ 58

أحييت وابديت و أنشأت وسويت وأطعمت و ارسلت فهي من نطق ذاته إلينا[1]

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اے مفضل ہر جگہ قرآن میں جہاں آیا ہے

انزلنا" ہم نے نازل کیا"، واناجعلنا" ہم نے قرار دیا"، وانا ارسلنا" ہم نے ارسال کیا"، وانااوحینا" ہم نے زندگی دی"، اور ایسے ہی انبیاؑ اور رسولوںؑ کے تمام اختیارات دینے کے حوالے سے جو قول ہیں قرآن میں اور اسی طرح ملکوت کی بساط کو بچھانا اور زمین میں بیج اُگانا پس جہاں بھی قرآن میں ہم کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے وہاں سے مراد ہم ہیں، اللہ نے کسی بھی چیز کو خود خلق نہیں کیا مگر ہمارے کرم کے ساتھ ہم اسکی ہم میں شامل ہیں اے مفضل میں تمہارے لئے اس بات کی شرع کرتا ہوں پس اس بات پر اللہ کا شکر بجالائو اور اُسکی حمد کو کہ تم پر یہ اللہ کا فضلِ کبیر ہے۔

پھر فرمایا مولاؑ نے کہ قرآن میں جہاں بھی انا (میں) (ہم) استعمال ہوا ہے اور قرآن میں جہاں بھی آیا ہے کہ میں نے خلق کیا، میں نے رزق دیا، میں موت دیتا ہوں، میں نے زندگی دی، میں نے شروع کیا، میں نے ارادہ کیا، میں نے بنایا، میں نے طعام دیا، میں نے ارسال کیا تو پس یہاں سے مراد ہم محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔

---

(1) الهدايته الكبرى صفحہ 444

10۔ وبالاسناد مرفوعاً عن محمد بن علي قال محمد بن سنان قال لي المنذر بن عمر ان يونس بن ظبيان قال: دخلت على مولاي ابي عبد الله صلوات الله عليه ، فقلت مولاي أوجدني اسم امير المؤمنين صلوات الله عليه في القرآن؟

فقال صلوات الله عليه: اقرأ آية الكرسي فقرأتها إلى أن انتهيت إلى قوله وهو العلي العظيم

فقال صلوات الله عليه: هو والله ربك ورب آبائك الأولين ورب كل شيء[1]

ترجمہ:-یونس بن ظبیان کہتا ہے کہ میں مولا امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا اور میں نے اُن سے سوال کیا کہ مولا علیؑ کے اسم کی نشاندہی فرمائیں میرے لیے قرآن میں سے

مولا صادقؑ نے فرمایا:-آیت الکرسی کو پڑھو

محمد بن ظبیان کہتے ہیں کہ میں نے آیت الکرسی کو پڑھا **ھوالعلی العظیم تک**

مولا صادقؑ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی کہ ھو (علی العظیمؑ) تیرا اور تیرے اولین تک کے اجداد کا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے۔

---

(1) رسالہ ناصح الدولۃ الامیر جیش بن محمد بن جعفر بن محرز صفحہ 433

11۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه: إنّ قلب القرآن: يس، وقلب يس: الفاتحة، وقلب الفاتحة: بسم اللَّه الرحمن الرحيم، وقلب بسم اللَّه: الباء، وقلب الباء: النقطة تحت الباء، وأنا النقطة الكبرى.[1]

ترجمہ: مولا امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ بے شک قرآن کا بھی دل ہے اور وہ یس ہے اور یس کا دل فاتحہ ہے اور فاتحہ کا دل بسم اللہ الرحمان الرحیم ہے اور بسم اللہ کا دل ب ہے اور با کا دل وہ نقطہ ہے جو ب کے نیچے ہے اور میں ہی ہوں سب سے بڑا نقطہ (نقطہ الکبری)۔

دل حقیقت کو کہتے ہیں مولاؑ فرما رہے ہیں میں قرآن کا دل ہوں یعنی قرآن کی حقیقت کو علیؑ کہتے ہیں۔

12۔ در حدیث است هر که بشنود فضیلتی از فضیلت های امیرالمؤمنین صلوات الله علیه را و از روی اخلاص قبول کند ثواب دوازده هزار ختم قرآن را دارد[2]

ترجمہ: حدیث میں آیا ہے اگر کوئی مولا علیؑ کی ایک فضیلت سنے اور اُسے خلوصِ دل کے ساتھ قبول کرے تو اُسکا ثواب اتنا ہے جیسے دو ہزار ختمِ قرآن کا ثواب۔

---

(1) طوالع الأنوار: 130 السطر 15 من الأسفل

(2) مقتل خطی مبکی العیون (نجفی) صفحہ 419

13۔ قَالَ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ:کل ما کان فی القرآن منہ و ھو و بہ و لہ فھو امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیہ[1]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قرآن میں جہاں بھی یہ ضمیریں استعمال ہوئی ہیں منہ وھو و بہ و لہ وہاں سے مراد امیر المومنین ہیں۔

14۔ قال مولانا امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیہ:انا معنی کل ھو فی کتاب اللہ تعالی[2]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں جہاں بھی ھو آیا ہے وہاں سے مراد میں علیؑ ہوں۔

15۔ وقد روينا عن ادريس عن الحسن بن علي الخشاب عن محمد بن سنان عن المفضل عن جابر قال، قال مولانا الباقر منه السلام: ما من سورة في القرآن إلا العلي صلوات الله عليه فيها ذكر.

فقال له رجل: فأين ذكره في: قل هو الله أحد؟

قال مولانا الباقر صلوات الله عليه للرجل: جئت بالكارة إن سورة قل هو الله أحد كلها ذكر أمير المؤمنين صلوات الله عليه وانه أحد صمد[1]

---

(1) کتاب منهج العلم والبیان ونزهة السمع والعیان صفحہ 425

(2) کتاب منهج العلم والبیان ونزهة السمع والعیان صفحہ 168

ترجمہ: محمد بن سنان نے مفضل سے اور مفضل نے جابر سے روایت کی ہے کہ مولا محمد باقرؑ نے فرمایا: قرآن کا کوئی ایسی سورۃ نہیں ہے جس میں امیر المومنینؑ کا ذکر نہ ہو۔

ایک بندے نے مولاؑ سے کہا: سورہ قل ھو اللہ احد میں مولاؑ کا ذکر کہاں ہے ؟؟؟؟

مولاؑ نے جواب دیا: پوری سورہ قل ھو اللہ احد میں علیؑ کا ہی تو ذکر ہے علیؑ ہی احد ہیں علیؑ ہی صمد ہیں۔

16۔عن مفضل بن عمر قال قال مولای الصادق صلوات الله علیه: کل ما کان فی القرآن فیه (الله) فالمعنی فیه امیرالمؤمنین صلوات الله علیه[2]

ترجمہ: مفضل سے روایت ہے کہ مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: قرآن میں جہاں بھی لفظِ اللہ آیا ہے وہاں سے مراد امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

17۔ قال الإمام الهادي : ليس ربي في القرآن الا و هوذات علی[4,3]

ترجمہ: امام ہادیؑ نے فرمایا: قرآن میں علیؑ کی ذات کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے۔

---

(1) کتاب الجوهر صفحه 224

(2) کتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان، ابو عبدالله محمد بن محمد بن الحسن بغدادی،صفحه 425

(3) مناقب الحق،صفحه 42

(4) کتاب الواحده(محمد بن حسن بن جمهور)صفحه 31

18۔قال الإمام الصادق : ما كان رب في القرآن الا و هو علي و ما كان وصف لله تعالى في القرآن الا وهو العلي[1]

ترجمہ: مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: قرآن میں علیؑ کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے قرآن میں اللہ کا وصف نہیں بیان ہوا مگر وہ وصف علیؑ کیلئے بیان ہوا۔

19۔ باسناده إلى الفضل بن شاذان، عن داود بن كثير، قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أنتم الصلاة في كتاب الله عز وجل وأنتم الزكاة، [وأنتم الصيام]، وأنتم الحج ؟

فقال: يا داود نحن الصلاة في كتاب الله عز وجل، ونحن الزكاة، ونحن الصيام، ونحن الحج، (ونحن الشهر الحرام)، ونحن البلد الحرام، ونحن كعبة الله ونحن قبلة الله، ونحن وجه الله، قال الله تعالى: (فأينما تولوا فثم وجه الله)432

---

[1] مناقب الحق صفحہ 42

(2) تفسیر كنز الدقائق و بحر الغرائب،جلد 1 صفحہ 4

(3) بحار الانوار جلد 24 صفحہ 30

(4) البرهان فی تفسیر القرآن جلد 1 صفحہ 52

ترجمہ: اسناد کے ساتھ فضل بن شاذان سے مروی ہے کہ داؤد بن کثیر نے مولا صادقؑ سے پوچھا کہ (مولاؑ) کیا آپؑ اللہ کی کتاب میں صلاۃ ہیں؟ اور کیا آپؑ زکوۃ ہیں اور کیا آپؑ صیام (روزے) ہیں اور کیا آپؑ حج ہیں اللہ کی کتاب میں؟؟

مولا صادقؑ نے فرمایا اے داؤد ہم اللہ کی کتاب میں صلاۃ ہیں، اور ہم ہی زکوۃ ہیں اور ہم ہی صیام (روزے) ہیں اور ہمؑ ہی حج ہیں اور ہم ہی شہر حرام ہیں اور ہم ہی اللہ کا کعبہ ہیں اور ہمؑ ہی اللہ کا قبلہ ہیں اور ہم وجہ اللہ ہیں جسکے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ تم جدھر بھی رخ کروگے وجہ اللہ کو پائوگے۔

جب مولاؑ نے فرمادیا کہ قرآن میں نماز، روزہ، حج، زکوۃ، کعبہ، قبلہ سے مراد ہمؑ ہیں تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ جہاں بھی قرآن میں نماز، روزہ، حج، زکوۃ، کعبہ، قبلہ کا ذکر آیا وہاں سے مراد محمد و آل محمدؑ ہیں۔

20۔ قال امیر المؤمنین: أنا أنزلت الکتاب المسطور فی رق المنشور وأنا صاحب البیت المعمور و عندی علم الساعة لا یعلمها الا أنا وأعلم ما فی الارحام[1]

ترجمہ: میں وہ ہوں جس نے کتابِ مسطور کو رقِ منشور پر نازل کیا اور میں ہی بیت المعمور کا مالک ہوں اور میرے پاس ہی الساعتہ (ظہورِ امام زمانہ عج) کا علم ہے جسکو سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا۔

21۔قال امیر المومنین: انا منزل الکتب[2]

ترجمہ: کتابوں کو نازل کرنے والا میں علیؑ ہوں۔

---

(1) کتاب الطاعة متی تقدم الساعة صفحہ 361

2 کتاب الواحدہ(محمد بن حسن بن جمهور)

معبود المعبودین

یہ باب شروع کرنے سے پہلے یہ بتانا بہتر سمجھوں گا کہ اسمؑ کو معنیؑ کی عبادت کی ضرورت بلکل نہیں تھی کیونکہ معنیؑ نے اسمؑ کو اپنی معرفت کروانے کیلیئے زمین پر بھیجا نہ کہ عبادت کرنے کیلیئے زمین پر بھیجا جب بھی اسمؑ نے عبادت کی تو وہاں اُسؑ نے مخلوق کو عبادت کا ڈھنگ سکھانے کیلیئے عبادت کی کے ہمارےؑ ہی سامنے کیسے جھکنا ہے ہمؑ خود تمہیں جھک کر بتاتے ہیں۔

دعا کے جملے ہیں:

أَسْأَلُکَ بِمَا نَطَقَ فِیهِمْ مِنْ مَشِیَّتِکَ فَجَعَلْتَهُمْ مَعَادِنَ لِکَلِمَاتِکَ وَ أَرْکَانا لِتَوْحِیدِکَ وَ آیَاتِکَ وَ مَقَامَاتِکَ الَّتِی لا تَعْطِیلَ لَهَا فِی کُلِّ مَکَانٍ یَعْرِفُکَ بِهَا مَنْ عَرَفَکَ لا فَرْقَ بَیْنَکَ وَ بَیْنَهَا إِلا أَنَّهُمْ عِبَادُکَ وَ خَلْقُکَ فَتْقُهَا وَ رَتْقُهَا بِیَدِکَ بَدْؤُهَا مِنْکَ وَ عَوْدُهَا إِلَیْکَ[1]

ترجمہ: سوال کرتا ہوں بواسطہ تیری اُس مشیعت کے جو انؑ کے حق میں گویا ہے پس تُو (معنی) نے بنایا انؑ (اسم اللہ) کو اپنی کلمات کی کانیں اوپنی توحید آیات اور مقامات کے ارکان کہ جو کسی جگہ بھی اپنے فرض کے ادا کرنے سے باز نہیں رہتے کہ جو تجھے پہچانتا ہے انؑ کے ذریعے پہچانتا ہے اور انؑ میں اور

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 272

تجھ (معنی) میں کوئی فرق نہیں مگر یہ کہ وہؑ (اسم) تیرے بندے اور مخلوق ہیں کہ ان کی حرکت اور سکون تیرے حکم سے ہے ان کی ابتدا تجھ سے ہے ان کی انتہا تجھ تک ہے۔

مخلوق پر ہم خالقِ مطلق والے باب میں گفتگو کر آئے ہیں یہاں ہم عبدِ کامل پر بات کریں گیں کہ جب لفظِ عبد محمد و آل محمدؑ کیلئے استعمال ہو گا تو اسکے معنی کیا ہونگے کیونکہ یہ معبود ہو کر عبد ہیں۔

پہلے باب جو ہم نے معبود کا بنایا تھا اُس میں ہم ثابت کر آئے تھے کہ محمد و آل محمدؑ مخلوق کیلئے معبود ہیں تمام مخلوقات نے فقط اور فقط محمد و آل محمدؑ ہی کی عبادت کرنی ہے۔

قال الصادق (ع): العبودية جوهر كنهها الربوبية[1،2]

ترجمہ: مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: عبودیت کا جب جوہر نکلتا ہے تو وہ ربوبیت ہو جاتا ہے۔

یعنی جو عبد کامل ہو گا وہ مقامِ ربوبیت کا حامل ہو گا چونکہ عبدِ کامل فقط اور فقط محمد و آل محمدؑ ہیں تبھی امیر المومنینؑ کے خطبہ افتخاریہ کے جملے ہیں:

---

(1) جامع الشتات، الخواجوئی، صفحہ 132

(2) مصباح الشریعہ، المنسوب الامام الصادق، صفحہ 7

انا العابد و المعبود[1]

میں العابد ہوں میں المعبود ہوں۔

مولا جعفر صادقؑ عبد کامل کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

و روی الشیخ فی المصباح قال الصادق علیہ السلام:حروف العبد ثلاثۃ، العین و الباء و الدّال، فالعین علمه بالله تعالى، و الباء بونه عمّا سواء، و الدّال دنوّه من الله تعالى بلا كيف و لا حجاب[2،3]

ترجمہ: مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: لفظ عبد کے تین حروف ہیں: عین، باء، دال۔

عبد میں عین (ع) سے مراد یہ ہے کہ عبد کو اللہ کے بارے میں علم ہونا چاہیئے، البا (ب) سے مراد یہ ہے کہ عبد کو اللہ کے غیر سے علیحدہ ہونا چاہیئے، دال (د) سے مراد یہ ہے کہ عبد اور اللہ کے درمیان اتنا قرب ہے کہ عبد اور اللہ کے درمیان کوئی کیفیت اور حجاب نہیں۔

عبدیت کی اس تعریف پر کوئی نبی کوئی ملک کوئی مقرب فرشتہ نہیں اترتا تو ثابت ہوتا ہے کہ جو عبدیت محمد و آل محمدؐ کیلئے ہے وہ ایسے ہی ہے کہ جیسے ان میں اور اللہ میں کوئی فرق و حجاب نہیں ہے۔، یہ اُس مقام

---

(1) (مشارق الانوار الیقین،صفحہ 339،عربی)

(2) تفسیر نور الثقلین جلد 1 صفحہ 43

(3) مصباح الشیعہ،المنسوب الامام الصادق صفحہ 8

قرب پر ہیں جہاں قربتاً کی نیعت نہیں کرنا پڑھتی لہذا جب بھی لفظِ عبد محمد و آل محمدؐ کیلیۓ استعمال ہو گا تو وہاں سے مراد مولاؑ کی تعریف کے مطابق عبد کا معنی لیا جائۓ گا نا کہ لوگوں کی تعریف کے مطابق۔

تبھی جب محمدؐ معراج پر جانے لگے تو اللہ (معنی) نے قرآن میں فرمایا:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا[1]

ترجمہ: سبحان ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصا تک۔

یعنی جب محمدؐ معراج پر گئے تو محمد اور اُسکے درمیان جس سے محمد ملنے گئے تھے کوئی حجاب نہیں تھا۔

سرکارِ امام محمد حسن عسکریؑ اپنی عبادت کے دوان فرمارہے ہیں: جئت بك إليك[2]

ترجمہ: یااللہ میں تیرے سامنے تجھے ہی لے آیا۔

محمد و آل محمدؐ کی حقیقیت ایک ہی ہے تو یہ ایک دوسرے کے ہی عبد ہیں اور ایک دوسرے ہی کی عبادت کرتے ہیں کیونکہ اسم بھی یہ خود ہیں معانی بھی خود ہیں معنی المعانی بھی خود ہی ہیں۔

تبھی امیر المومنینؑ کے خطبہ افتخاریہ کے جملے ہیں:

---

(1) سورہ الاسراء آیت نمبر 1

(2) مشارق الانوار الیقین صفحہ 305،44،عربی

انا العابد و المعبود[1]

میں العابد ہوں میں المعبود ہوں۔

یعنی علیؑ خود کے عابد ہیں خود ہی کے معبود ہیں!

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:أنا محمد ومحمد أنا[2،3،4]

ترجمہ: میںؑ محمدؐ ہوں محمدؐ میںؑ ہوں۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: أنا من محمد ومحمد مني[5،6]

ترجمہ: میںؑ محمدؐ سے ہوں محمدؐ مجھؑ سے ہیں۔

اپنی اس بات کو ثابت کرنے کیلئے مزید ایک حدیث پیش کرتے ہیں:

---

(1) مشارق الانوار الیقین،صفحہ 339،عربی

(2) النصر علی امیر المومنین،السید علی عاشور صفحہ 125

(3) الزام الناصب فی اثبات الحجت الغائب جلد 1 صفحہ 32

(4) بحار الانوار ،علامہ مجلسی،جلد 26 صفحہ 6

(5) الزام الناصب فی اثبات الحجت الغائب جلد 1 صفحہ 32

(6) بحار الانوار ،علامہ مجلسی،جلد 26 صفحہ 6

عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن الحسين بن سعيد، عن القاسم بن محمد الجوهري، عن علي بن أبي حمزة قال: سأل أبو بصير أبا عبد الله عليه السلام وأنا حاضرفقال: جعلت فداك كم عرج برسول الله صلى الله عليه وآله؟ فقال: مرتين فأوقفه جبرئيل موقفا فقال له: مكانك يا محمد فلقد وقفت موقفا ما وقفه ملك قط ولا نبي، إن ربك يصلي فقال: يا جبرئيل وكيف يصلي؟ قال: يقول: سبوح قدوس أنا رب الملائكة و الروح[1]

ترجمہ: راوی کہتا ہے ابو بصیر نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ رسول اللہ کو کتنی باری معراج ہوئی فرمایا دو بار جبرئیلؑ نے حضرت کو اُن کے مرتبے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا یہ اپکا وہ مقام ہے جہاں نہ کوئی فرشتہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی، اے محمدؐ بے شک آپکا رب نماز پڑھ رہا ہے!

رسولؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا: میرا رب کیسے نماز پڑھتا ہے؟

جبرئیلؑ نے کہا: وہ کہتا ہے کہ میں قابلِ تسبیح و تقدیس ہوں میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں۔

پس جس طرح محمدؐ کا رب خود کی نماز پڑھ رہا ہے ویسے ہی محمد و آل محمدؐ خود کی عبادت کر رہے ہیں۔

يا محمد تحب أن تراهم؟ قلت: نعم يا رب، فقال لي: التفت عن يمين العرش

---

(1) اصول کافی جلد 3 صفحہ 12 کتاب الحجت

فالتفت: فإذا أنا بعلي وفاطمة والحسن والحسين وعلي بن الحسين ومحمد بن علي وجعفر بن محمد وموسى بن جعفر وعلي بن موسى ومحمد بن علي وعلي بن محمد والحسن بن علي والمهدي في ضحضاح من نور قيام يصلون وفي وسطهم المهدي يضئ كأنه كوكب دري[1،2،3]

ترجمہ: شبِ معراج محمد اور محمد کے رب کی باتیں ہو رہی کہ محمدؐ سے محمدؐ کے رب نے کہا کیا تم محمد و آل محمدؐ کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میںؐ نے کہا اے میرے رب ہاں! کیوں نہیں۔

اس وقت اللہ نے مجھؐ سے کہا: عرش کے داہنی جانب دیکھ! میں نے نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں محمدؐ، علیؑ سیدہؑ، حسنؑ، حسینؑ، سجادؑ، محمد باقرؑ، جعفر صادقؑ، موسی کاظمؑ، علی رضاؑ، محمد تقیؑ، علی نقیؑ اور سرکارِ حسنِ عسکریؑ گول دائرے میں کھڑے ہیں اور سرکارِ امام زمانہعج درمیان میں کوکب دری کی طرح موجود ہیں اور باقی تمامؑ امامِ زمانہعج کو سامنے پا کر نماز پڑھ رہے ہیں۔

13 اسم کے اللہ معنی کے اللہ کی نماز پڑھ رہے ہیں۔۔۔۔

---

(1) بحار الانوار، جلد 27، صفحہ 200

(2) غایتہ المرام، السید ھاشم البحرانی، جلد 2 صفحہ 277

(3) الجواھر السنیہ، الحرالعاملی، صفحہ 313

جب محمدؐ و علیؑ ایک ہیں کبھی ایک اسم بن جاتا ہے تو دوسرا معنی ہوتا ہے کبھی دوسرا اسم بن کر کہتا ہے میں محمدؐ سے ہوں، تبھی امیرِ ممکناتؑ نے فرمایا:

مولا علیؑ نے فرمایا: أنا عبد من عبيد محمد[1]

ترجمہ: میں محمدؐ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔

ایک اور مقام پر مولا کائناتؑ فرماتے ہیں: محّمد عبد من عبيدى[2،3]

ترجمہ: محمدؐ مجھ علیؑ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہے۔

عن محمد بن جندب قال سألت مولاى الحسن العسكرى سلام الله عليه لم سمى بيت الله للحرام؟ فقال مولانا عليه السلام لأوليائه

لما كانت فاطمه ابنه اسد و صفيه ام الزبير جائزتين عند بيت الله الحرام جاء) فاطمه بنت اسد المخاض بأميرالمؤمنين عليه السلام فدخلت الى البيت الحرام فوضعت اميرالمؤمنين فجلست عند ولادته و تنحنح قائلا (انا الله لا اله الا انا) فخرجت صفيه مرعويه فزعه مما سمعته و شاهدته فتلقاها السيد محمد صلى الله

---

(1) اصول كافى،شيخ الكلينى،جلد 1 صفحہ 90

(2) كتاب الواحده صفحہ 34

(3) مناقب الحق صفحہ 38

علیه واله فقال لها مالی أراک علی هذه الحاله؟ فقالت یا رسول الله کنت مع فاطمه بنت اسد عند بیت الله الحرام فأتاها المخاض فدخلت الی بیت الله فوضعت غلاما قال حین وضعته (لا اله الا انا) فخرجت مرعویه من کلامه فقال رسول الله صلی الله علیه واله: صدق بما قال یا صفیه و انا عبده و رسوله فلأجل ذالک سمی بیت الله الحرام[1]

ترجمہ: محمد بن جندب سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا مولا حسن عسکریؑ سے کہ بیت الحرام محترم کیوں ہے؟؟

مولا حسن عسکریؑ نے اپنے دوستوں کیلئے فرمایا: کہ جس وقت سیدہ بنت اسدؑ اللہ کے گھر میں آئیں جب امیر المومنینؑ کا ظہور کعبے کے اندر ہوا تو نازل ہوتے ہیں امیر کائناتؑ بیٹھ گئے اور سر اٹھا کر کہا میں اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرے یہ بات بنت اسدؑ نے رسول اللہؐ کو بتائی سیدہؑ یہ بات بتا رہی تھی رسولؐ کو کہ اتنی دیر میں ایک اور عورت داخل ہوئی جسکا نام صفیہ تھا اور اُس عورت نے رسولؐ سے کہا کہ میں نے بھی علیؑ کو یہ کہتے سنا ہے کہ علیؑ نے کہا کہ میں اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرے رسولؐ نے صفیہ سے کہا کہ کیا واقعی تو نے علیؑ کو یہ کہتے سنا؟؟

---

(1) رسائل الحکمہ العلویہ صفحہ 37

صفیہ نے کہا کہ میں اُس وقت بنت اسدؑ کے ساتھ بیت اللہ میں ہی تھی تو میں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا صفیہ یہ کہہ کر چلی گئی۔

اسکے بعد رسول اللہؐ بنت اسدؑ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں:

اے صفیہ میں محمدؐ اُس علیؑ کا ہی بندہ ہوں جسنے گواہی دی تھی اور میں محمدؐ اسی کا رسول ہوں جسکو آپؑ نے کہتے سنا تھا کہ میں اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرے۔

مولا علیؑ اپنے ایک خطبے میں فرماتے ہیں:

انا معبود محّمد و محّمد معبودی[1،2]

ترجمہ: میں علیؑ محمدؐ کا معبود ہوں اور محمدؐ مجھ علیؑ کے معبود ہیں۔

میں علیؑ محمدؐ کی عبادت کرتا ہوں،

اور محمدؐ مجھ علیؑ کی عبادت کرتے ہیں۔

---

(1) کتاب الواحدہ، محمد بن حسن بن جمھور صفحہ 34

(2) مناقب الحق،صفحہ 35

عن مولانا الرضا صلوات الله علیه قال: لا یقبل الرجل ید الرجل فإنه قبلة یده کالصلاة له[1،2]

ترجمہ: مولا رضاؑ نے فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کا ہاتھ نہیں چومے پس جس نے کسی کا ہاتھ چوما اُس نے اُسکی نماز پڑھی۔

بما أن امیرالمؤمنین الامام علی بن ابی طالب و الامام الحسن و الامام الحسین و الامام السجاد و الامام الباقر صلوات الله علیهم قد قبلوّا أبا الفضل العباس صلوات الله علیه فی مناسبات عدة[3]

ترجمہ: امیر المومنینؑ مولا حسنؑ مولا حسینؑ مولا سجادؑ مولا امام محمد باقرؑ نے مختلف مناسبت سے مختلف مواقع پر مولا عباسؑ کے ہاتھوں کو چوما۔

جس کی نماز پانچ اسم اللہ پڑھیں اُسے عباس جلا جلالہ کہتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے باب المعبود میں بتایا تھا کہ عبادت اطاعت کا نام ہے۔

---

(1) مستدرک سفینتہ البحار جلد 8 صفحہ 397

(2) تحف العقول جلد 1 صفحہ 450

(3) کتاب علی اعتاب فاطمة الزهرا صلوات الله علیهاصفحہ 85

اور مولا امیر المومنین مولا علی جلا جلالہ فرمارہے ہیں:

انا الذی اطاعنی اللہ فی الظلمه[1،2]

ترجمہ: میں وہ علیؑ ہوں جسکی اطاعت اللہ رات کی تاریکیوں میں کرتا ہے۔

اس حدیث میں اللہ سے مراد اسم ہے جو کہ معنی علیؑ کی اطاعت کر رہا ہے۔

جسکی عبادت اللہ کرے اُسے علیؑ کہتے ہیں۔

قال امیر المومنین بر رسول اللہؐ: عبدی اطعنی،انا عین اللہ[3]

ترجمہ: مولا علیؑ نے رسول اللہؐ سے فرمایا: اے میرے بندے میری اطاعت کرو کہ میں عین اللہ ہوں۔

رسول اللہؐ کا فرمان ہے: انتظار الفرج أفضل العبادة[4]

ترجمہ: امامِ زمانہؑ کا انتظار افضل ترین عبادت ہے۔

---

(1) کتاب مناقب مرتضوی صفحہ 148

(2) شرح خطبة البیان (بدلیسی)صفحہ 80

(3) مناقب الحق صفحہ 54

(4) میزان الحکمتہ،محمد الریشھری،جلد 1 صفحہ 182

انتظار کرنا عبادت ہے اور انتظارِ امام زمانہؑج کرنے والا عابد ہوا اور پھر جس قائمؑج کا انتظار ہو رہا ہے وہ معبود ہو گا۔

قرآن کی بیشتر آیات میں موجود ہے کہ اللہ خود بھی امامِ زمانہؑج کا منتظِر ہے۔ اور وہ اللہ جو انتظار کر رہا ہے وہ اسم ہے جو اپنے ہی معنی کا انتظار کر رہا ہے۔

سورہ یونس آیت 102 میں ارشاد ہوا:

قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ

ترجمہ: کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو میں اللہ بھی انتظار کر رہا ہوں۔

اللہ سمیت اللہ کی مخلوق جسکی عبادت میں مصروف ہے اُس بادشاہ کو امامِ زمانہؑج کہتے ہیں۔

قال النّبي إنَّ عليّاً هو الذي بعثني بالحقّ نبيّاً و اصطفاني بالرسالة نجيّاً و كان التقيّاً النقيّاً[1]

رسول اللہؐ نے فرمایا: بے شک علیؑ وہ ہیں جنہوں نے مجھے حق کے ساتھ نبوت پر مبعوث کیا اور مجھے چن لیا رسالت کیلئے اور علیؑ تقی اور نقی ہیں۔

قال رسول اللهؐ: لما اسری بی الی السماء رایت علیاً یکلمنی و هو یقول یا محمد انت عبدی و انا ربّک فلی فاخضع و ایای فاعبدانی انا علی الاعلی و انت النبی و المولی سلّم الی زوجتی فاطمه باحسن السلَم و انا لست بظلَم[2]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: شبِ معراج جب میں آسمان کی طرف گیا تو میںؐ نے علیؑ کو دیکھا علیؑ نے مجھ سے کلام کیا علیؑ مجھ سے کہہ رہے تھے کہ اے محمدؐ تو میراؐ بندہ ہے اور میںؑ تیراؐ رب ہوں اور میرے لئے خضوع کرو اور صرف میریؑ ہی عبادت کرو میںؑ علی الاعلی ہوں اور اے محمدؐ تو میرا نبی اور مولا ہے اور میں زوجیت کرتا ہوں سیدہؑ کی سلام کے ساتھ جو بہترین سلام ہے اور میں ظالموں میں سے نہیں ہوں۔

---

(1) مناقب الحق صفحہ 59

(2) مناقب الحق صفحہ59

مسجود المسجودین

ہم مسجود والے باب میں ثابت کر آئے ہیں کہ تمام مخلوق کا مطلقاً سجدہ فقط اور فقط محمد و آل محمدؐ کیلئے ہے۔

اور محمد و آل محمدؐ جو اسم اللہِ وجودی ہیں اُنکا سجدہ خود ہی کے معنی کو ہے۔

امیر المومنینؑ نے سجدے کی تفسیر میں فرمایا: أمير المؤمنين (عليه السلام) انه قال: السجود الجسماني هو وضع عتائق الوجوه على التراب واستقبال الأرض بالراحتين والكفين وأطراف القدمين مع خشوع القلب وإخلاص النية والسجود النفساني فراغ القلب من الفانيات والإقبال بكنه الهمة على الباقيات وخلع الكبر والحمية وقطع العلائق الدنيوية والتحلي بالخلائق النبوية[1]

ترجمہ: مولاؑ فرماتے ہیں ک جسمانی سجدہ یہ ہوتا ہے کہ چہرہ کی پیشانی کو زمین پر رکھا جائے اور ہاتھ کو دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے کناروں کو زمین کی طرف متوجہ کیا جائے جبکہ یہ قلبی خشوع و خصوع اور خلوص نیت کے ساتھ ہو، نفسانی سجدہ یہ ہوتا ہے کہ دل کو فانی چیزوں سے خالی کیا جائے، باقی چیزوں کی طرف پوری کوشش کے ساتھ توجہ کیا جائے، تکبر اور تعصب کو اس سے جدا کیا جائے، دنیاوی تعلقات سے رابطہ منقطع کرلیا جائے اور اخلاقِ نبوی کے ساتھ خود کو سنوارا جائے۔

---

(1) موسوعہ أحاديث أهل البيت (ع)،الشيخ هادي النجفي ،جلد5،صفحہ 49

مولاؑ اپنے اس فرمان میں سجدے کی تفسیر کر رہے ہیں جہاں تک جسمانی سجدے کی بات ہے تو علیؑ کا چہرہ اللہ کا چہرہ ہے علیؑ کے ہاتھ اللہ کے ہاتھ ہیں علیؑ کا جسم اللہ کا جسم ہے:

جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا

يا على انك لبأس الله الذي ينتقم به[1]

ترجمہ: یا علیؑ آپ اللہ (معنی) کا وہ لباس ہیں جس کے ذریعے وہ انتقام لے گا۔

اب جب علیؑ کے سجدے کی بات ہو رہی ہے تو اللہ کا چہرہ سجدے میں ہے اللہ کے ہاتھ سجدے میں ہیں اللہ کا پورا جسم سجدے میں ہے۔

جہاں تک نفسانی سجدے کی بات ہے تو علیؑ نفسِ محمدؐ بھی ہیں نفس اللہ بھی ہیں اور خود بقا بھی ہیں:

سَجَدَ وَجْهِی الذَّلیلُ لِوَجْهِکَ الْعَزیزِ الْجَلیلِ سَجَدَ وَجْهِی البالی الْفانی لِوَجْهِکَ الدّآئِمِ الْباقی سَجَدَ وَجْهِی الْفَقیرُ لِوَجْهِکَ الْغَنِیِّ الْکَبیرِ [2]

---

(1) تفسیر فرات صفحہ 455،عربی

(2) مفاتیح الجنان صفحہ 219،اردو

ترجمہ: سجدہ کیا میرے کمتر چہرے نے تیرے عزیز و جلیل چہرے کو، سجدہ کیا میرے فانی چہرے نے تیرے باقی رہنے والے چہرے کو سجدہ کیا میرے محتاج چہرے نے تیرے غنی چہرے کو۔

مولاؑ نے تفسیر سجدہ میں فنا ہونے والی چیزوں سے دور رہنے کا کہا ہے اور باقی رہنے والی کی طرف پوری کوشش کے ساتھ توجہ کا کہا ہے، جبکہ محمدؐ و آل محمدؑ ہیں ہی خود بقا تو محمدؐ و آل محمدؑ کا سجدہ خود محمدؐ و آل محمدؑ کو ہی ہو گا ہر صورت میں یعنی اسم سجدہ کرے گا اپنے ہی معنی کو۔

علیؑ نے جو خود کو سجدہ کیا تو یہاں علیؑ کی فضیلت کم نہیں ہوئی بلکہ علیؑ کی کریمی ہے کہ اُس نے خود کو سجدہ کر کے خود کی عبادت کر کے ہمیں خود کے آداب بتائے کہ مجھےؑ کیسے ماننا ہے۔

عن ابن عباس سلام اللہ علیہ: انہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ صلاۃ الغداء و استزلی محرابہ الناس حولہ منھم المقداد و حذیفہ و ابوذر و سلمان الفارسی و اذ اتم جلس علی المنبر و خاطب الناس بخطبہ لم یخطبھا و عند ذلک دخل امیرالمومنین فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نزل من المنبر و سجد بالامیرالمومنین و قال سبحانک یا حیدر [1]

---

(1) کتاب مناقب الحق صفحہ 51

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا ہم نے صبح کی نماز رسول اللہؐ کے ساتھ پڑھی اور محرابِ عبادت میں ہی ہم رسول اللہ کے ارد گرد بیٹھ گئے ہم جو رسول اللہؐ کے ارد گرد بیٹھے تھے ہم میں مقدادؓ حذیفہؓ ابوزرؓ اور سلمانؓ بھی تھے پھر رسول اللہؐ ممبر پر تشریف فرماں ہوئے ہم سمجھے کہ رسول لوگوں سے خطاب کریں گیں لیکن آپ لوگوں سے خطاب نہیں کر رہے تھے کہ اتنے میں امیر المومنین علیؑ داخل ہوئے تو پس رسول اللہؐ ممبر سے نیچے اترے اور علیؑ کو سجدہ کیا اور سجدے میں کہا یا حیدرؑ آپ سبحان ہیں۔

امام صادق سلام الله علیه:وقتی فرزندان ابوطالب سلام الله علیه یتیم شدند ، پیغمبر اکرم صلی الله علیه وآله آنان را به خانه خود آورد و علی سلام الله علیه را به اتاق خود بردند.یک دفعه ایتام و برادران نگاه کردند ، پیغمبر صلی الله علیه وآله مولا را در وسط اتاق گذاشته و به او سجده می کند[1]

ترجمہ: مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب ابوطالبؑ کے فرزندان یتیم ہو گئے تو رسول اللہؐ سرکارِ ابو طالبؑ کی فرزندوں کو اپنے گھر لے آئے اور مولا علیؑ کو اپنے کمرے میں رکھا جبکہ باقیوں کو دوسرے کمرے میں رکھا اور ایک دن تمام بھائیوں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کو کمرے کے درمیان پا کر مولا علیؑ کو سجدہ کیا۔

---

(1) کتاب منهج العلم و البیان و نزهة السمع و العیان صفحہ 682

قال النبی سلام اللہ علیہ: الناس کالحمار الذین لا یعرفون ربّی ان ربّی انزل فیہ ان الانسان لربہ لکنود الانسان ذاکا غاصب حقہ و ربہ علی امیرالمومنین سلام اللہ علیہ ھو ربی الذی عبدتہ و سجدتہ[1]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: لوگ گدھوں کی طرح ہیں جو اپنے رب کی معرفت نہیں رکھتے اور بے شک رب نے قرآن میں یہ آیت نازل کی ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے اور وہ الانسان مولا علیؑ کا حق غصب کیا اور علیؑ الانسان کے رب تھے اور علیؑ میرے بھی رب ہیں اور میں علیؑ کی عبادت کرتا ہوں اور علیؑ کو سجدہ کرتا ہوں۔

(1) کتاب الواحدہ(محمد بن حسن بن جمھور)

ربِ مطلق

مولاؑ کا ایک فرمان بیشتر کتب میں موجود ہے کہ "ہم پر ایک رب رکھو اسکے بعد جو چاہو ہمارے فضائل میں کہو۔"

چونکہ مخلوق کی معرفت اسم اللہِ وجودی سے آگے ممکن ہی نہیں ہے ہم معنی کی معرفت حاصل کر ہی نہیں سکتے تو جو محمد و آل محمدؐ کی عبدیتِ کاملہ کا مقام ہے جسکی انتہا ربوبیت ہو جاتی ہے تو لباسِ امامت میں محمد و آل محمدؐ مخلوق کے رب ہیں اور انہوں نے اپنے اسم کے مقام پر کہا ہے کہ ہم پر ایک رب رکھو یعنی ہم پر جو رب ہو گا وہ معنی ہے، جبکہ محمد و آل محمدؐ اپنے مقامِ معانی پر مطلقاً رب ہیں۔

مقامِ اسم اللہ وجودی پر محمد و آل محمدؐ تمام مخلوقات کے رب ہیں اور مقامِ معنی پر یہ خود کے اسم "اللہ" کے بھی رب ہو جائیں گیں "محمد" کے بھی اور "علی" کے بھی رب ہو جائیں گیں چند احادیث آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں:

1۔قال امیر المومنینؑ : انا مقیم القبلة و رب الکعبة و مبدی الشریعة[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں قبلے کو مقیم کرنے والا ہوں میںؑ ربِ کعبہ ہوں اور میں شریعت کی ابتداء کرنے والا ہوں۔

2۔ قال الامام المھدی واشار علی بالکعبہ فصاح ایھا الناس انا رب ھذا البیت انا الازل و الابد انا الاحد[32]

ترجمہ: امام زمانہعج نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے کعبے کی طرف اشارہ کر کے بلند آواز میں فرمایااے لوگوں میں اِس کعبے کا رب ہوں میں ازل ہوں میں ابد ہوں اور میں ہی احد ہوں۔

3۔ قال امیر المومنینؑ: انا رب السماوات والارض[4]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں زمین و آسمان کا رب ہوں۔

---

(1) کتاب المشیخة صفحہ 162

(2) کتاب الواحدہ ،محمد بن حسن بن جمھور

(3) کتاب مناقب الحق صفحہ 34

(4) مناقب الحق صفحہ 41

4۔ قال امیر المومنینؑ: یا حذیفه انا ربکم الذی خلقکم ، ثم رزقکم ، ثم یمیتکم ، ثم یحییکم ، انا الله الرازقین ، انا احسن الخالقین[1،2]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے حذیفہؓ میں تمہارا وہ رب ہوں جس نے تمہیں خلق کیا، جو تمہیں رزق دیتا ہے، جو تمہیں موت دے گا اور پھر موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا، میں وہ اللہ ہوں جو بہتر رزق دینے والا ہے، میں وہ اللہ ہوں جو بہتر خلق کرنے والا ہے۔

5۔ قَالَ رَسُولَ الله صلی الله علیه وآله: یا سلمان کأنی أری فی آخرالزمان الرب تعالی ینزل علی ظهر الکوفه و عن یمینه سبعمأه الف ملک و عن یساره سبعمأه الف ملک و من بین یدیه و من خلفه کذلک و هم یدعون الخلایق الاقرار به و یراه الخلایق کلهم و یحشر فی طلعه واحده من جمیع الامصار ماه الف ملک و سبعین الف ملک فیقرون لهم بالربوبیه ثم تبطل جمیع الادیان و یقف ما بینهم الف عام[3]

---

(1) مناقب الحق صفحہ 40

(2) کتاب الواحده ،محمد بن حسن بن جمهور

(3) مجمع الاخبار صفحہ 49

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: اے سلمان میں دیکھ رہا ہوں کہ آخری زمانے میں ربِ متعال پشتِ کوفہ پر ظاہر ہو گا اُسکی دائیں اور بائیں جانب ستر ہزار ملائکہ ہونگے اور اُسکےؑ سامنے اور پشت پر بھی ستر ہزار ملائکہ ہونگے اور وہ ربِ متعالؑج تمام مخلوق کو اپنی ربوبیت کے اقرار کی طرف دعوت دے گا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک لمحے میں ستر ہزار ملائکہ آئیں گیں اور اُنکی ربوبیت کا اقرار کریں گیں پھر ربِ متعال تمام ادیان کو باطل کر دے گا اور وہؑ اُنکے درمیان ایک ہزار سال تک قیام کرے گا۔

6۔ قال امیر المومنین:لي الأسماء الحسني والمثل الأعلى ، والربوبية الكبرى والألوهية العظمى[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میرے لئے ہی ہیں تمام اسماء الحسنی مثل اعلی، ربوبیتِ کبری (ربِ مطلق) اور الوہیت عظمی۔

---

(1) کتاب منهج العلم و البيان و نزهة السمع و العيان صفحہ 682

7۔ قال الإمام الصادق : ما کان رب في القرآن الا و هو علی و ما کان وصف لله تعالی في القرآن الا وهو العلی[1، 2]

ترجمہ: مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: قرآن میں علیؑ کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے قرآن میں اللہ کا وصف نہیں بیان ہوا مگر وہ وصف علیؑ کیلئے بیان ہوا۔

8۔ قال الإمام الهادي : لیس ربي في القرآن الا و هوذات علي[3، 4]

ترجمہ: امام ہادیؑ نے فرمایا: قرآن میں علیؑ کی ذات کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے۔

---

(1) مناقب الحق،صفحہ 42

(2) کتاب الواحده(محمد بن حسن بن جمهور)صفحہ 33

(3) مناقب الحق،صفحہ 42

(4) کتاب الواحده(محمد بن حسن بن جمهور)صفحہ 31

9۔ قال الامام الصادق: لما ظاهر المهدی علی الکعبه فنادی ایها الناس اعرفوا الحق بصدق مطلق ، انا محمد و محمد انا ، انا علی و علی انا ، انا الفاطمه و الفاطمه انا ، انا الحسن و الحسن انا ، انا الحسین و الحسین انا ، انا المروه و الصفا، انا بن رسول الحق ، انا بن نور ، انا بن محمدالمصطفی ، انا بن رب الباقی ، انا بن علی المرتضی ، انا بن الذی بیده القضاء ، انا بن ذات اللہ الاعلی[1]

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: کہ جب امام زمانہؑ کعبے پر ظہور فرمائیں گیں تو وہؑ ندا دیں گیں کہ اے لوگوں! حق کو صدقِ مطلق کے ساتھ پہچانو کہ میںؑ محمد ہوں اور محمدؐ میںؑ ہوں، میںؑ علیؑ ہوں اور علیؑ میں ہوں، میں سیدہؑ ہوں اور سیدہؑ میں ہوں، میں حسنؑ ہوں اور حسنؑ میں ہوں، میں حسینؑ ہوں اور حسینؑ میں ہوں، میںؑ صفا اور مروہ ہوں، میں رسول الحق کا بیٹا ہوں، میں نور کا بیٹا ہوں، میں محمد مصطفیؐ کا بیٹا ہوں، میں باقی رہنے والے رب کا بیٹا ہوں، میں علیؑ کا بیٹا ہوں، میں اُسکا بیٹا ہوں جسکے ہاتھوں میں قضا ہے، میں اللہ کی سب سے بڑی ذات کا بیٹا ہوں۔

---

(1) کتاب مناقب الحق صفحہ 34

10۔ سئل النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کیف رأیت ربک لیله المعراج ؟

فقال ما رأیته هناک الا کما رأیته هنا و أومأ الی امیرالمؤمنین صلوات الله علیه وهو صورة واحدة لرب قادر[1]

ترجمہ: رسول اللہؐ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ نے معراج کی رات اپنے رب کو کیسا دیکھا؟

رسول اللہؐ نے علیؑ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: میں نے اپنے رب کو وہاں نہیں دیکھا مگر دیکھا جیسا کہ اُسکوؑ یہاں دیکھا اور یہیؑ میرے ربِ قادر کی واحد صورت ہے۔

11۔ قال امیر المومنین: انا ربکم، رب العزة والجبروت،انا ربکم،رب الملک والملکوت،انا ربکم القائم الدائمه،انا ربکم رب الصوم والصائم[2،3]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میںؑ تمہارا رب ہوں، میںؑ عزت اور جبروت کا رب ہوں، میںؑ تمہارا رب ہوں، اور میںؑ ملک اور ملکوت کا رب ہوں، میںؑ تمہارا وہ رب ہوں جو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے، میں تمہارا رب ہوں اور میںؑ روزے کا بھی رب ہوں اور روزہ رکھنے والوں کا بھی رب ہوں۔

---

(1) مسائل بیروت للطبرانی صفحہ 205

(2) کتاب الواحده

(3) مناقب الحق صفحہ 42

12ـ قال رسول الله صلی الله علیه وآله لاصحابه این مؤدبکم بآداب الله و رسوله أن لا یقوم العبد الا لمولاه و الولد الا لوالده و المتعلم الا لمعلمه و التلمیذ الا للحکیم و الصغیر الا للکبیر و الله امرنا نحن معاشرالانبیا أن لا نقوم الا للرب قال و أقبل امیرالمؤمنین صلوات الله علیه بعد وقت فلما رآه سیدنا رسول الله صلی الله علیه وآله قام له و قبل بین عینیه فقال له ابودجانه یا رسول الله انت الساعه تقول لنا ان الله امرنا ان لا نقوم الا للرب و انت ربیت علیا صلوات الله علیه و انت اعلم من علی صلوات الله علیه و علی صلوات الله علیه منک علم و قد رأیناک قمت لعلی صلوات الله علیه و انت أكبرته ؟

فقال: انا قمت للنور الذی بین عینیه[1]

ترجمہ: رسول اللہؐ ایک روز اصحاب سے فرمارہے تھے کہ میں تمہیں بتاتا ہوں اللہ اور اُسکے رسولؐ کے آداب۔ عبد سوائے اپنے مولا کے علاوہ کسی کیلئے کھڑا نہیں ہو سکتا، شاگرد سوائے استاد کے علاوہ کسی کیلئے کھڑا نہیں ہو سکتا چھوٹا اپنے سے بڑے کے علاوہ کسی کے لئے کھڑا نہ ہو اور اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم گروہِ انبیا رب کے علاوہ کسی کیلئے کھڑے نا ہوں۔

---

(1) کتاب منهج العلم والبیان ونزهة السمع والعیان صفحہ 77

رسول اللہؐ کا اتنا کہنا تھا کہ اتنے میں امیر المومنینؑ وہاں آئے تو پس ہم نے دیکھا کہ رسول اللہؐ مولا علیؑ کیلئے کھڑے ہو گئے اور اُنکی پیشانی پر بوسہ دیا۔

ابو دجانہ نے کہا: اے رسول اللہؐ ابھی آپ نے کہا تھا کہ ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ہم سوائے رب کے کسی اور کیلئے کھڑے نہیں ہو سکتے آپؐ نے مولا علیؑ کی تربیت کی ہے اور آپ علیؑ سے زیادہ عالم ہیں اور علیؑ نے آپ سے علم لیا ہے اسکے باوجود آپ علیؑ کیلئے کھڑے ہو گئے حتیٰ کے آپ اُنؑ سے بڑے ہیں؟

رسول اللہؐ نے فرمایا: میں اُس نور کیلئے کھڑا ہوا ہوں جو علیؑ کی پیشانی میں تھا۔

13۔ قال امیر المومنینؑ : انا ربکم و رب محمد و رب فاطمه و رب الحسن و رب الحسین و تسعۂ الحقائق من ولدالحسین الذین هم حقائق الله وعجائب الله وحجاب الله و مرآة الله[1،2]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: میںؑ تمہارا رب ہوں محمدؐ کا رب ہوں سیدہؑ کا رب ہوں، حسنؑ کا رب ہوں، حسینؑ کا رب ہوں اور 9 حقیقتوں کا رب ہوں جو مولا حسینؑ کی اولاد سے ہیں جو اللہ کی حقیقتیں ہیں اور اللہ کے عجائب ہیں اللہ کا پردہ ہیں اللہ کا آئینہ ہیں۔

---

(1) کتاب الواحده

(2) مناقب الحق صفحہ 51

14۔ قال امیر المومنینؑ : انا رب النبی،انا رب الولی، انا رب العلی[1،2]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں ؑنبی کا رب ہوں، میں ؑولی کا رب ہوں میں ؑ العلی کا رب ہوں۔

15۔ عن حذیفه عن المقداد قال ، قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِين سلام اللّه علیه: یا مقداد انا رب النبی و انا رب الولی ، انا رب اللّٰہ العلی ، انا اللّٰہ الخفی ، انا معبود محّمد و محّمد معبودی ، انا الذی سبحنی ملائکه السماء و سیدالشهداء سلام اللّه علیه حین وصاله الی اللّٰہ ، انا خالق النون و القلم ، انا الذی خلق من العدم ، انا سابق النعم ، انا دافع النقم ، انا مرسل الرسل ، انا منزل الکتب ، انا خارق الحجب ، انا الحق المبین ، انا امیرالمومنین ، انا سلک السالکین ، انا مھلک الھالکین ، انا علّام الغیوب ، انا ستّار العیوب ، انا غفار الذنوب ، انا کاشف الکروب ، انا قابض روح المصطفی ، انا الرب فی الجهر و الخفاء ، انا الوفاء و الشفاء ، انا موضع الصفا ، انا موحی الانبیاء انا سرّ الاولیاء ، انا قسیم الموت و الحیاة ، انا اللّٰہ نور السماوات ، انا بعث العبرات ، انا مثمر الثمرات ، انا کلیم مع الکلیم ، انا العلیم مع العلیم ، انا الخلیل مع الخلیل ، انا الجلیل مع

---

[1] کتاب الواحده ،محمد بن حسن بن جمهور

[2] مناقب الحق صفحہ 41

الجلیل ، انا مکلم موسی من شاطی الوادی الایمن ان موسی انی انا اللہ
لا الہ الا انا فاعبدنی ، انا مکلمکم یوم الازل الست بربّکم.[1،2]

ترجمہ: حذیفہ نے مقداد سے روایت کی ہے کہ مولا علیؑ نے فرمایا اے مقداد میںؑ نبی کا رب ہوں، میںؑ ولی کا رب ہوں، میںؑ اُس اللہ کا رب ہوں جو العلی ہے، میں چھپا ہوا اللہ ہوں، میں محمد کا معبود ہوں محمدؐ میرے معبود ہیں، میں ہی وہ ہوں کہ آسمانوں میں ملائکہ میری تسبیح کرتے ہیں اور میں وہ ہوں کہ تسبیح کی سید الشہدأؑ نے میرے ذریعے سے اللہ سے متصل ہو گئے، میں نون و قلم کا خالق ہوں، میں ہی وہ ہوں جس نے عدم کو خلق کیا، میںؑ نعمتیں عطا کرنے والا ہوں، میںؑ بلاؤں سے بچانے والا ہوں، میں رسولوں کو بھیجنے والا ہوں، میں کتابوں کو نازل کرنے والا ہوں، میںؑ اُٹھانے والا ہوں، میں الحقِ مبین ہوں، میں امیر المومنین ہوں، میں سالکین کا سالک ہوں، میں تمام ہلاک کرنے والوں کو ہلاک کرنے والا ہوں، میں تمام غیبوں کو جاننے والا ہوں، میں عیبوں کو چھپانے والا ہوں، میں گناہوں کو بخشنے والا ہوں، میں تمام غموں کو ختم کرنے والا ہوں، میں محمدؐ کی روح کو قبض کرنے والا ہوں، میں چھپا ہوا اور ظاہر رب ہوں، میں الوفا اور الشفا ہوں، میں مقامِ صفا ہوں، میں انبیاء کو وحی کرنے والا ہوں، میں اولیا کا راز ہوں، میں زندگی اور موت کا تقسیم کرنے والا ہوں، میںؑ وہ اللہ ہوں جو آسمانوں کا نور ہے میں عبرتوں کو بھیجنے والا ہوں، میں تمام پھلوں کو پھل دار بنانے والا ہوں، میں کلیم ہوں کلیم کے ساتھ، میں علیم ہوں علیم کے ساتھ، میں خلیل ہوں

---

(1) مناقب الحق صفحہ 35
(2) کتاب الواحدہ(محمد بن حسن بن جمھور)

خلیل کے ساتھ، میں جلیل ہوں جلیل کے ساتھ، میں وادیِ ایمن کے سائل پر موسیٰؑ سے کلام کرنے والا ہوں جس نے موسیٰؑ سے کہا تھا کہ میں اللہ ہوں کوئی الہ نہیں سوائے میرے میری عبادت کرو، میں ہی وہ ہوں جس نے یومِ ازل تم سے کہا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

16۔ قال امیر المومنینؑ:انا ربکم الحق،انا الحق المطلق[1،2]

ترجمہ:امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں ربِ الحق ہوں، میں الحق (اللہ) مطلق ہوں۔

مطلق کہتے ہیں سب سے بڑا جس سے بڑا کوئی نا ہو اُسکے لئے لفظِ مطلق استعمال ہوتا ہے علیؑ ہیں الحقِ مطلق اور قرآن میں الحق کو ہی اللہ کہا گیا ہے یعنی علیؑ تمام اللہ سے بڑا اللہ ہے جس سے بڑا اللہ کوئی نا ہو اُسے علیؑ کہتے ہیں۔

---

(1) کتاب الواحدہ ،محمد بن حسن بن جمہور

(2) مناقب الحق صفحہ 41

الہ الالھہ

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ [1]

ترجمہ: اور اللہ نے کہہ دیا ہے کہ خبر دار دو الہ نہ بناؤ کہ الہ صرف ھو (علیؑ) ہے جو واحد ہے لہذا مجھ ہی سے ڈرو۔

ترجمے سے ہی معلوم ہو گیا کہ ھو ہی الہ ہے اور جو ھو کے علاوہ کوئی الہ مانے گا وہ ایسے ہی ہے جیسے اُس نے دو اللہ مانے کیونکہ ھو اللہ بھی ہے اور اس آیت نے ثابت کر دیا کہ ھو الہ بھی ہے۔

یہاں ثابت ہو گیا ہے کہ الہ ھو ہے مومنین کے یقین کامل میں اضافے کیلئے ہم اس آیت کی تفسیر فرمانِ معصومؑ سے پیش کرتے ہیں:

عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: (ولا تتخذوا الهين اثنين إنما هو اله واحد) يعني بذلك: ولا تتخذوا امامين إنما هو امام واحد[5432]

---

(1) سوره نحل آیت نمبر 51

(2) مستدرك سفينة البحار، الشيخ علي النمازي الشاهرودي،جلد1 صفحہ 171

(3) تفسیر عیاشی جلد 2 صفحہ 261

(4) تفسیر البرهان جلد 4 صفحہ 373

(5) بحار الانوار جلد 23 صفحہ 357

ابو بصیر اس آیت کی تفسیر امام جعفر الصادقؑ سے بیان کر رہے ہیں کہ مولاؑ نے فرمایا" اس آیت میں دو الہ بنانے سے مراد یہ ہے خبر دار دو امام مت بناؤ بس اور بس ھو ہی تمہارا امام واحد ہے "

آیت اور تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی امام ہوتا ہے اور وہی اُس وقت کیلئے الہ مطلق ہوتا ہے۔

دعا کے جملے ہیں:

يا رب الارباب و يا مالک الملوک ويا سيد السادات ويا جبار الجبارة ويا اله الالهه[1]

ترجمہ: اے تمام ربوں کے رب اور اے تمام بادشاہوں کے بادشاہ اور اے تمام سادات کے سید اور اے تمام جابروں کے جابر اور اے الہ کے الہ۔

دعا میں جملے ہیں کہ اے الہ کے الہ یعنی معلوم ہوتا ہے الہ اور بھی ہیں جنکے الہ کو پکارا جارہا ہے اور قرآن کی آیت کہہ رہی ہے دو الہ نا بناؤ تفسیر میں ہے کہ دو امام نا بناؤ تو پس الہ کے الہ کا مطلب ہو گا اماموں کے امام یعنی جو وقت کا امام ہوتا ہے وہ الہِ مطلق ہوتا ہے۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 935،عربی

اس دور میں امامِ زمانہؑ الہِ مطلق ہیں جتنے بھی امام (الہ) ہیں وہ انہیؑ کو الہ مطلق مان کر انہی کی عبادت کرتے ہیں انہی کو معبود مان کر انکے ہی سامنے سجدہ کرتے ہیں۔

يا محمد تحب أن تراهم؟ قلت: نعم يا رب، فقال لي: التفت عن يمين العرش فالتفت: فإذا أنا بعلي وفاطمة والحسن والحسين وعلي بن الحسين ومحمد بن علي وجعفر بن محمد وموسى بن جعفر وعلي بن موسى ومحمد بن علي وعلي بن محمد والحسن بن علي والمهدي في ضحضاح من نور قيام يصلون وفي وسطهم المهدي يضئ كأنه كوكب دري[1،2،3]

ترجمہ: شبِ معراج محمد اور محمد کے رب کی باتیں ہو رہی کہ محمدؐ سے محمدؐ کے رب نے کہا کیا تم محمد و آل محمدؐ کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میںؐ نے کہا اے میرے رب ہاں! کیوں نہیں۔

اس وقت اللہ نے مجھؐ سے کہا: عرش کے داہنی جانب دیکھ! میں نے نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں محمدؐ، علیؑ سیدہؑ، حسنؑ، حسینؑ، سجادؑ، محمد باقرؑ، جعفر صادقؑ، موسی کاظمؑ، علی رضاؑ، محمد تقیؑ، علی نقیؑ اور سرکارِ حسنِ

(1) غایتہ المرام،السید ھاشم البحرانی،جلد 2 صفحہ 277

(2) الجواھر السنیہ،الحرالعاملی،صفحہ 313

(3) بحار الانوار،جلد 27،صفحہ 200

عسکریؑ گول دائرے میں کھڑے ہیں اور سرکارِ امام زمانہعج درمیان میں کوکب دری کی طرح موجود ہیں اور باقی تمامؑ امامِ زمانہعج کو سامنے پا کر نماز پڑھ رہے ہیں۔

اپنے اپنے وقت کے الہ الالھہ جس الہِ مطلق کی عبادت کرتے ہیں اُسے قائم عجل اللہ فرج کہتے ہیں۔

قال : حدثني أبو عبد الله الخصيبي قال : حدثني محمد بن إسماعيل الحسني قال : كنا يوما بحضرة السيد أبي شعيب وهو يذاكرنا فكان ما حفظته منه قوله : إن عليا هو المعنى المعبود ، ممرت الآؤه ، وتقدست أسماؤه ، إله الآلهة ، رب الأرباب ، غاية كل غاية ، نهاية كل نهاية[1]

ترجمہ: میں نے حدیث سنی ابوعبداللہ الخصیبی سے انہوں نے سنا محمد ابن اسماعیل حسنی سے وہ کہتے ہیں: کہ میں ایک دن موجود تھا ابوشعیب کے پاس اُس نے ہمارے لئے ذکر کیا اور میں نے اُن سے یہ فرمان سن کر محفوظ کیا ہے کہ علیؑ معبود کا معنی ہیں، علیؑ کیلئے ہی عزت ہے، علیؑ کے اسماء تمہارے لئے مقدس ہیں، علیؑ الہ الالھہ ہیں، رب الارباب ہیں، ہر مقصد کا مقصد ہیں اور ہر انتہا کی انتہا ہیں۔

---

(1) كتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان صفحہ 169

قال امير المومنينؑ:انا الواحد الأحد الفرد الصمد العلي المتعال الأزل ، معنى المعاني وعلة العلل ، غاية الغايات ورب المثاني ، اله الآله ة مبدي البدايات ومنهي النهايات ، مؤزل الأزل ، مؤبد الأبد ، حي دري حي داري حي قيوم ، العلي الكبير المتعال ، أنا يا سلمان انفردت بهذه الأسماء و اوقعتها على اسمي وانا لا تقع على الأسماء ولا الصفا ولا الحروف ولا النقط ، وانا المنفرد المتجرد المنزه عن سائر النعوت والصفات ولا تحويني جهات وانما ظهرت لخلقي بذاتي تانيسا للعباد حتى يؤمن من آمن وتثبت الحجة على القوم الكافرين[1]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: میں واحد الاحد ہوں تنہا بے نیاز (صمد) ہوں تمام بلندیوں کی بلندیِ ازل ہوں، میں تمام معنیٰ کا معانی ہوں، تمام علتوں کی علت ہوں، تمام مطلبوں کا مطلب ہوں، میںؑ مثانی کا رب ہوں، الہ الالھہ ہوں تمام ابتداؤں کی ابتداء ہوں، تمام انتہاؤں کی انتہا ہوں، ازل کی ازل ہوں، تمام ہمیشگیوں کی ہمیشگی ہوں، العلی الکبیر متعال ہوں، اے سلمان میں انفرادیت (تنہائی) رکھتا ہوں ان اسماء کے ذریعے سے اور واقع ہوتے ہیں یہ تمام اسماء میرے اسم پر اور میں وہ ہوں کہ نا مجھ پر اسم کا اطلاق ہوتا ہے اور صفات کا اطلاق ہوتا ہے، نالفظوں کا اطلاق ہوتا ہے اور ناہی نقطے کا اطلاق ہوتا ہے۔ میں منفرد

(1) كتاب الطاعة متى يقوم الساعة صفحہ 393

مجرد (جسم سے پاک) منزہ (عیبوں سے پاک) ہوں تمام صفات سے میں سمتوں سے قید ہونے والا نہیں ہوں پس نہیں ہے اسکے سوا کچھ کہ میں نے ظاہر کیا خود کو اپنی مخلوق کیلئے تا کہ میری ذات سے مانوس ہوں میرے بندے یہاں تک کہ ایمان لے آئیں امن کے ساتھ اور حجت تمام ہو جائے کافروں پر۔

ھوالھو

دعائے مشلول کے جملے ہیں: يَا هُوَ يَا مَنْ لا يَعْلَمُ مَا هُوَ وَ لا كَيْفَ هُوَ وَ لا أَيْنَ هُوَ وَ لا حَيْثُ هُوَ إِلا هُوَ[1]

ترجمہ: اے وہ ھو کہ جسے کوئی نہیں جانتا کہ ھو کیا ہے نہ یہ جانتا ہے کہ ھو کہاں ہے نا یہ جانتا ہے کہ ھو کیونکر ہے ہاں ھو خود ہے جانتا ہے۔

وسمعة الديلم هو و كان سلمان يقول فى دعائه يا هو يا هو يا من لا يعلم ما هو الا هو[2]

ترجمہ: اہلِ دیلم نے سنا کہ امیر المومنینؑ نے سلمانؓ کو ایک دعا تعلیم کی وہ یہ تھی کہ اے ھو اے وہ ھو کہ نہیں جانتا کیا ہے ھو سوائے ھو کے۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 161

(2) کتاب منهج العلم والبیان ونزهة السمع والعیان صفحہ 168

یہاں دو ھو کی بات ہو رہی ہے ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں کہ ایک ھو وہ ہے جو اللہِ وجودی کا معنی ہے۔اب جو ھو اللہِ وجودی کا باطن تھا، معنی تھا وہ ھوا ایک اور ھو کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو غیب ہے جو مخفی ہے جو باطن ہے چلیں تلاش کرتے ہیں کہ جو ھو اللہِ وجودی کا معنی ہے اُس ھو کیلئے معنی کون ہے؟؟

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِين سلام الله عليه: يا سلمان وهو اسم الذات و أول الغايات لأن محمد بن عبد الله اول الغايات وأخرهم محمد بن الحسن الحجة وهم بيوتي في سائر القباب و الظهورات وأنا غاية الغايات ونهاية كل نهاية وانا الأول بلا بداية والأخر بلا نهاية وانا الذي لا اوصف بلسان ولا ادرك بعيان ولا يوني مكان وانا مكون الأكوان وصاحب كل عصر وزمان ولا يشغلني شان عن شان[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے سلمان ھو اسمِ ذات ہے ھو تمام مقصدوں کا اول مقصد ہے اور وہ مقصدوں میں اول مقصد رسول اللہؐ ہیں اور آخری امامِ زمانہؑ ہیں اور وہ میرے بیوت (بیت کی جمع) ہیں تمام قبوں میں اور ظہورات میں اور میںؑ تمام مقصدوں کا مقصد ہوں اور تمام انتہاؤں کی انتہاہوں میں ایسا اول ہوں کہ میری ابتداء کوئی نہیں اور میں ایسا آخر ہوں جسکی کوئی انتہا نہیں میں وہ ہوں جسکی صفات زبان سے بیان نہیں ہو سکتی اور اُسکا ادراک آنکھوں کے ذریعے سے نہیں ہو سکتا مجھےؑ مکان (کسی جگہ) میں

---

(1) كتاب الطاعة متى تقوم الساعة صفحہ 405

قید نہیں کیا جاسکتا میں تمام مکانوں (جگہوں) کو ممکن بنانے والا ہوں میں تمام عصر اور تمام زمانوں کا مالک ہوں مجھے مشغول نہیں کرتی ایک شان دوسری شان سے۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِين سلام الله عليه: يَا طَارِقُ ٱلإِمَامُ هُوَ اللّه فِي تُوحِيدِه وَ رَبّ كُلِّ شَيءٍ فِي رَبَانِيّه[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے طارق امام اللہ ہے اُسکی توحید میں اور ہر چیز کا رب ہے ھو کی ربانیت میں۔

---

(1) کتاب الواحده، محمد بن حسن بن جمهور

قال امیر المومنینؑ : انا هو انا من لا هو الا هو،انا هو،انا لا یعلم ما هو الا هو، انا انا من لیس هو الا هو، انا من لا یخلق الا هو، انا هو انا من لا یرزق الا هو[1]

مولائے کائناتؑ امیر المومنین مولا علیؑ فرماتے ہیں: میںؑ ھو ہوں، میںؑ وہ ہوں کہ نہیں ہے کوئی ھو سوائے ھو کے، میںؑ ھو ہوں کہ میںؑ نہیں جانتا کسی ھو کو سوائے ھو کے، میںؑ ہی وہ میںؑ ہوں کہ نہیں کوئی ھو سوائے ھو کے، میںؑ ہی وہ ہوں کہ نہیں خلق کرتا سوائے ھو کے میںؑ ھو ہوں کہ نہیں دیتا کسی کو رزق سوائے ھو کے۔

ھو وہ ہے جسکی عبادت اللہ کرتا ہے اور پھر ھو جسکی عبادت کرتا ہے وہ ھو الھو ہے

ھو بھی علیؑ، اللہ بھی علیؑ، ھو الھو بھی علیؑ

علیؑ کو کون جانے گا کہاں یہ فیصلہ ہو گا

علیؑ کیا ہے علیؑ جانے علیؑ کو ہی پتا ہو گا

---

(1) کتاب الواحده،محمد بن حسن بن جمهور

حديث بيعت الدار

الغدير وهذه البيعة كانت قبل يوم الغدير

رواه ابو الحسن رائق بن خضر الغساني المعروف بالمهللي رضي الله عنه قال :حدثنى ابو عبد الله إسحق بن فهد مرسلا عن سيدنا أبي عبد الله روزبة بن المرزبان إليه التسليم قال :

دعاني السيد الأكبر محمد منه السلام يوما في منزل أم سلمه وعنده جماعة من خواص قومه منهم المقداد بن الأسود الكندي و أبو ذر الغفاري وعمار بن ياسر العبسي وابو ايوب خالد بن زيد الأنصاري إلى تمام اربعين رجلا وفينا محمد بن أبي بكر صبياً فاتانا بطعام فأكلنا وغسلنا ايدينا

ثم قال رسول الله منه السلام طمئنوا قلوبكم فإنكم على خير وما دعوتكم إلا لخير اسمعوا ما يقول لكم نبيكم: آمنتم بالله ربي فقلنا ما والله شككنا فيك قط

فقال الله عليكم من الشاهين لا تكذبوني فيما أقول لكم وإياكم والشك فيما تسمعون مني إعلموا اني ادعوكم إلى علي بن أبي طالب كما أدعوكم إلى الله إن عليا مولاي ومولاكم الا إنكم خواص أنصاري أقول لكم(كما قال عيسى بن مريم للحواريين من أنصاري إلى الله قال الحواريون نحن أنصار فأمنت طائفة من بني اسرائيل وكفرت طائفة فايدنا الذين آمنوا على عدوهم فأصبحوا ظاهرين)سوره الصف آيت 14

فكونوا من الذين أمنوا ولا تكونوا من الذين كفروا وأنا أدعوكم إلى علي على بصيرة أنا ومن اتبعني وسبحان الله وما أنا من المشركين أدعوكم الى علي بامر منه إياكم الريب و الخذلة،

ألا ان نبوتي تحت ولاية علي

ألا إن عليا الذي نبأني ألا إني خلقت من نور علي

ألا إن عليا علمني القرآن

ألا إن عليا بعثني إليكم

ألا إن عليا خالقي وخالقكم فأطيعوه .

ألا ان عليا بارئكم فاعرفوه

ألا إن عليا إلهكم فاتقوه

ألا إن فاطركم فار هبوه

الا ان عليا يعاقبكم فخافوه

ألا إن عليا شاهدكم فلا تنكروه

ألا إن عليا قائدكم و سائقكم فاحذروه

الا إن عليا حاكمكم فاعلموه

ألا إن عليا ميزانكم فأثقلو مير انكم وزنوا بالقسطاس المستقيم ذلكم خير لكم واحسن تاويلا

ألا إن عليا رازقكم فسألوه

ألا إن عليا هو المعطي و المانع فإبتغوا من فضله

ألا إن عليا قريب مجيب فأدعوه يستجب لكم ان كنتم صادقين

ألا إن عليا اميركم فأمنوا به يغفر لكم من ذنوبكم و يؤخركم إلى أجل مسمى ويدخلكم جنات تجري من تحتها الأنهار ومساكن طيبة في جنات عدن ذلك الفوز العظيم

ألا إن عليا صاحب العرش وله أسلم من في السموات والأرض وما بينهما وما تحت الثرى

ألا إن عليا معبودكم فاعبدوه ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين إحسانا

ألا إن عليا خالق السموات والأرض وما بينهما ورب المشارق والمغارب

ألا إن عليا رب المشرق والمغرب لا إله إلا هو فاتخذوه وكيلا

ألا إن عليا هو الحي لا إله إلا هو فإدعوه مخلصين له الدين والحمد لله رب العالمين

ألا إن عليا لا إله إلا هو يحيي ويميت ربكم ورب آبائكم الأولين

ألا إن عليا لا إله إلا هو ربكم ورب العرش العظيم

ألا إن عليا لا إله إلا هو خالق كل شيء فاعبدوه وهو على كل شيء وكيل

ألا إن عليا له مقاليد السموات والأرض يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر إنه بكل شيء عليم

ألا إن عليا لا تدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار وهو اللطيف الخبير

ألا إن عليا قابض الأرواح و إليه المصير

ألا إن عليا هو العلي العظيم

ألا إن عليا المؤمن من آمن به وقبل ولايته والكافر من كفر به وجحد و لايته

ألا إن المسلم من قبل إسلامه وسلم الأمر بالحقيقة إليه

ألا إن الشهيد من شهد له بالربوبية و اقر له بالوحدانية

ألا إن عليا المرحوم من تناله رحمته

ألا إن المسلم من قبل إسلامه وسلم إليه الأمر بالحقيقة

ألا إن الشهيد من شهد له بالربوبية واقر له بالوحدانية

ألا إن عليا المرحوم من تناله رحمته

ألا إن عليا المغفور من غفر له

ألا إن عليا معادكم إليه فإتقوه وأطيعوه ذلكم خير لكم إن كنتم تعلمون

ألا إن عليا لا مهرب منه إلا إليه فسارعوا إلى طاعته ولا تخالفوه ولا تعصوه فيما أمركم ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون

ألا إنه عليا فإجتنبوا به قول الزور وتمسكوا بجبلته ولا تتخلفوا عنه

ألا إن عليا فإعلموا أنه أمامكم ومن ورائكم وعن أيمانكم وعن شمائلكم ومن فوقكم

ألا إن عليا محيط بكم يعرف ضمائركم وسرائركم وما تخفي صدوركم قد بينتا لكم الآيات لعلكم تعقلون

ألا إن عليا خالقكم ومصوركم ورازقكم ومميتكم ومحييكم ثم إليه ترجعون

الا ان عليا شاهدكم وناشركم وحاشركم وسائلكم عما كنتم تعملون

الا ان عليا لا يحد ولا يوصف ولا ينعت بنعت ولم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ولم يتخذ صاحبة ولا ولدا ليس له شريك ولا نظير ولا شبه و لا مثيل ولا ظهير

ألا وإن عليا هو الأول لا أول له والأخر لا أخر له ولا نهاية الظاهر بالآيات والباطن بالكائنات

ألا وإن عليا هو الله لا إله إلا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الأرض من ذا الذي يشفع عنده إلا بإذنه يعلم ما بين أيديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء من علمه إلا بإذنه يعلم ما بين أيديهم وما خلفهم ولا يحيطون

بشيء من علمه إلا بما شاء وسع كرسيه السموات والأرض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم

ألا وإن عليا بيده الخير وهو على كل شيء قدير

ألا وإن عليا يراكم شبحا وأجناسا مختلفة

ألا وأن عليا ذاريها و بارها لا يطيق احد عند رؤيته

ثم إلتفت وإذ مولانا أمير المؤمنين عز اسمه جالس عن يمينه فقال له :

أسالك بعز عزك وعز جلال كبريائك و عظيم ملكوتك وعظيم لاهوتك إلا تجليت

فما إستتم كلام السيد محمد منه السلام إلا وقد غيب مولانا أمير النحل شخصه وصار لنا نورا عظيما لا يحاط بكيانه ولا تدرك نهايته وقد أخذتنا الغشية والسنة من شدة ضوئه فكاننا نراه في الأحلام ولو كان ذلك في رؤية الأبصار لذهلت العقول وذهبت الأبصار

إلا أنه واقع علينا مثل سنة الشباب والغشية فكنا نقول سبحانك ما أعظم شانك فأمنا بك وصدقنا برسلك وما منا أحد إلا وهو ساجد يرى الحلم مما وقع علينا من الهيبة والخشية

وقد زلنا الرجفان والخفقان وقد ذهبت أرواحنا وصرنا أشباه بالموتى ونحن لا نعلم ولا نعقل إلا أنا نحلم ونرى ما يراه النائم وقد فارقت أرواحنا أجسادنا حتى مضت علينا ساعة من نهار ثم أفقنا ووجدنا ونحن كهيئة النائم إذا إنتبه من منامه

فرأينا رسول الله صلعم فقال لنا كم لبثتم فقلنا ساعة أو بعض ساعة قال بل لبثتم سبع ليال وثمانية أيام

فنكث من القوم رجلان كفرا وقالا سحر مبين أنؤمن لبشرين مثلنا وقومهما لنا عابدون[21]

ترجمہ: یہ بیعت روزِ غدیر سے پہلے لی گئی تھی!!!

ابوالحسن رائق بن خضر الغسانی المعروف بالمھلیؒ سے روایت ہے اُس نے کہا مجھ سے ابو عبد اللہ بن اسحق بن فھد نے حدیث بیان کی، اُس نے کہا مجھ سے ہمارے سید ابو عبد اللہ کو روزبہ بن المرزبان کو یہ حدیث ارسال کی۔

روزبہ کہتا ہے مجھے ایک دن سیدِ اکبر مولا محمدؑ نے جنابِ سلمہؑ کے گھر بلایا، میں جب وہاں پہنچا تو وہاں رسول اکرمؐ کی اپنی قوم کے خواص لوگوں کی جماعت موجود تھی ان میں مقداد بن اسود الکندی، ابوذر غفاری، عمار بن یاسر العبسی، ابوایوب خالد بن زید الانصاری اور وہاں چالیس افراد موجود تھے ہمارے

---

[1] هداية المسترشد و سراج الموحد،ابى صالح ديلمى صفحہ 198، 197، 196

[2] كتاب منهج العلم والبيان ونزهة السمع والعيان صفحہ 78، 77، 76

ساتھ محمد بن ابی بکر بھی تھے جو اس وقت بچے تھے، وہاں ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا ہم نے کھانا کھایا پھر ہاتھ دھوئے۔

پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: اپنے قلوب کو اطمینان میں رکھو کیونکہ تم خیر پر ہو اور تمہیں جو دعوت دی گئی ہے یہ خیر کی دعوت ہے سنو! جو کچھ تمہارا نبی تمہیں کہتا ہے کہ اسؐ اللہ پر ایمان لاؤ اور مجھؐ پر ایمان لاؤ، پس ہم نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم آپ پر بلکل شک نہیں کرتے۔

پس اللہ تم پر شاہد ہے، تم مجھےؐ بلکل نا جھٹلانا پس میںؐ تم سے کہتا ہوں شک کو اپنے آپ سے دور رکھو، تم جو کچھ مجھ سے سنتے ہو اُس میں شک نا کرو، جان لو میںؐ تمہیں علی ابن ابی طالبؑ کی طرف دعوت دیتا ہوں جس طرح میں اللہ کی طرف تمہیں دعوت دیتا ہوں اسی طرح اسؑ کی طرف بلاتا ہوں، بے شک علیؑ میرا بھی مولا ہے اور تم سب کا مولا ہے۔ خبر دار! تم سب میرے خاص مدد گار ہو، میں تمہیں ایسے ہی کہتا ہوں جس طرح عیسی بن مریم نے اپنے مدد گار حواریوں سے اللہ کی مدد کرنے کا کہا تھا، حواریوں نے کہا تھا ہم اللہ کے انصار ہیں ہم بنی اسرائیل کے خاص گروہ پر ایمان لائے اور اس گروہ سے ہم نے کفر کیا جو دشمنوں پر ایمان لائے پس انہوں نے اس طرح ایمان کو ظاہر کیا۔

پس تم سب ان لوگوں کی طرف ایمان لاؤ اور کافروں سے کنارہ کرو اور میں تمہیں علیؑ کی طرف دعوت دیتا ہوں اسی بصیرت پر اور جو میری اتباع کرے سبحان اللہ اور میں بالکل مشرکین میں سے نہیں ہوں میں

محمدؐ تمہیں علیؑ کی طرف دعوت دیتا ہوں، اس حکم سے کہ تم نا تو علیؑ سے سرکشی کرنا اور نا ہی علیؑ کی کسی بات میں کمزوری تلاش کرنا۔

خبردار! خود میری نبوت بھی علیؑ کی ولایت کے ماتحت ہے۔

خبردار! بیشک علیؑ نے مجھے ہر وقت خبردار رکھا ہے۔

خبردار! کہ میری اپنی خلقت بھی علیؑ کے نور سے ہوئی ہے۔

خبردار! علیؑ نے ہی مجھ کو قرآن کی تعلیم دی ہے۔

خبردار! خود علیؑ نے ہی مجھے تمہاری طرف مبعوث (بھیجنا) کیا ہے۔

خبردار! علیؑ مجھ محمدؐ کا خالق ہے اور تم سب کا بھی خالق ہے، پس علیؑ ہی کی اطاعت کرو۔

خبردار! علیؑ ہی تمہیں بنانے والا ہے، پس اسؑ کی معرفت حاصل کرو۔

خبردار! علیؑ تمہارا الہ ہے پس اُس کی اپنے آپ پر ذمہ داریاں پوری کرو۔

خبردار! علیؑ ہی تمہیں فطرت عطا کرنے والا ہے پس سب کو ترک کر کے علیؑ کو اپناؤ۔

خبردار! علیؑ ہی تمہیں عاقبت عطا کرنے والا ہے پس اسیؑ سے خوف کھاؤ۔

خبردار! علیؑ ہی تم سب پر شاہد ہے پس اُس کا انکار نا کرو۔

خبر دار! علیؑ ہی تمہارا قائد ہے اور تمہارا خوش حال ٹھکانا ہے پس محتاط ہو کر چوکس رہو۔

خبر دار! علیؑ ہی تمہارا حاکم ہے پس جان لو۔

خبر دار! علیؑ تمہارے درمیان ایک میزان ہے پس علیؑ سے کشش (محبت) پیدا کرو، یہی تمہاری میزان ہے پس اسی بالکل مستقیم ترازو سے وزن ناپا کرو چونکہ یہی (محبت) تمہارے لئے خیر اور احسن تاویل ہے۔

خبر دار! علیؑ تمہارا رازق ہے اسیؑ سے مانگنے کا سوال کرو۔

خبر دار! علیؑ ہی تمہیں عطا کرنے والا ہے اور تمہارا رزق روکنے والا ہے، پس علیؑ کے فضل کو تلاش کرو۔

خبر دار! علیؑ ہی تمہارے قریب ہے تمہارے لئے مجیب ہے پس علیؑ سے ہی دعا مانگو، علیؑ تمہاری دعا مستجاب کرتا ہے اگر تم صادقین ہو۔

خبر دار! بے شک علیؑ تمہارا امیر ہے پس اسیؑ پر ایمان لاؤ بخش دے گا علیؑ تمہارے گناہ اور داخل کرے گا تم کو ایسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور علیؑ ابدی قیام کی جنتوں میں تمہیں بہترین گھر عطا کرے گا علیؑ ہی فوز العظیم ہے۔

خبر دار! بے شک علیؑ ہی عرش کا مالک ہے زمین و آسمان میں اور ان کے درمیان میں اور جو ثری کے نیچے ہے بس سب اسلام علیؑ کا ہے۔

خبر دار! بے شک علیؑ ہی تمہارا معبود ہے پس اسیؑ کی عبادت کرو اور کسی شی کو بھی علیؑ کے شریک نا ٹھہراؤ اور والدینؑ سے احسان کرو۔

خبر دار! بے شک علیؑ زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا خالق ہے، علیؑ ہی مشارق اور مغارب کا رب ہے۔

خبر دار! بے شک علیؑ مشرق و مغرب کا رب ہے کوئی الہ نہیں سوائے علیؑ کے اسی کو اپنا وکیل پکڑے رکھو۔

خبر دار! علیؑ ہی حی ہے کوئی الہ نہیں علیؑ کے علاوہ پس الدین اسیؑ کا ہے مخلص ہو کر علیؑ سے دعا مانگو، پس حمد خاص اللہ کی ہے جو عالمین کا رب ہے۔

خبر دار! علیؑ کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے مگر علیؑ ہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے وہیؑ تمہارا رب ہے اور تمہارے اولین آباؤ اجداد کا رب ہے۔

خبر دار! علیؑ کے علاوہ کوئی الہ نہیں مگر علیؑ ہی تمہارا رب اور عرشِ عظیم کا رب ہے۔

خبر دار! علیؑ کے علاوہ کوئی الہ نہیں علیؑ ہے ہر شے کا خالق ہے پس علیؑ ہی کی عبادت کرو وہی ہر شی کا وکیل ہے۔

خبر دار! علیؑ ہی کی تقلید میں تمام زمین و آسمان ہیں کہ جسے چاہتا ہے علیؑ رزق عطا کرتا ہے اور علیؑ ہی کی قدرت ہے کیونکہ وہ ہر شئے کا علم رکھنے والا ہے۔

خبر دار! علیؑ ہی ہے جس کا بصارتیں ادراک نہیں کر سکتیں اور علیؑ ہر بصارت کا ادراک کرتا ہے علیؑ ہی تو لطیف اور خبیر ہے۔

خبر دار! علیؑ روحوں کو قبض کرنے والا ہے اور سب نے علیؑ ہی کی طرف جانا ہے۔

خبر دار! علیؑ ہی علی العظیمؑ ہے۔

خبر دار! علیؑ وہ المومن ہے کہ جس نے علیؑ کی ولایت کو قبول کیا وہی مومن ہوا اور جس نے علیؑ کی ولایت کا جان بوجھ کر انکار کیا وہی تو کفر کرنے والا کافر کہلایا۔

خبر دار! علیؑ ہی وہ المسلم ہے کہ جو علیؑ کے امر کو تسلیم کرے وہی مسلمان ہو گا۔

خبر دار! علیؑ ہی الشھید ہے پس علیؑ کیلیئے ربوبیت کی گواہی دو اور علیؑ کی واحدانیت کا اقرار کرو۔

خبر دار! مرحوم وہ ہے جس پر علیؑ کی رحمت پہنچے۔

خبر دار! مغفور وہ ہے جس پر علیؑ کی بخشش ہو۔

خبر دار! علیؑ ہی کی طرف تم نے پلٹ کر جانا ہے، پس علیؑ کی ذمہ داریوں کو پورا کرا اور علیؑ کی اطاعت کرو کیونکہ علیؑ تمہارے لئے خیر ہے اگر تم جانتو ہو تو۔

خبردار! کوئی بھی سنجیدہ نہیں ہے مگر جو علیؑ کی اطاعت کرنے میں جلدی کرے اور علیؑ کی مخالفت نا کرے اور ناہی علیؑ کی نافرمانی کرے اُسکی جو علیؑ نے تمہیں حکم دیا ہے اور تمہیں ایسی حالت میں موت نا آئے مگر تم مسلمان ہو کر موت کو گلے لگاؤ۔

خبردار! وہ علیؑ ہی ہے جو تمہیں خبر و استحصال کے وقل سے اجتناب کرنے کا حکم دیتا ہے اور علیؑ کی جبلت سے تمسک پیدا کرو اور علیؑ کے خلاف کوئی کام نا کرو۔

خبردار! جان لو کہ علیؑ تمہارا امام ہے تمہارے آگے پیچھے اوپر نیچے دائیں بائیں ہر طرف سے علیؑ تمہارے سامنے کا امام ہے۔

خبردار! علیؑ نے تمہیں ہر طرف سے احاطے میں لے رکھا ہے علیؑ تمہارے ضمائر اور رازوں کا خوب جانتا ہے اور علیؑ تمہارے دلوں کی ہر ایک بات کو جانتا ہے۔

خبردار! علیؑ تمہارا خالق ہے، تمہارا رازق ہے، تمہیں موت عطا کرنے والا ہے تمہیں زندہ کرنے والا ہے پھر تم نے اسی کی طرف رجعت کرنی ہے۔

خبردار! علیؑ تم پر شاہد ہے اور حشر اور نشر اسی کے پاس ہونا ہے وہی تمہارے سامنے سائل ہے کیا تم اس بات کا علم رکھتے ہو؟

خبردار! علیؑ محدود نہیں کہ علیؑ کی کوئی حد ہو، ناہی علیؑ کی توصیف بیان کی جاسکتی ہے اور ناہی علیؑ کی نعت بیان کی جاسکتی ہے اور ناہی علیؑ کی کوئی اولاد تھی اور ناہی علیؑ کسی کی اولاد تھا، کوئی ایک بھی اسکا کف نہیں

تھانا ہی اُسکی کوئی زوجہ ہے نا ہی اسکا کوئی بیٹا ہے، کبھی بھی اس کا کوئی شریک نا بن سکا اور نا ہی آج تک اسکی کوئی نظیر ہے اور نا ہی کوئی اس کی کوئی شبیہ ہے اور نا ہی اسکی کوئی مثال ہے اور نا ہی کوئی اس جیسا ظاہر ہے۔

خبر دار! بیشک علیؑ ہی اول ہے اس سے اول کوئی نہیں علیؑ ہی آخر ہے کہ کوئی اس سے آخر نہیں ہے وہ اپنی انتہا سے ظاہر ہے، اور اپنی انتہا میں کائنات سے اُس کا باطن ہے۔

خبر دار! علیؑ ہی وہ اللہ ہے کہ کوئی الہ نہیں سوائے علیؑ کے علیؑ ہی الحی القیوم ہے نا علیؑ کو اونگھ آتی ہے اور نا ہی نیند آتی ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب علیؑ کا ہے۔ کون ہے علیؑ کے علاوہ جو تمہاری شفاعت کرسکے؟ مگر علیؑ کے اذن (حکم) سے علیؑ کُل کا علم رکھتا ہے جو کچھ بھی اسکے سامنے ہے یا نیچے ہے کوئی بھی علیؑ کے علم سے کسی شے کے ذریعے احاطہ نہیں کرسکتا مگر جس کے لئے علیؑ چاہے علیؑ کی کرسی تمام آسمانوں اور زمینوں پر وسعت رکھتی ہے اور وہ علی العظیم ہے کہ ہر شے کی حفاظت سے وہ تھکتا نہیں۔

خبر دار علیؑ کے ہاتھ میں ہی خیر ہے وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

خبر دار! وہ علیؑ ہی ہے جو تمہیں مختلف شبیہوں اور جنسوں میں دکھائی دیتا ہے۔

خبر دار علیؑ وہ ذرہ اور برہ ہے جس کو دیکھنے کی برداشت کسی ایک (احد) میں بھی نہیں ہے اور دیکھنے والا باقی نہیں رہ سکتا۔

اتنے میں امیر المومنینؑ تشریف لے آئے اور دائیں جانب تشریف فرما ہوئے رسول اللہؐ نے فرمایا: اے علیؑ میں آپ کو آپ کی عزت کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپؑ کی عزت آپؑ کے جلال سے ہے

آپؑ کی کبریائی سے ہے اور آپؑ کے ملکوت عظیم ہیں آپؑ کے لاھوت عظیم ہیں۔ پس ابھی مولا محمدؐ کا کلام تمام نا ہوا تھا کہ مولا علی جلا جلالہ نے ایک شخص کو غائب کر دیا ہمارے ارد گرد نورِ عظیم کی شعائیں پھیل گئیں کوئی وجود ہستی علیؑ کے اس نور کا احاطہ نہیں کر سکتی اور نا ہی کوئی انتہا اس کا ادراک کر سکتی ہے اور نا ہی کوئی آنکھ اس نور کا ادراک کر سکتی ہے۔ پس علیؑ کے نور کی شعاع کی شدت کی وجہ سے ہمیں غشی نے گھیر لیا جیسا کہ ہم یہ سب کچھ خواب میں دیکھ رہے ہوں جبکہ یہ سب کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جبکہ ہماری عقلیں حواس ہم کھوئے جا رہے تھے۔ یہ حالت ہم پر ہلکی ہلکی اونگھ نیند کی صورت میں واقع ہو رہی تھی اور ہم غشی میں مدھوش تھے پس ہم نے بول کر کہا یا علیؑ تو سبحان ہے ہر عظیم شان تیریؑ شان ہے ہم آپ پر ایمان لائے اور ہم تیرےؑ رسولوں کی بھی تصدیق کرتے ہیں اور ہم نیند کی اس حالت میں دیکھ رہے تھے کہ ہم میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں جو سجدہ نا کر رہا ہو جب ہم پر ہیبت اور غشیت واقع ہوئی اور ہم زور زور سے ہِل رہے تھے ہماری روحیں نکل رہی تھیں ہم پر موت کی کیفیت واقع تھی ہم اپنی عقل سے کچھ نہیں کر پا رہے تھے بلکہ ہم تو نیند میں تھے ہم ایسے سب کچھ دیکھ رہے تھے جیسے نیند میں سونے والا دیکھ رہا ہوتا ہے۔ پس جب ہمارے اجسام سے ہماری روحیں جدا ہوئیں حتی کہ یہ دن کی ایک ساعت ہم پر گزری تھی پھر ہم گھوم رہے تھے اور ہم تو اُس وقت سب کے سب نیند کی حالت میں تھے جب ہمیں نیند سے خبر دار کیا گیا پس ہم نے بیدار ہو کر رسول اللہؐ کو دیکھا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: تم کتنی دیر اس حالت میں ٹھہرے رہے؟

ہم نے عرض کیا: ایک ساعت یا کچھ حصہ ساعت کا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: تم ساتھ راتیں اور آٹھ دن پورے اس حالت میں رہے۔ پس موجودہ قوم میں سے دو مردوں نے عہد شکنی کی اور کفر کر بیٹھے اور دونوں نے کہا یہ سحر مبین ہے۔

پس انہوں نے کہا کیا ہم اپنے ہی جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں؟ اور آدمی بھی وہ جن کی قوم ہماری عبادت کرتی ہے (سورہ المومنون آیت 47)

قال امير المومنين:لي الأسماء الحسني والمثل الأعلى ، والربوبية الكبرى والألوهية العظمى[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: میرے لئے ہی ہیں تمام اسماء الحسنی مثل اعلی، ربوبیتِ کبری (ربِ مطلق) اور الوہیت عظمی۔

علیؑ ہی سب ربوں سے سب سے بڑا رب ہے۔

علیؑ ہی وہ ہے کہ جسکے لئے تمام نام ہیں۔

علیؑ ہی تمام الہ سے بڑا الہ ہے۔۔۔

جس علیؑ کو قمبرؑ و میثم جیسے برداشت نا کر سکیں طور پر موسیٰؑ نا برداشت کر سکے ہم کیسے علیؑ کو برداشت کر سکتے ہیں۔ جو برداشت میں آجائے علیؑ وہ نہیں ہوتا علیؑ اُس سے کئی بلند تر ہے۔۔۔

---

(1) كتاب منهج العلم و البيان و نزهة السمع و العيان صفحه 682

اصل، اصل الاصول

عربی زبان میں اصل کے معنی جڑ کے ہیں۔ جو بھی جسکی جڑ ہو گی وہ اُسکی اصل ہو گی جیسے انسان کی اصل مٹی ہے۔ انسان مٹی کی ایک شاخ ہے تو اس طرح انسان مٹی کی فرع ہوا اور مٹی جو کہ جڑ ہے وہ اصل کہلائی شاخ اپنی جڑ پر قائم ہیں اگر جڑ نا ہو تو شاخ قائم نہیں رہ سکتی شاخ اگر کٹ بھی جائے تو جڑ قائم رہتی ہے یعنی فرع محتاجِ اصل ہے اور اصل کسی کی بھی محتاج نہیں ہوتی۔

ایک اور آسان سی مثال سے سمجھا دوں کہ ہاتھ اصل ہے انگلیاں اصل کی فرع ہیں انگلیاں ہاتھ کے اختیار میں ہیں انگلیاں ہاتھ کی محتاج ہیں۔

مولاؑ فرماتے ہیں: نحن أصل الإيمان و تمامه[1]

ترجمہ: ہم ایمان کی اصل ہیں اور ہم ہی ایمان کا مکمل ہونا ہیں۔

مولا فرماتے ہیں: نحن أصل الإيمان بالله و ملائكته و تمامه[2]

ترجمہ: ہم اللہ پر ملائکہ پر اور تمام چیزوں پر ایمان کی اصل ہیں۔

ایمان جن کی ایک چھوٹی سی شاخ ہوا انہیں محمدؐ و آل محمدؐ کہتے ہیں۔

---

(1) مشارق الانوار اليقين صفحہ 74

(2) تفسير فرات الكوفی، فرات بن ابراهيم الكوفی صفحہ 102

مولا محمدؐ فرماتے ہیں: یا علی انت اصل الدین[1]

ترجمہ: یا علیؑ آپ دین کی اصل ہیں۔

علیؑ دین کی اصل ہیں اور اصل کی جمع کو اصول کہتے ہیں۔

عن ابی بصیر عن خیثمة قال: سمعت الباقر علیه السلام یقول:۔۔۔۔۔ نحن اصول الدین[2]

امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اصولِ دین ہم محمد و آلِ محمدؐ ہیں۔

جناب سید مہدی بحر العلوم ان کا ایک واقعہ بہت مشہور ہے کہ ان کے زمانے میں ایک ایرانی درویش نجف اشرف آیا جس کے بارے میں انہیں معلوم ہوا کہ اسکا عقیدہ دگرگوں ہے آپ نے اس درویش کو کھانے کی دعوت دی اور سوچا کہ اس کا عقیدہ بھی درست کریں گیں وہ درویش آیا اور کھانا وغیرہ کھانے کے بعد فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا کہ بابا درویش اصولِ دین کتنے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ایک ہے۔ آپ نے فرمایا بابا ہم نے اصولِ دین دریافت کئے ہیں کہ وہ کتنے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ حضور میں نے بھی اسی سوال کا جواب دیا کہ اصولِ دین فقط ایک ہے۔

---

(1) بصائر الدرجات جلد 1صفحہ 30

(2) البرھان فی تفسیر القران جلد 4 صفحہ 720

آپ نے فرمایا دیکھو درویش بابا اصول دین پانچ ہیں۔ یہ سن کر اس نے جھر جھری لی اور کہا آپ یہ کیا فرما رہے ہیں کیا آپ اصولِ دین پانچ مانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! ہیں جو پانچ اس لئے مانتے ہیں، یہ سن کر اس نے عرض کیا جناب گستاخی معاف میں اصول دین ایک مانتا ہوں مگر میرے جسم پر گوشت نہیں ہڈیاں اور چمڑا بچا ہوا ہے اور آپ پانچ مانتے ہیں مگر پھر بھی لحیم و شحیم ہیں یہ کیا ہے؟

یہ سن کر آپ نے فرمایا درویش بابا آپ بتائیں اصولِ دین جو ایک ہے وہ کیا ہے؟

اس درویش نے جواب دیا کہ جناب میں تو اپنے ولی العصر پر سب کچھ قربان کرنا ہی اصل دین سمجھتا ہوں کیونکہ ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف ہی ایک اصولِ دین ہیں۔[1،2]

قال رسول اللہ: تمام نبوتی و تمام دین اللہ حب علی بن ابیطالب[3]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: میری تمام نبوت اور اللہ کا تمام دین علیؑ سے محبت کرنا ہے۔

اصولِ دین فقط اور فقط احادیثِ معصوم کے مطابق محمد و آل محمدؐ ہیں۔

---

(1) کاشف الاحزان فی معرفت صاحب العصر و الزمان،ذیشان عباس نقوی، صفحہ 76

(2) انتصارِ ولائتِ عصر صفحہ 113

(3) کتاب الواحدہ ،محمد بن حسن بن جمھور

اب دین میں لا الہ الا اللہ بھی ہے محمد رسول اللہ بھی ہے علی ولی اللہ بھی ہے تمام عبادات دین میں شامل ہیں اور اُن تمام کی اصل / جڑ محمد و آل محمدؑ ہیں۔ کُل دین جنکے بھروسے پر قائم ہے کُل دین جنکا محتاج ہے کُل دین جن کی ایک شاخ ہے انہیں محمد و آل محمدؑ کہتے ہیں۔

مولاؑ فرماتے ہیں: نحن أصل كل بر[1]

ترجمہ: ہمؑ ہر نیکی کی اصل ہیں۔

مولا علیؑ کی زیارت کے جملے ہیں:السلام على الاصل القديم و الفرع الكريم[2]

ترجمہ: سلام ہو القدیم کی اصل پر اور اُسکی فرع الکریم ہے۔

زیارت کے اس جملے میں اصل کے ساتھ قدیم آیا ہے اور فرع کے ساتھ الکریم آیا ہے جب کہ قدیم کی ضد حادث ہوتی ہے یعنی جو بنی ہو مخلوق ہو مولاؑ کے اس زیارت کے جملے میں فرع کو مولاؑ نے مخلوق نہیں بلکہ کریم کہا ہے یعنی جو اصل حقیقت ہے وہ ایک ہی ہے اُس میں تبدیلی ممکن ہی نہیں۔

جو ظہورات محمد و آل محمدؑ کے مختلف عوالم میں ہیں یہ تمام محمد و آل محمدؑ کی فرع ہیں جب کہ یہ اصل بھی ہیں اور اصل میں تبدیلی ناممکن ہے اور جو انکی فرع ہے وہ بھی مخلوق نہیں ہے۔

---

(1) شرح زیارت جامعہ کبیرہ صفحہ 129

(2) مفاتیح الجنان صفحہ 690

توحید میں تجلی کرنا اسماء میں تجلی کرنا اسم اللہ وجودی میں تجلی کرنا جتنے بھی عوالم ہیں جس روپ میں بھی انہوںؑ نے ظہور کیا جیسے نور کے عالم میں نوری بن کر آئے، لاھوت کے عالم میں لاھوتی بن کر آئے، جبروت کے عالم میں جبروتی بن کر آئے، ملکوت میں ملکوتی بن کر آئے، ناسوت میں ناسوتی بن کر آئے یہ انکےؑ جتنے بھی ظہورات ہیں یہ انکا حادث / مخلوق ہونا نہیں ہے یہ انکیؑ فرع ہیں اور یہ انکاؑ کرم ہے یہ کریمی ہے انکی تبھی اصل القدیم ہے فرع الکریم ہے۔

مولاؑ فرماتے ہیں:نحن أصل الخير، وفروعه طاعة الله و عدونا أصل الشر و فروعه معصية الله[1]

ترجمہ: ہم خیر کی اصل ہیں، اور اس خیر کی فرع اللہ کی اطاعت ہے اور ہمارے دشمن ہر شر کی اصل ہیں اور شر کی فرع اللہ کی معصیت (نافرمانی) ہے۔

قالَ سيدنا الصَّادِقُ صلوات الله عليه: نَحْنُ أَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ وَ مِنْ فُرُوعِنَا كُلُّ بِرٍّ وَ مِنَ الْبِرِّ التَّوْحِيدُ وَ الصَّلَاةُ وَ الصِّيَامُ وَ كَظْمُ الْغَيْظِ وَ الْعَفْوُ عَنِ الْمُسِيءِ وَ رَحْمَةُ الْفَقِيرِ وَ تَعَاهُدُ الْجَارِ وَ الْإِقْرَارُ بِالْفَضْلِ لِأَهْلِهِ وَ عَدُوُّنَا أَصْلُ كُلِّ شَرٍّ وَ مِنْ فُرُوعِهِمْ كُلُّ قَبِيحٍ وَ فَاحِشَةٍ فَمِنْهُمُ الْكَذِبُ وَ النَّمِيمَةُ وَ الْبُخْلُ وَ الْقَطِيعَةُ وَ أَكْلُ الرِّبَا وَ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ بِغَيْرِ حَقِّهِ وَ تَعَدِّى الْحُدُودِ الَّتِى أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ

---

(1) موسوعة المصطفى و العترة،الحاج حسين الشاكرى،جلد 9 صفحہ 454

رُکُوبُ الْفَوَاحِشِ ما ظَهَرَ مِنْها وَ ما بَطَنَ مِنَ الزِّنَاءِ وَ السَّرِقَهِ وَ کُلُّ مَا وَافَقَ ذَلِکَ مِنَ الْقَبِیحِ وَ کَذَبَ مَنْ قَالَ إِنَّهُ مَعَنَا وَ هُوَ مُتَعَلِّقٌ بِفَرْعِ غَیْرِنَا[1،2،3]

ترجمہ: مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ہم محمد و آل محمدؐ ہی ہر خیر کی اصل ہیں اور تمام نیکیاں ہماری فرع میں سے ہے۔ نیکیوں میں توحید صلاۃ روزہ اور غصے کو پی جانا گناہگار کو معاف کر دینا فقیر پر ترس کرنا اور ہمسائے سے اچھا سلوک کرنا اور اہلِ فضل کی فضیلت کا اقرار کرنا ہے۔

ہمارے دشمن ہر برائی کی اصل ہیں اور ہر قبیح و زشت اور برا عمل ان کی فروعات میں سے ہے اور جملہ برائیوں میں سے بہتان و افترا جھوٹ بخل و قطع رحمی اور سود ناحق یتیم کا مال کھانا اور ان حدود سے تجاوز کرنا جن کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ظاہری و باطنی برائیاں و زنا اور چوری اور دوسرے برے اعمال ہیں۔

جھوٹا ہے وہ شخص جو ہماری معیت (ساتھ ہونے) کا دعویدار ہو اور ہمارے غیر کے فروع سے مرتبط ہو۔

مولاؑ نے فرمایا کہ ہم ہر خیر کل خیر کی اصل ہیں یعنی اب جو جو خیر ہو گا اُسکی اصل محمد و آل محمدؐ ہیں یعنی ہر خیر آلِ محمدؐ کی ایک چھوٹی سے شاخ ہے کچھ خیر مولاؑ نے اپنے فرمان میں بتادی جیسے توحید، نماز، روزہ جن کی ایک چھوٹی سی شاخ کا نام توحید ہو انہیں محمد و آل محمدؐ کہتے ہیں۔

---

(1) تاویل الآیات صفحہ 22

(2) بحار الانوار جلد 24 صفحہ 303

(3) الکافی جلد 8 صفحہ 242

قرآن سے پوچھتے ہیں کون کون خیر ہے اور خیر کیا کیا ہے؟

اَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ(سورہ المومنوں آیت 118)

ترجمہ: یااللہ تو بہتر رحم کرنے والا ہے۔

جو اللہ خیر الرحمین ہے اُس کی اصل کو محمد و آل محمدؐ کہتے ہیں۔

وَاللّٰهُ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ(سورہ الجمعہ آیت 11)

ترجمہ: اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

جو اللہ خیر الرزقین ہے اُس کی اصل کو محمد و آل محمدؐ کہتے ہیں۔

اَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ(سورہ الانبیا آیت 89)

ترجمہ: اللہ بہتر وارث ہے۔

جو اللہ بہتر وارث ہے اُسکی اصل کو محمد و آل محمدؐ کہتے ہیں۔

وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ(سورہ یونس آیت 109)

ترجمہ: ھو بہتر حکم کرنے والا ہے۔

جو ھو بہتر حکم کرنے والا ہے اُس کی اصل کو محمد و آل محمدؐ کہتے ہیں۔

وَاللّٰهُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى(سورہ طہ آیت 73)

ترجمہ: اللہ خیر ہے جو باقی رہنے والا ہے۔

جو اللہ باقی رہنے والا ہے اُس اللہ کی اصل کو محمدؐ و آل محمدؑ کہتے ہیں۔

اللہ خیر ہے یہ قرآن کی بیشتر آیات نے بتادیا اور مولاؑ کل خیر کی اصل ہیں یہ حدیث شیعیت کی بیشتر کتب میں موجود ہے جو کچھ بھی خیر ہے اُسکی اصل محمدؐ و آل محمدؑ ہیں پس اللہ جنکی ایک شاخ ہو انہیں محمدؐ و آل محمدؑ کہتے ہیں۔

یہاں پر تھوری سی گفتگو لفظِ **اُم** پر بھی کرنا چاہوں گا کہ ہر جگہ اُم کا مطلب ماں نہیں ہوتا بلکہ اُم اصل کے معنی میں بھی آتا ہے۔

جیسے اُم الراس دماغ کو کہتے ہیں، اُم الطریق راستے کا درمیانی حصہ ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوا:

لتنذر ام القری ومن حولها[1]

ترجمہ: ہم نے یہ کتاب نازل فرمائی تاکہ اُم القری اور اردگرد کی بستیوں کو ڈرائیں۔

اللہ نے اس آیت میں مکہ کو اُم القری کہا یعنی شہروں کی اصل

اُم القرٰی بستیوں کی ماں نہیں ہوتی بلکہ وہ اصل ہوتی ہے جس کی وجہ سے تمام بستیاں قائم ہیں جو تمام بستیوں کی اصل ہے۔

---

(1) (سورہ الانعام آیت 92)

ایک اور جگہ قرآن میں ارشاد ہوا:

یمحو اللہ مایشاء و یثبت و عندہ ام الکتب[1]

ترجمہ: اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اُسکے پاس اُم الکتاب ہے۔

معلوم ہوا اُم الکتاب جو الکتاب کی اصل ہے اُس کے ذریعے سے مٹایا بھی جا سکتا ہے لکھا بھی جا سکتا ہے یعنی تمام الکتاب میں جو بھی ہے وہ اُم الکتاب کی محتاج ہے۔

کتاب ریحانتہ النبی میں غلام رضا زھرہ منش نے نبیؐ کے چند القاب جمع کئے ہیں جیسے:

غلام رضا زھرہ منش نے اپنی اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ

از معانی اُم اصل و ریشہ ھر چیز است[2]

ام کے معانی ہر چیز کی اصل اور جڑ کے ہیں۔[3]

اُم ابیھا (باپ کی اصل)

اُم الائمہ (تمام اماموں کی اصل)

---

(1) سورہ الرعد آیت 39

(2) صفحہ 139

(3) کتاب ریحانتہ النبی غلام رضا زھرہ منش

اُم الخیرۃ (تمام خیر اور نیکی کی اصل)

اُم الاخیار (تمام خیر کی اصل)

اُم الفضائل (تمام فضیلتوں کی اصل)

اُم الازھار (تمام روشنیوں کی اصل)

اُم العلوم (تمام علوم کی اصل)

اُم الاطہار (مالکانِ طہارت کی اصل)

اُم الابرار (ہر خیر کی اصل)

اُم المصائب (تمام مصائب کی اصل)

اُم العلا (تمام بلندیوں کی اصل)

اُم الکتاب (الکتاب کی اصل)

اُم الانوار (تمام نوروں کی اصل)

اُم القرآن (قرآن کی اصل)

اُم الاسما (تمام اسماء کی اصل)

(مقام معنی پر جو اسم کے اللہ پر اختیار رکھے اُس بیبی کو سیدہؑ کہتے ہیں یہ وہی اللہ ہے جو درِ سیدہؑ پر رک کر سلام کرتا ہے کبھی سیدہؑ کے سامنے سجدہ ریز ہے کبھی سیدہؑ سے مانگتا ہے کبھی سیدہؑ سے اجازت مانگتا ہے کبھی سیدہؑ سے شفا مانگتا ہے۔)

امام باقر: در تفسیر آیه إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَیْهِ راجِعُون فرمودند:که ما از علی آمدیم و به سوی علی باز می گردیم

معلی راوی حدیث می پرسد : یابن رسول الله چگونه؟

فرمودند:یعنی از ولایت علی آمدیم و به ولایت علی باز می گردیم

دوباره می گوید: عجبم بیشتر شد

فرمودند:ویحک یابن خنیس اما علمت ان حقیقة الماء و التراب ولایة علیّ التی صنعیت السحاب(وای بر تو ای پسر خنیس آیا نمی دانی که حقیقت آب و خاک ولایت علیست که ساخته شده از ابر است

عرض کردم:بلی

فرمودند:وقتی آدم ابوالبشر خلق شد از چه خلق شد؟

عرض کردم:از آب و خاک.

فرمودند:وقتی مُرد ، جبرئیل هم اول آب به رویش ریخت و بعداً خاک ، این گونه است که

انا لعلی و الی علی راجعون[1]

ترجمہ: امام محمد باقرؑ نے قرآن کی آیت انااللہ واناالیہ راجعون کے بارے میں فرمایا کہ ہم علیؑ کی طرف سے آئے تھے اور دوبارہ علیؑ کی طرف پلٹ رہے ہیں۔

راوی معلی کہتے ہیں کہ میں نے مولا باقرؑ سے پوچھا یہ کیسے؟

مولاؑ نے فرمایا: کہ ولایت علیؑ سے آئے تھے اور ولایتِ علیؑ کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

معلی کہتے ہیں یہ تو اور بھی عجیب بات ہو گئی۔

مولا باقرؑ نے کہا: وائے ہو تجھ پر خنیس کے بیٹے کیا تو نہیں جانتا الما اور تراب کی حقیقت ولایتِ علیؑ ہے جو کہ بادل سے بنی ہے۔

معلی: کہتا ہے ایسے ہی ہے!

مولاؑ نے فرمایا: آدمؑ ابوالبشر کس چیز سے خلق ہوئے؟

---

(1) مناقب الحق صفحہ 62

معلی نے کہا پانی اور مٹی سے۔

مولاؑ نے کہا: میری مراد بھی یہی ہے کہ جبرئیل اول ہے جو پانی اور مٹی سے بنا اور بعد میں خاک سے۔

پس مولاؑ نے کہا: اسی لئے کہتا ہوں انا لعلی و الی علی راجعون۔۔۔۔۔

کہ میں علیؑ کی طرف سے ہوں اور علیؑ کی طرف لوٹ جاؤں گا۔

رسول اللہؐ فرماتے ہیں: أنا شجرة و فاطمه أصلها[1]

ترجمہ: میں درخت ہوں اور سیدہؑ اُسکی اصل ہیں۔

ایک اور جگہ رسول اللہؐ نے فرمایا: فاطمه شجره أنا أصلها[2]

ترجمہ: سیدہؑ شجر ہیں اور میں اُنکیؑ اصل ہوں۔

سیدہؑ کے القاب اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہؑ خود ہی اصل ہیں اور یہ خود ہی خود کی بھی اصل ہیں یعنی اصل الاصول بھی محمد و آل محمدؑ ہیں۔

---

(1) احقاق الحق و ازهاق الباطل جلد 24 صفحہ 301

(2) احقاق الحق و ازهاق الباطل جلد 23 صفحہ 136

ذات، ذات الذوات

اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اگر حقیقتاً لفظِ ذات بولا جاسکتا ہے تو وہ اللہ کیلئے بولا جاسکتا ہے۔ مخلوق ہو کر بھی نہیں ہے۔

مولاؑ نے دعا تعلیم فرمائی جسکے جملے ہیں:

اللھم انت الاول فلیس قبلک شیئ و انت الاخر فلیس بعدک شیئ و انت الظاھر فلیس فوقک شیئ و انت الباطن فلیس دونک شیئ[1]

ترجمہ: یا اللہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شی نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی شی نہیں تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شی نہیں اور تو ہی باطن ہے اور تیرے علاوہ کوئی شی شی ہی نہیں۔

دعا کے ان جملوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً سوائے اللہ کے اور کوئی ذات ہے ہی نہیں!

اسی لئے ہمارے لئے قرآن میں اللہ کہہ رہا ہے:

کل من علیھا فان[2]

ترجمہ: کل فنا ہے۔ (ہو گا نہیں ہے، کیونکہ اسمِ فاعل ہے۔)

---

(1) مفاتیح الجنان، دعائے تمجید صفحہ 1121، عربی

(2) (سورہ رحمان آیت 26)

باقی کون ہے؟؟

ویبقی وجه ربک ذوالجلل و الاکرام[1]

ترجمہ: بس باقی ہے تیرے رب کا چہرہ جو ذوالجلال والاکرام ہے۔

دعا کے جملے اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی چہرہ ہی اللہ کی وہ ذات ہے جس پر مطلقاً ذات بولا جاسکتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مولاؑ نے فرمایا: نحن وجه الله

ترجمہ: ہم ہی تو وجہ اللہ ہیں۔

ہماری میں ہو کر بھی نہیں ہے اللہ کی میں کے سامنے کیونکہ اللہ ذات رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے **میں**۔

تبھی خالقِ توحید مالک علیؑ نے فرمایا: انا انا و انا انا[2]

ترجمہ: میںؑ میںؑ ہوں میںؑ ہی میںؑ ہوں۔

ثابت ہوا کہ محمد و آل محمدؐ اور اللہ کی ذات ایک ہی ہے علیحدہ علیحدہ نہیں یہ زمین پر اللہ کی ذات کے مظہر ہیں مگر مقامِ معنی پر مقامِ باطن پر یہ خود ذات اللہ ہیں اس پر مزید فرمان پیش کرتے ہیں۔

---

(1) سورہ رحمان آیت 27
(2) مشارق الانوار

قال مولانا الحسين: فانه علي الاكبر ممسوس في الله و مقتول في سبيل الله[1]

ترجمہ: مولا امام حسینؑ نے فرمایا: علی اکبرؑ اللہ میں مس کیا ہوا ہے اور مقتول ہے اللہ کی سبیل میں۔

اللہ اکبر کی کمال صورت کو علیؑ اکبر کہتے ہیں۔

رسولؐ کا فرمان ہے:

لا تسبوا علياً فإنه ممسوس في ذات اللَّه تعالى[2،3]

ترجمہ: علیؑ کو برا مت کہو علیؑ اللہ کی ذات میں مس کیا ہوا ہے۔

قال رسول الله: لا تشكوا عليا صلوات الله عليه فو الله انه لجيش فى ذات الله[4]

رسول اللہؐ نے فرمایا: علیؑ میں شک نا کیا کرو کیونکہ اللہ کی قسم علیؑ اللہ کی ذات میں ایک لشکر ہے۔

---

(1) معالی السبطین صفحہ 416

(2) بحار الانوار جلد 39 صفحہ 313

(3) اہل سنت کتاب سنن الاصفہانی صفحہ 526

(4) تاریخ دعوت اسماعیلیہ صفحہ 80

ابن سنان سَئلتُ ابا عبداللہ:این کنتم قبل التکوین ؟

قال:یابن سنان کنا فی ذات اللہ ثم خلقنا التکوین[1]

ترجمہ:ابن سنان نے سوال کیا امام جعفر صادقؑ سے کہ جب کچھ بھی نا تھا تب آپ کہاں تھے؟

مولاؑ نے فرمایا:اے سنان تکوین سے پہلے ہم اللہ کی ذات میں رہتے تھے پھر خلق کیا گیا تکوین کو۔

قال امیر المومنین: انا ذات اللہ العلیا و محمد عبد من عبیدی[2،3]

ترجمہ:امیر المومنینؑ نے فرمایا:میں اللہ کی بلند ترین ذات ہوں اور محمدؐ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ہے۔

---

(1) مناقب الحق صفحہ 39

(2) کتاب الواحدہ ،محمد بن حسن بن جمہور

(3) مناقب الحق صفحہ 38

سیاتی خطبۂ من امیر المومنین: انا رب النبی،انا محبود محمد و محمد معبودی،انا ذات اللہ العلیا و محمد عبد من عبیدی،انا خالق النون و القلم انا قابض روح المصطفی،انا مرسل الرسل انا اللہ نور السماوات[1،2]

ترجمہ: مولا علیؑ کے ایک خطبے میں آیا ہے کہ مولاؑ نے فرمایا: میں النبی کا رب ہوں میں محمد کا معبود ہوں اور محمدؐ میرے معبود ہیں، میں اللہ کی بلند ترین ذات ہوں اور محمدؐ میرے بندوں میں سے ایک بندے ہیں میںؑ نون اور قلم کا خالق ہوں میں محمدؐ کی روح کو قبض کرنے والا ہوں میں رسولوں کو بھیجنے والا ہوں میں علیؑ اللہ ہوں جو آسمانوں کا نور ہے۔

قال الإمام الهادي : ليس ربي في القرآن الا و هوذات علي[3،4]

ترجمہ: امام ہادیؑ نے فرمایا: قرآن میں علیؑ کی ذات کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے۔

قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه:و اعلم يا سلمان أنى أنا المعنى القديم الذى أظهرت الى حجبى وأبوابى و مراتب قدسى فى الصورة النورانية الأنزعية و الى

---

(1) کتاب الواحده ،محمد بن حسن بن جمهور

(2) مناقب الحق صفحہ 54

(3) مناقب الحق،صفحہ 42

(4) کتاب الواحده ،محمد بن حسن بن جمهور

سائر الخلق بأمثالهم و أنا المنفرد بالوحدانية فى الذات العالية وأنا الذى لا أتجسد فى جسد ولم أتبعض فى قسم ولم أدخل فى عدد.

وأنا الواحد الأحد لم ألد ولم أولد ولم يكن لى كفواً أحد وإنما ظهرت لهم بصورة التأنيس حتى أثبت الحجة عليهم والزمتهم الدعوة واعلم أنا فاطر فطرتى التى فطرت عليها خلقى وهى صورة اسمى المحمدية و أن الحسن والحسين و سائر الأسماء نور واحد وهم يقتبسون من نور ذاتى و أنا المنفرد بها[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: جان لو اے سلمانؓ! میں وہ معنی القدیم ہوں کہ ظاہر ہوا ہوں اپنے ہی حجاب اور ابواب کی طرف اور اپنے قدسی مراتب میں صورت نورانیہ میں ظاہر ہوا ہوں اور تمام مخلوق کی طرف اُنکی طرح ہو کر ظاہر ہوا ہوں میں وحدانیت میں اکیلا ہوں ذاتِ عالیہ میں، میں ہی وہ علیؑ ہوں جو کسی جسم میں مجسم ہو کر نہیں آتا اور میں جز جز میں تقسیم نہیں تھا اور نا ہی میں عدد میں داخل تھا۔

میں واحد ہوں، میں احد ہوں میں وہ ہوں کہ جو نا کسی سے پیدا ہوا تھا اور نا مجھ علیؑ سے کوئی پیدا ہوا تھا اور کوئی احد بھی میرا کف نہیں تھا میں ظاہر ہوا ہوں اس صورت میں تاکہ لوگ مجھ سے مانوس ہو سکیں اور لوگوں پر حجت تمام ہو سکے اور اُن پر دعوت کو لازم ہو سکے، اے سلمان! جان لے میں ہی ہوں جسکی فطرت پر تمام مخلوقات کو خلق کیا گیا ہے اور یہ فطرت میرے اسم کی صورت ہے جو کہ محمدیہ ہے اور اسی

---

(1) کتاب الطاعة متى تقوم الساعة، صفحہ 380

طرح حسن اور حسین اور باقی تمام اسماء نورِ واحد ہیں اور اُن سب اسماء کو میں نے اپنے نورِ ذات سے اخذ کیا ہے اور میں اُن تمام سے منفرد ہوں۔

قال مقداد: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ: والذی بیدہ نفسی الّا علی من عَرَفَ عنا فملاہ اللہ ببلاء منا قیل یا رسول اللہ من ھو بیدہ نفسک الّا علی؟

فتنفس الصعلاء و اشار بیدہ الی ابن عمہ علی المرتضی سلام اللہ علیہ فقال ھو الذی بیدہ نفسی و ناصیتی ھو الذی بیدہ جوارح بدنی ھوالذی بیدہ مخیّ و قلبی و عضلانی و روحی فاشھد انّ علیاً ربی الاعلی و نعم المولی یا مقداد اتعلم انّ من علی العرش استوی؟

.فقلت: ھو اللہ جلّ جلالہ

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ: اطننت ان اللہ مکاناً فاعلم انّ العرش لولی المحطلق الذی ھو ذات الحق فقلت ھل ھو علی

فقال: ای و ھو ربی[1]

---

(1) کتاب الواحدہ(محمد بن حسن بن جمھور)

ترجمہ: مقداد نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: قسم ہے اُس کی جسکے ہاتھ میں مجھ محمدؐ کی جان ہے جس نے بھی ہماری معرفت حاصل کرلی تو اللہ اُسکو تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔

مقداد کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ سے پوچھا کہ آپکی جان کسکے ہاتھ میں ہے؟

مقداد کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک گہرا سانس لیا اور علیؑ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ ہے وہ جسکے ہاتھوں میں مجھ محمدؐ کی جان ہے یہی ہے وہ جسکے ہاتھوں میں میرے بدن کے تمام اعضا اور جوارح ہیں یہی ہے وہ جسکے ہاتھوں / اختیار میں میرا دماغ قلب اعضا اور روح ہے پس میں محمدؐ گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ میرے ربِ اعلی ہیں اور میرے بہترین مولا ہیں۔

اے مقداد کیا تو جانتا ہے کہ عرش پر کون استوی ہے؟

مقداد نے کہا: اللہ!

رسول اللہؐ نے فرمایا: کیا تو یہ گمان رکھتا ہے کہ اللہ کیلیئے کوئی مکان بھی ہے پس جان لے کہ عرش ولیِ مطلق کیلیئے ہے اور وہ ولیِ مطلقؑ ہی ذاتِ حق ہے۔

مقداد نے کہا: کیا وہ علیؑ ہیں؟

رسولؐ نے فرمایا: ہاں! وہ علیؑ ہیں اور وہ میرے رب ہیں۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سلام الله عليه:يا سلمان ، اعرف ذلک وأن الذات هی الصورة التی لا تحول و لا تحصر ولا تحاط و أنا الغيب المنيع الذی لا يدرک بعيان ولا أحصر فی مکان ، و أن هی التی أظهر بها لهم تانيساً وفيها أغيب عنها بلا زوال ، ربما أحجبهم علی جحودهم وانکارهم وأنا الظاهر بالذات الانزع البطين وأنا اخترعت اسمی منها و فيها سميته فطفق ، و الرخش العظيم والبر الرحيم ، ولا أحد غيری انفرد بها الا أنا ومهما يظهر منها برق فهو بتسميتی اعرفه وهو الفتق من الرتق[1]

ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا: کہ اے سلمان! پہچان لو کہ بے شک ذات ایسی صورت ہے جو تغیر پزیر نہیں ہوتی محصور (گھیری) نہیں کی جاسکتی، احاطے میں نہیں آتی اور میں علیؑ وہ غیب ہوں جسے آنکھوں سے نہیں دیکھا جاسکتا اور میںؑ کسی مکان میں نہیں سماسکتا اور میری غیبی صورت میںؑ ظاہر کرتا ہوں اُسکے لئے جس سے محبت کرتا ہوں اور میںؑ اپنی اُس صورت میں غیب ہوتا ہوں اس سے بغیر کے زوال پذیر ہو جائوں میں مخفی ہو جاتا ہوں اُن سے جو میرا انکار کریں میں ظاہر ہوں اپنی ذات انزاع بطین کی صورت میں، میں نے ہی اختراع / ظاہر کیا ہے اپنے اسم کو اُس صورت سے اور اُس صورت میں سے میںؑ نے اُسکا نام رکھا پس وہ جاری ہو گیا میں رخشِ عظیم ہوں اور نیکی میں رحیم ہوں، اور کوئی ایک بھی میرے علاوہ

---

(1) کتاب الطاعۃ متی تقوم الساعۃ صفحہ 370

نہیں جو منفرد ہوا ہو اسم سے اور پکارا جائے سوائے میرے اور ظاہر ہوئی برق اسکے اسم سے پس میرا نام ہے وہ جس سے اُسکی پہچان ہے یہ ظاہر ہوا ہے مُجھ سے۔

قال امير المومنينؑ:انا الواحد الأحد الفرد الصمد العلي المتعال الأزل ، معنى المعاني وعلة العلل ، غاية الغايات ورب المثاني ، اله الآله ة مبدي البدايات ومنهي النهايات ، مؤزل الأزل ، مؤبد الأبد ، حي دري حي داري حي قيوم ، العلي الكبير المتعال ، أنا يا سلمان انفردت بهذه الأسماء و اوقعتها على اسمي وانا لا تقع على الأسماء ولا الصفا ولا الحروف ولا النقط ، وانا المنفرد المتجرد المنزه عن سائر النعوت والصفات ولا تحويني جهات وانما ظهرت لخلقي بذاتي تانيسا للعباد حتى يؤمن من آمن وتثبت الحجة على القوم الكافرين[1]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: میں واحد الاحد ہوں تنہا بے نیاز (صمد) ہوں تمام بلندیوں کی بلندیِ ازل ہوں، میں تمام معنی کا معانی ہوں، میں تمام علتوں کی علت ہوں (وجوہات کی وجہ ہوں)، تمام مطلبوں کا مطلب ہوں، میںؑ مثانی کا رب ہوں، الہ الالھہ ہوں تمام ابتداؤں کی ابتداء ہوں، تمام انتہاؤں کی انتہا ہوں، ازل کی ازل ہوں، تمام ہمیشگیوں کی ہیمشگی ہوں، العلی الکبیر متعال ہوں، اے سلمان میں

---

(1) كتاب الطاعة متى يقوم الساعة صفحہ 393

انفرادیت (تنہائی) رکھتاہوں ان اسماء کے ذریعے سے اور واقع ہوتے ہیں یہ تمام اسماء میرے اسم پر اور میں وہ ہوں کہ نا مجھ پر اسم کا اطلاق ہوتا ہے اور صفات کا اطلاق ہوتا ہے، نالفظوں کا اطلاق ہوتا ہے اور نا ہی نقطے کا اطلاق ہوتا ہے۔ میں منفرد مجرد (جسم سے پاک) منزہ (عیبوں سے پاک) ہوں تمام صفات سے میں سمتوں سے قید ہونے والا نہیں ہوں پس نہیں ہے اسکے سوا کچھ کہ میں نے ظاہر کیا خود کو اپنی مخلوق کیلئے تا کہ میری ذات سے مانوس ہوں میرے بندے یہاں تک کہ ایمان لے آئیں امن کے ساتھ اور حجت تمام ہو جائے کافروں پر۔

قال الامام الصادق: لما ظاهر المهدی علی الکعبه فنادی ایها الناس اعرفوا الحق بصدق مطلق ، انا محمد و محمد انا ، انا علی و علی انا ، انا الفاطمه و الفاطمه انا ، انا الحسن و الحسن انا ، انا الحسین و الحسین انا ، انا المروه و الصفا، انا بن رسول الحق ، انا بن نور، انا بن محمدالمصطفی ، انا بن رب الباقی ، انا بن علی المرتضی ، انا بن الذی بیده القضاء ، انا بن ذات الله الاعلی[1]

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: کہ جب امام زمانہعج کعبے پر ظہور فرمائیں گیں تو وہؑ ندا دیں گیں کہ اے لوگوں! حق کو صدقِ مطلق کے ساتھ پہچانو کہ میں محمد ہوں اور محمدؐ میں ہوں، میں علیؑ ہوں اور علیؑ میں ہوں، میں سیدہ ہوں اور سیدہؑ میں ہوں، میں حسنؑ ہوں اور حسنؑ میں ہوں، میں حسینؑ ہوں اور حسینؑ میں

---

(1) کتاب مناقب الحق صفحہ 34

ہوں، میں صفا اور مروہ ہوں، میں رسول الحق کا بیٹا ہوں، میں نور کا بیٹا ہوں، میں محمد مصطفیٰؐ کا بیٹا ہوں، میں باقی رہنے والے رب کا بیٹا ہوں، میں علیؑ کا بیٹا ہوں، میں اُسکا بیٹا ہوں جسکے ہاتھوں میں قضا ہے، میں عج اللہ کی سب سے بڑی ذات کا بیٹا ہوں۔

مولا امیر المومنینؑ کی دعا کے جملے ہیں:

یا من دل علی ذاته بذاته[1]

ترجمہ: اے وہ جس نے اپنی ذات پر اپنی ذات کو دلیل بنایا۔

راز نہ کھلتا اگر کوفے میں خطبہ دیتے وقت سرکار مسلم بن عقیلؑ یہ جملے نا کہتے:

ان الله جعلا محمد او علیا صلوات الله علیها دلیلا لذاته[2]

ترجمہ: اے لوگوں اللہ نے شہنشاہِ انبیاؐ اور امیر کائناتؑ کو اپنی ذات کی دلیل قرار دیا ہے۔

جو اپنی ذات کیلیئے اپنی ذات کو اپنی ذات پر دلیل بنائے اُس بادشاہ کو علیؑ کہتے ہیں۔

---

(1) مفاتیح الجنان صفحہ 133

(2) کتاب کلام امام حسین، ترجمہ سید افتخار حسین نقوی صفحہ115

علیؑ فرماتے ہیں:وجدت عند الکل فی الکل للکل بالکل ولکن لم یعرف الکل بلکل[1]

ترجمہ: کُل حالات میں کُل واقعات میں کُل اوقات میں ہر وقت میں کُل معاملات میں کُل کے ساتھ ہوتا ہوں لیکن خبر کُل کو بلکل نہیں کہ میں علیؑ کہاں ہوتا ہوں۔

أمير المؤمنين أنّه سئل: هل رأيت في الدنيا رجلا؟

فقال:رأيت رجلا و أنا إلى الْن أسأل عنه

فقلت له: من أنت؟

فقال: أنا الطين

فقلت: من أين؟

فقال: من الطين

فقلت: إلى أين؟

فقال: إلى الطين

فقلت: من أنا؟

---

(1) کتاب حروف مقطعات صفحہ 71

فقال: أبو تراب

فقلت: أنا أنت

فقال: حاشاك، حاشاك، هذا من الدين في الدين، أنا أنا، و أنا أنا، أنا ذات الذوات، و الذات في الذوات الذات،

فقال: عرفت

فقلت نعم

فقال: فامسك[1]

ترجمہ: کسی نے پوچھا مولاؑ کیا آپؑ نے دنیا میں کوئی مرد دیکھا ہے؟

مولاؑ نے جواب دیا دیکھا تھا اور ابھی تک اُسی کے بارے میں سوالات کر رہا ہوں۔

میںؑ نے اُس مرد سے پوچھا تو کون ہے؟

تو بولا میں مٹی ہوں۔

میںؑ نے پوچھا کہاں کا رہنے والا ہے؟

---

(1) مشارق الانوار الیقین صفحہ 46

بولا مٹی ہی میرا وطن ہے۔

میںؑ نے پوچھا کہاں جارہا ہے؟

بولا مٹی کی طرف

میںؑ نے پوچھا میں علیؑ کون ہوں؟

بولا ابوترابؑ

میںؑ نے پوچھا: کیا میں بھی وہی ہوں جو تو (مٹی) ہے؟

بولا یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ آپ مٹی ہیں یہی تو دین ہے!!!

پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا: میںؑ میںؑ ہوں اور میںؑ ہی میںؑ ہوں، میںؑ ذاتوں کی ذات ہوں میں ذاتوں میں ایک ذات ہوں کسی ذات کی خاطر۔۔۔

مولاؑ نے فرمایا: پہچان گئے؟

بولا: پہچان گیا!

مولانے فرمایا: اب اس پر جم جاؤ۔

ثم إنّ الله سبحانه أوحى إلى نبيّه صلّى الله عليه و آله أن عليا صلوات الله عليه معه في السرّ المودع في فواتح السور، و الاسم الأكبر الأعظم الموحى إلى الرسل من السرّ، و السرّ المكتوب على وجه الشمس و القمر و الماء و الحجر، و أنه ذات الذوات، و الذات في الذات، في الذات للذات[1]

ترجمہ:-اللہ نے وحی کی رسول اللہؐ کی طرف کہ بے شک علیؑ رازِ نہاں ہے تمام صورتوں کی ابتداء میں اور علیؑ وہ اسمِ اکبر و اعظم ہے جو اللہ نے رسولوں کی طرف وحی کی راز کی صورت میں اور یہی راز لکھا ہوا ہے سورج، چاند، پانی اور پتھر کے چہرے پر اور با تحقیق علیؑ ذاتوں کی ذات ہے، ذات ہے ذات میں، ذات میں ہے ایک ذات کیلئے۔

جو اللہ کی ذات ہو کر ذاتوں کی ذات ہو اُسے علیؑ کہتے ہیں۔۔۔۔۔

(1) مشارق الانوار اليقين صفحہ 190

قال علی : نزل علیّ سیفی القتال ذوالفقار و نزل علی آدم حدید.امّا حدید فانا و امّا ذوالفقار فرسول اللهؐ[1]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: علیؑ پر نازل ہوئی مجھ علیؑ کی تلوار ذوالفقار جو کہ قتل کرتی ہے اور آدم پر لوہا نازل ہوا اور میںؑ حدید ہوں اور جو ذوالفقار علیؑ پر نازل ہوئی وہ ذوالفقار رسول اللہؐ ہیں۔

آج وقت کے امام عجل اللہ تعالی کے پاس ذوالفقار موجود ہے جسکی ذوالفقار کا نام محمدؐ ہو اُس بادشاہ کو قائم عجل اللہ تعالی کہتے ہیں۔

---

(1) کتاب مناقب الحق صفحہ 64

یہاں پر مالک جلا جلالہ کی ایک آخری حدیث پیش کرتے ہیں:

قال امیر المومنین: انا الرب فی الرب و انا اللہ فی اللہ و انا الہ فی الہ و اناالحی فی الحی و انا الحق فی الحق ، انا الرازق فی الرزق ، انا خالق فی الخالق، اناقابض ... انا النبی فی النبی ، انا الولی فی الولی ، انا الذات فی الذات ، انا الحیاۃ فی الحیاۃ ، انا الموت فی الموت ، انا السرّ فی السّر ، انا الجہر فی الجہر ، انا الجبر فی الجبر[1،2]

ترجمہ: امیر المومنینؑ مولا علیؑ فرماتے ہیں: میںؑ الرب ہوں الرب میں میںؑ اللہ ہوں اللہ میں میںؑ الہ ہوں الہ میں میںؑ زندہ ہوں زندہ میں میںؑ حق ہوں حق میں میںؑ رازق ہوں رزق میں میںؑ خالق ہوں خالق میں میں قابض ہوں میںؑ نبی ہوں نبی میں میںؑ ولی ہوں ولی میں میںؑ ذات ہوں ذات میں میںؑ زندگی ہوں زندگی میں میںؑ موت ہوں موت میں میںؑ راز ہوں راز میں میںؑ ظاہر ہوں ظاہر میں میںؑ جبر ہوں جبر میں۔

---

(1) مناقب الحق صفحہ 41

(2) کتاب الواحدہ(محمد بن حسن بن جمھور)

حقیقت، حقیقت الحقائق

علماء نے حقیقت کی یہ تعریف کی ہے کہ:

ذات الشیء حقیقتة[1]

ترجمہ: کسی بھی شی کی ذات اُسکی حقیقت ہوتی ہے۔

ایسے ہی ایک اور قول ہے کہ

وجه الشیء حقیقتة[2،3]

ترجمہ: کسی بھی شی کا چہرہ اُسکی حقیقت ہے۔

مولاؑ فرماتے ہیں: ذاته حقیقة[4]

ترجمہ: اللہ کی ذات ہی اللہ کی حقیقت ہے۔

---

(1) بحار الانوار جلد 84 صفحہ 235

(2) المیزان فی تفسیر القرآن جلد 4 صفحہ 65

(3) آیات العقائد جلد 1 صفحہ 236

(4) کتاب التوحید صفحہ 38 ،عربی

اسی طرح مولاؑ نے فرمایا:قلبه حقیقة[1]

ترجمہ: قلب اُسکی حقیقت ہے۔

روي أنس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: ناجى داود ربه فقال: إلهي لكل ملك خزانة فأين خزانتك؟ قال جل جلاله: لي خزانة أعظم من العرش، وأوسع من الكرسي، وأطيب من الجنة، وأزين من الملكوت: أرضها المعرفة، وسماؤها الايمان، وشمسها الشوق، وقمرها المحبة، ونجومها الخواطر وسحابها العقل، ومطرها الرحمة، وأثمارها الطاعة، وثمرها الحكمة، ولها أربعة أبواب: العلم، والحلم، والصبر، والرضا، ألا وهي القلب[2،3]

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حضرت داوٗدؑ نے اپنے پروردگار سے مناجات کی: الٰہی ہر بادشاہ کا ایک خزانہ ہوتا ہے تیرا خزانہ کہاں ہے؟

فرمایا: میرا خزانہ عرش سے زیادہ، کرسی سے زیادہ وسیع، جنت سے زیادہ معطر اور ملکوت سے زیادہ آراستہ و حسین ہے اسکی زمین معرفت ہے، اسکا آسمان ایمان ہے، اس کا آفتاب شوق ہے، اس کا چاند محبت ہے اور

---

(1) کتاب مشکاۃ الانوار فی غررالاخبار صفحہ 128

(2) عوالی اللئالی،ابن ابی جمہور جلد 1 صفحہ 249

(3) بحار الانوار جلد 67 صفحہ59

اس کے ستارے خیالات ہیں اسکے بادل عقل ہیں اس کی بارش رحمت ہے اس کے درخت طاعت ہے اس کے پھل حکمت ہیں اور اس کے چار ابواب ہیں: علم و حلم اور صبر و رضا، جان لو کہ وہ خزانہ میرا قلب ہے۔

ہر طریقے سے اللہ کی حقیقت فقط اور فقط محمد و آل محمدؑ ہیں، کہیں ذات ہو کر کہیں چہرہ ہو کر کہیں قلب ہو کر یہؑ اللہ کی حقیقت ہیں۔

امیر المومنینؑ سے پوچھا گیا مولا حقیقت کیا ہے؟

یا امیر المومنین ما الحقیقة؟

مولا حقیقت کیا ہے؟

مولاؑ نے فرمایا: مالک الحقیقة

تجھے حقیقت سے کیا کام۔۔۔

کمیل نے کہا: اولست صاحب سرک

مولاؑ کیا میں آپکا صاحبِ اسرار نہیں ہوں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: بلی ولکن یرشح علیک ما یطفح منی الحدیث: ہاں تو ہمارا صاحبِ اسرار ہے اور تجھ پر فیض کی بارش ہوتی ہے۔

اچھاسنالحقیقۃ کشف سجات الجلال من غیر اشارہ

جلواتِ نور کا منکشف ہو جانا بغیر اسکے بتانے کے حقیقت ہے۔

کمیل: زدنی بیانا یا امیر المومنین: مولا مزید بیان فرمایئے

امیر المومنینؑ: محو الموھوم و صاکحو المعلوم

موہوم چیز کا مٹ جانا اور معلوم چیز میں زیادتی ہو جانا حقیقت ہے۔

کمیل:زدنی بیانا یا امیر المومنین :مولا مزید بیان فرمایئے

امیر المومنینؑ: ھتک السر و غلبۃ السر

راز کا فاش ہونا اور راز کا غالب آجانا یعنی کُھل جانا حقیقت ہے۔

کمیل:زدنی بیانا یا امیر المومنین:مولا مزید بیان فرمایئے

امیر المومنینؑ: الحقیقۃ ماھی جذب الاحدہ

ذاتِ احدیت میں جذب ہو جانا حقیقت ہے۔

کمیل: زدنی بیانا یا امیر المومنین : مولا مزید بیان فرمایئے

امیر المومنینؑ: اطفی السراج فقد طلع الصبح[1،2]

چراغ کو بجھا دینا کیونکہ صبح ہو گئی ہے۔

أنا حقیقة الاسرار[3]

ترجمہ: میں اسرار کی حقیقت ہوں۔

أنا حقیقة الأدیان[4]

ترجمہ: میں ادیان (دین کی جمع) کی حقیقت ہوں۔

مولاؑ خطبہ طارق میں امام کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: و عین الیقین و حقیقة[5،6،7]

ترجمہ: امام عین الیقین اور اللہ کی حقیقت ہوتا ہے۔

---

(1) منهاج البراعة فی شرع نهج البلاغہ(خوئی) جلد 19 صفحہ 247
(2) نہج الاسرار صفحہ 75،76
(3) الزام الناصب فی اثبات الحجت الغائب جلد 2 صفحہ 215
(4) الزام الناصب فی اثبات الحجت الغائب جلد 2 صفحہ 263
(5) الزام الناصب فی اثبات الحجت الغائب جلد 1 صفحہ 41
(6) بحار الانوار جلد 2 صفحہ 174
(7) امام و امامت در تکوین و تشریح صفحہ 232

قال الامام الصادق: نحن كنّا مع الله عزوجل حقيقةً واحدةً ، من شک فيه احدٌ فقد كفر[1]

ترجمہ: مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: کہ ہماری اللہ کے ساتھ ایک حقیقت ہے جس نے بھی اس میں شک کیا تو پس وہ کافر ہو گیا۔

حقیقت کیوں نا ایک ہو مولاؑ کا ہی تو فرمان ہے: نحن عترة الله[2]

ترجمہ: ہمؑ اللہ کے رشتے دار ہیں۔

اب جب اللہ انؑ کے رشتے داروں میں سے ہے تو اللہ بھی کل لنا محمد میں شامل ہے جب اللہ کُل لنا محمد میں شامل ہے تو تمام حقیقتیں ایک ہی ہیں کہ جنہوں نے ان میں شک کیا تو وہ کافر ہو گیا۔

عن الحذيفه : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِين سلام الله عليه: ايها الناس من عرفنی بحقيقة الله ، فقد عرف الله بحقيقتی و لم يعرف الله بحقيقتی يعذبه الله بعذاب عقوبتی فلا يموت فيها و لا يحيی الا بمشيتی ثم ضرب بيده سلام الله عليه الی صورة و قال:فها انا قابض ارواح الانبياء و الاولياء بقبضی الی قبض ، انا واضع الارض بضرب على الارض ، انا خطّاط الازل ، انا اميرالجدل ، انا الكعبة و

---

(1) مناقب الحق صفحہ 39

(2) بحار الانوار جلد 56 صفحہ 197

القبله ، انا مقسم الماء ، انا مدور الدور ، انا محرق الجور ، انا مرسل البرکات ، انا منزل الهلکات ، انا محرّک الحرکات ، انا سالک السلکات ، انا حامل الحملات ، انا رابط الجملات ، انا خالق الخلق ، انا ربکم الحق[1]

ترجمہ: حذیفہ سے روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے لوگوں جس کسی نے بھی میریؑ معرفت حاصل کی اللہ کی حقیقت کے ساتھ تو پس اُس نے اللہ کو پہچان لیا میری حقیقت کے ساتھ اور جس نے نہیں پہچانا اللہ کو میری حقیقت کے ساتھ اللہ اُسکو عذاب دے گا میری سزا کے عزاب کے ساتھ پس نہیں ہو گی اُس عذاب میں موت اور ناہی زندگی سوائے میری چاہت کے ساتھ اور پھر مولا علیؑ نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر مارا اور فرمایا: پس جان لو میں تمام انبیاء اور اولیا کی روحوں کا قبض کرنے والا ہوں اپنے قبضے کے ساتھ اور اپنے قبضے کی طرف میں نے زمین کو قرار دیا زمین پر ضرب لگا کر، میں ازل کا لکھنے والا ہوں، میں جنگ کا امیر ہوں، میں الکعبہ والقبلہ ہوں، میں الماء کا تقسیم کرنے والا ہوں، میں تمام مداروں کا مدار ہوں (ہر شے اپنی مدار میں گردش کرتی ہے علیؑ ہر مدار کا مدار ہے، یعنی ہر دائرے میں گھومنے والی چیز علیؑ کے گرد گھوم رہی ہے۔)، میں ظلم کو مٹانے والا ہوں، میں برکات کو بھیجنے والا ہوں، میں ہلاکتوں کا نازل کرنے والا ہوں میں تمام حرکات کو حرکت عطا کرنے والا ہوں میں تمام سالکوں کا سالک ہوں میں تمام

---

(1) کتاب الواحده (محمد بن حسن بن جمھور)

اٹھانے والی چیزوں کا اٹھانے والا ہوں، میں تمام جملوں کو ربط عطا کرنے والا ہوں میں تمام خلق کا خالق ہوں میں تمہارا ربِ حق ہوں۔

قال الامام المہدی سلام اللہ علیہ:إن الحقیقۃ و الذات متصلان لیسا متفصلان یا حسین بن روح ان علیاً ھو الذات و الحقیقۃ فلیس حقیقۃ غیرالذات والذات غیرالحقیقۃ عن اللہ من زعم ان علیا سلام اللہ علیہ سوا اللہ بل ھو نفس اللہ القائمہ ، الذی قال اللہ فی کتابہ یحذرکم اللہ نفسہ من قال غیر ھذا افکذبون فلعنوا و کفرہ و تسبوہ و تضربوہ الی ان تقتلوہ حسین بن روح فلا تفکر فی نفس اللہ بل فکّر من الربوبین جل و علا.فانہ جبار قھار لیس لفظہ ستار و ھو الذی من المومنین غفار ناعلم ان رضای فی رضاء لان لا معبود سواہ یاحسین بن روح انامن نفس اللہ فاحذرونی[1]

ترجمہ: مولا امام زمانہؑ نے فرمایا: کہ بے شک حقیقت اور ذات آپس میں ملے ہوئے ہیں جدا نہیں ہیں اے حسین بن روح علیؑ وہ ذات و حقیقت ہیں کہ بس حقیقت ذات کی غیر نہیں ہے اور ذات حقیقت کی غیر نہیں ہے اللہ سے جس نے بھی گمان کیا کہ علیؑ اللہ کا غیر ہے بلکہ علیؑ اللہ کا قائم نفس ہے جسکے بارے میں اللہ نے قرآن میں کہا ہے کہ اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے تو پس جس نے بھی اس کے علاوہ یعنی

(1) مناقب الحق صفحہ 34

ذات حقیقت علیؑ اور اللہ میں فرق کیا اُس نے جھٹلایا اور لعنتیوں میں سے ہو گیا اور کفر کرنے والوں میں سے ہو گیا پس تم اُسے مارو یہاں تک کہ تم اُسے قتل کر دو جو اس حقیقت کو نہیں مانتا حسین بن روح تفکر نہ کرو نفس اللہ کے بارے میں بلکہ تفکر کرو ربوں (رب کی جمع) کے بارے میں جو جلال وہ بلندی والے ہیں جلا و علا ہیں، پس علیؑ جبار و قہار ہے نہیں چھپاتے علیؑ کو کوئی لفظ اور علیؑ مومنین کو بخشنے والا ہے جان لے اے حسین بن روح میری عج رضا علیؑ کی رضا ہے کوئی معبود نہیں ہے سوائے علیؑ کے اے حسین بن روح میں عج بھی نفس اللہ میں سے ہوں پس مجھ سے بھی ڈرو۔

مولاؑ نے اس فرمان میں واضح کر دیا کہ علیؑ اور اللہ میں اور بھی نہیں لگایا جاسکتا یہ ہماری مجبوری ہے کہ ہم آپکو علیؑ اور اللہ کر کے سمجھا رہے ہیں حقیقت میں انکی حقیقت واحد واحد ہے اور ایک کو کبھی بھی دو نہیں کہا جا سکتا۔

قال امیر المومنینؑ : انا ربکم و رب محمد و رب فاطمه و رب الحسن و رب الحسین و تسعۃ الحقائق من ولدالحسین الذین هم حقائق الله وعجائب الله وحجاب الله و مرآۃ الله[1،2]

ترجمہ: مولا امیر ممکناتؑ نے فرمایا: میں تمہارارب ہوں محمدؐ کارب ہوں سیدہؑ کارب ہوں، حسنؑ کارب ہوں، حسینؑ کارب ہوں اور 9 حقیقتوں کارب ہوں جو مولا حسینؑ کی اولادسے ہیں جو اللہ کی حقیقتیں ہیں اور اللہ کے عجائب ہیں اللہ کا پردہ ہیں اللہ کا آئینہ ہیں۔

مولاعباس جلاجلالہ فرماتے ہیں:یابن علی المسمی حیدرۃ[3]

ترجمہ: میں علیؑ کا بیٹا ہوں میں حیدرؑ کا مسمی (ذات)ہوں۔

اب مجھ سے اگر کوئی سوال کرے کہ عباس جلاجلالہ کون ہے؟

میں مسکرا کر کہوں گا: اللہ کی حقیقتوں کے ربؑ کی حقیقت کو عباس جلاجلالہ کہتے ہیں۔۔۔

(1) کتاب الواحده ،محمد بن حسن بن جمهور

(2) مناقب الحق صفحہ 51

(3) العباس نفوذ بصیرۃ و صلابۃ الایمان،السید الیاس الحجی صفحہ 457

قال امیر المومنینؑ:انا حقیقة المحمدیه و ذات الاحمدیه و صفات المحمودیة[1]

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا: میں حقیقتِ محمدیہ ہوں اور احمدیہ کی ذات ہوں اور صفاتِ محمودیہ ہوں۔

محمدؐمیں جو محمدیت ہے علیؑ اُسکی حقیقت ہے، احمد میں جو احمدیت پائی جاتی ہے علیؑ اُسکی ذات ہے اور محمود میں جو حمدیت کی صفات پائی جاتی ہے وہ علیؑ ہیں۔

أنا العلیّ العظیم الأحد القدیم ، معنی الحقائق و غیب العقول ، لا أدرک بغایةٍ و لا أحدً بمعنی و أنا العلیّ العظیم ، أزلّ عند کلّ عظیمٍ ، أزلّ عند کلّ عظیمٍ ، و انا بکلّ شیءٍ محیطؑ[2]

ترجمہ: مولاؑ نے فرمایا: میں علیؑ العظیم ہوں اور احد القدیم ہوں اور میںؑ تمام حقیقتوں کا معنی ہوں اور میںؑ عقلوں میں نہیں آتا میری انتہا کا ادراک ممکن ہی نہیں۔

اب چونکہ محمد و آل محمدؐ اللہ کی حقیقتیں ہیں اور مولاؑ اس حدیث میں فرمارہے ہیں کہ میں تمام حقیقتوں کا معنی ہوں تو پس ثابت ہوا کہ حقیقتوں کی حقیقت بھی محمد و آل محمدؐ ہی ہیں۔

---

(1) مناقب الحق صفحہ 58

(2) مجمع الاخبار صفحہ 16

آخر میں مولاؑ کی ایک حدیث پیش کرنا چاہوں گا جس حدیث کو دلیل بنا کر اس کتاب کا نام ہم نے حقیقتِ الہ رکھا۔

مولا امیر ممکنات مولا علیؑ فرماتے ہیں: انا حقیقت اله[1]

میں علیؑ ہی الہ کی حقیقت ہوں۔

اللہ جو علیؑ ہے اُسکی حقیقت کو الہ کہتے ہیں اور الہ کی بھی حقیقت کو علیؑ کہتے ہیں۔

تو پس ثابت ہوا ہر مقام پر ہی علیؑ ہے قوس صعودی میں بھی قوس نزولی میں بھی جہاں بھی دیکھو علیؑ ہی نظر آئے گا اور یہی سب سے بڑی مطلقاً حقیقت ہے۔

---

(1) کتاب علم جفر الامام علی، خلیل صالح تقی صفحہ 27

یہ ضروری نہیں ہے کہ جو فضائل محمدؐ و آلِ محمدؐ کے کتابوں میں لکھیں ہیں بس وہی فضائل ہیں نہیں ایسا بلکل نہیں کیونکہ مولاؑ فرماتے ہیں:

نحن نعطي شيعتنا من نشاء من علمنا[1،2]

ترجمہ: ہم اپنے شیعوں میں سے جس کسی چاہتے ہیں اپنا علم عطا کرتے ہیں۔

مولاؑ آپکا علم کیا ہے؟

ومن لم يعرفنا لم ينفعه الله بمعرفة ما علم ولم يقبل منه عمله[3و4]

مولاؑ نے فرمایا: جس نے ہماری معرفت حاصل نہیں کی اس کا علم اسے کوئی نفع نہیں دے گا اور اس کا عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔

معلوم ہوا علم ہے ہی معرفتِ محمد و آلِ محمدؑ کا نام اب یہ علم مولاؑ جس طرح چاہیں اپنے موالی کو عطا کر سکتے ہیں۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ذریعہ صرف کتب ہوں جن کے ذریعے علم حاصل ہو۔

---

[1] الخرائج والجرائح - قطب الدين الراوندي - ج ٢ - الصفحة ٥٩٧
[2] بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٤٦ - الصفحة ٢٤٤
[3] الاختصاص - الشيخ المفيد - الصفحة ٣٠٩
[4] بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٢٦ - الصفحة ٣٢

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنِ الْخَشَّابِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَبِيعٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَكْمِلَ الْإِيمَانَ كُلَّهُ فَلْيَقُلِ الْقَوْلُ مِنِّي فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ قَوْلُ آلِ مُحَمَّدٍ فِيمَا أَسَرُّوا وَ مَا أَعْلَنُوا وَ فِيمَا بَلَغَنِي عَنْهُمْ وَ فِيمَا لَمْ يَبْلُغْنِي [1]

ترجمہ: مولاؑ فرماتے ہیں: مولا جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: کہ جو دل میں یہ راز رکھے گا کہ وہ اپنے ایمان میں کامل ہو گیا ہے پس وہ شخص کہے کہ جو میں کہتا ہوں تمام اشیاء سے متعلق وہ آلِ محمدؐ کا قول ہے چاہے وہ ایک راز ہے چھپا ہوا یا اعلانیہ طور پر مولاؑ کا فرمان ہے چاہے کہ مولاؑ کا وہ قول اُس شخص تک پہنچا ہے چاہے کہ وہ قول مولاؑ کا اُس تک نہیں پہنچا۔

مولاؑ فرماتے ہیں: عن خيثمة الجعفي قال: دخلت على أبي جعفر عليه السلام فقال لي: يا خيثمة إن شيعتنا أهل البيت يقذف في قلوبهم الحب لنا أهل البيت ويلهمون حبنا أهل البيت، ألا أن الرجل يحبنا ويحتمل ما يأتيه من فضلنا ولم يرنا ولم يسمع كلامنا لما يريد الله به من الخير وهو قول الله: (والذين اهتدوا زادهم هدى وآتاهم تقواهم) يعني من لقينا وسمع كلامنا زاده الله هدى على هداه [2]

ترجمہ: خثیمہ جعفی نے کہا کہ میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، فرمایا

---

[1] الشيخ الكليني - ج ١ - الصفحة ٣٩١ - الكافي

[2] تفسير فرات الكوفي - فرات بن إبراهيم الكوفي - الصفحة ٤١٨

"اے خثیمہ! ہم اہل بیتؑ کی محبت ہمارے شیعوں کے دلوں میں القاء کر دی گئی ہے اور ہم اہل بیتؑ کا اُنکے دلوں میں الہام ہوتا ہے، خبر دار! بے شک ایک مرد جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہماری محبت کو برداشت کرتا ہے ہمارے فضائل میں سے جو اُس تک پہنچتے ہیں (الہام کے ذریعے) جبکہ اُس شخص نے ہمیںؑ دیکھا بھی نہیں ہوتا جب کہ اُس نے ہمارا کلام سنا بھی نہیں ہوتا اور جب اللہ چاہتا ہے اُس تک خیر پہنچا دیتا ہے اور اللہ کا قول ہے کہ وہ لوگ جنکو زیادہ ہدایت دی جاتی ہے اور اُن تک تقوی پہنچتا ہے یعنی جس نے ہمؑ سے ملاقات کی اور ہمارے کلام کو سنا اللہ اُسکی ھدایت میں اضافہ کر دیتا ہے۔

مولاؑ نہج البلاغہ مکتوب نمبر 28 میں فرماتے ہیں:

ما نهى الله عنه من تزكية المرء نفسه لذكر ذاكر فضائل جمةتعرفها قلوب المؤمنين[1]

ترجمہ: اگر اللہ (معنی) نے خوستائی سے نارو کا ہوتا تو بیان کرنے والاؑ اپنے وہ فضائل بیان کرتا کہ مومنین کے دل جن جنکی معرفت رکھتے ہیں۔

یہ کلام نہیں بلکہ معجزہ ہے جس پر غور کیا جائے تو حقیقی مومن کی پہچان ہو جاتی ہے۔ ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ مولاؑ نے اپنے فضائل بیان فرما دیئے ہیں لوگ تو اُن ہی کا انکار کرتے ہین اور ان میں طرح طرح کے اشتباہات پیدا کرتے ہیں لیکن میرے مالکؑ مومن کی یہ شان بیان فرما رہے ہیں کہ جو فضائل انہوںؑ نے بیان ہی نہیں فرمائے مومن اُنکی بھی معرفت رکھتا ہے یعنی مومن کے دلوں پر آلِ محمدؐ کی طرف سے آلِ

---

[1] نهج البلاغة - خطب الإمام علي (ع) - ج ٣ - الصفحة ٣١

محمدؐ کے فضائل الہام کئے جاتے ہیں تو پس ثابت ہو گیا فضائلِ آل اللہؑ فقط وہ نہیں جو کتب میں درج ہیں بلکہ ہر وہ الہام بھی فضائل ہے جو دل میں آلِ محمدؐ کیلیئے آجائے اب چاہے وہ جو بھی ہو فضائل کی صورت میں۔

قال الصادق علیه السلام: نحن لكم بحيث تجعلوننا[1]

ترجمہ: مولا صادقؑ فرماتے ہیں: ہمؑ تمہارے لئے ایسے ہی ہیں جس طرح تم ہمیں قرار دیتے ہو۔

یعنی محمد و آلِ محمدؐ کی حقیقت کوئی نہیں جان سکتا نا جان پائے گا کہ حقیقت میں محمد و آلِ محمدؐ کیا ہیں تو مولاؑ نے اس طرح فرمایا کہ ہم ویسے ہی ہیں تمہارے لئے جہاں تک تمہاری عقل کی رسائی ہے ہمارے بارے میں یعنی جسطرح تم ہمارےؑ بارے میں چاہتے ہو ہم ویسے ہی تمہیں ہم اُتنی ہی بلندی پر تمہیں نظر آتے ہیں۔

آخری حدیث پیش کر رہاہوں اس کتاب کے اختتام پر کہ:

رسول اللہؐ سے سوال کیا گیا: یارسول اللہؐ جب کسی سے ہماری گفتگو ختم ہوتی ہے، تو آخر میں ہم اسے اللہ کے سپرد کرتے ہیں فارسی میں کہتے ہیں: خدا حافظ اور عربی میں فی امان اللہ

اگر ہم خدا حافظ کہے بغیر، گفتگو کے درمیان سے جدا ہو جائیں، تو یہ ایک قسم کی بے ادبی سمجھی جاتی ہے۔

آپ معراج میں جب اللہ سے ہمکلام ہوئے، تو گفتگو کے آخر میں اللہ کی ذات کو تو نہیں کہہ سکتے تھے کہ: فی امان اللہ!

---

[1] حقائق اسرار الدين،ابن شعبه حرانی، صفحہ۱۴

تو آخری جملہ جو آپ کے اور اللہ کے درمیان دو بدل ہوا وہ کیا تھا؟

رسول اللہؐ نے فرمایا:

گفتگو کے آخر میں اللہ نے مجھ سے کہا: "یا علی" اور میںؐ نے بھی اللہ سے کہا "یا علی" [1]

علیؑ علیؑ

یہ کتاب "حقیقتِ الہٰؑ" آج بتاریخ 30 مارچ 2021 مطابق 15 شعبان بروز منگل بوقت 12 بجے رات بتوفیقِ سیدہؑ وبتائید وامدادِ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرج پایہ تکمیل کو پہنچی۔

---

[1] کتاب سخن خدا، سید حسین شیرازی صفحہ 71